

مِنْ لَفْظِ سَجَلٍ

فَرَسُكَ عُمَايِرَ

المعروف به

اصْطِلَاحًا اسْنَادِي



أَبُو الْمَعَايِرِ لُطْفُ عَارِ أَبُو الْعَلَاءِ

قَاضِي مَوَدُّنِي مَرْكَزِ نَهْتِ نَوْرَةِ سِرْكَارِ مِيدِك

مَدِيرِ مَوْجِدَةِ نَهْأَوِ حَيَاةِ كَلَامِ دَكْنِ

مَدِيرِ مَوْجِدَةِ نَهْأَوِ حَيَاةِ كَلَامِ دَكْنِ

۱۱

عالمینا سید محمد حسین ضابطہ لکرمی الخواجه ابی یوسف ادا م ابا محمدت و سنی و صفائی

علاقہ سرکار عالی

میں نے کتاب فرنگ عثمانیہ المعروف بہ اصطلاحات انسادی مولفہ محترم
میر لطف علی صاحب آارف ابوالعلائی قاضی ہت نورہ کو مکمل دیکھا
اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے بڑی شاد و محنت سے
اس کتاب کو مکمل کی ہے جو لائق تحسین ہے۔

میری رائے میں یہ کتاب جملہ معاشداران ہند و دکن کے علاوہ
دفاتر سرکار کے لیے بھی بے حد مفید ہے فقط

شرحہ مختصہ - نواب صاحب ممدوح

شکریہ

میں اس وقت نہایت خلوص کے ساتھ اُن مقرر
مصنفین اور مولفین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے
مختلف شکلوں میں اپنے یادگار رکھ چھوڑے جو آج
اس ناچیز تالیف فرنگ عثمانیہ میں ایک گونہ سہولت
ہوئی فقط کترین

عارف۔ ابو العلامی

تمہید

علمائے معانی و بیان کا مسلمہ نظریہ ہے کہ کلام انسان کے دل پر اسی وقت اثر کرتا ہے جبکہ یہ مقصداً احوال بیان کیا جائے یہی وہ آخری قید ہے جس کی بنا پر مسلمہ کبھی تو اپنے کلام کو بطوالت بیان کرتا ہے کبھی بالاختصار الفاظ کا ذکر و حذف غیر جتنی بھی صورتیں لاحق ہوتی ہیں وہ سب اس کلیہ کے تحت ہیں اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ الفاظ کی دلالت کے اعتبار سے کلام میں سنکڑوں نئے نئے شکوہ نکالے گئے ہیں اگرچہ دلالت مطابقی و تضمنی کا دائرہ زیادہ وسیع نہیں ہے لیکن دلالت التزامی کے میدان میں بہرہ قسم کے مجازات مثلاً تشبیہات استعارات کنایات اشارات سما جاتے ہیں کیونکہ اگر حقیقی معنی کی دلالت کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے تو مجازی معنی کے مختلف طریقہ ہوتے ہیں اگرچہ فن معانی کے اعتبار سے اطناب و مساوات کے جو اصول مقرر کیے گئے ہیں وہ سب کلام کے تن میں روح بھونکنے والی چیزیں ہیں لیکن ایجاز کا فن آنا و وسیع ہے کہ اس کے اصول پر بالکل احاطہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل زبان جب کسی وسیع مفہوم کو مختصراً بیان کرنا چاہتے ہیں تو کبھی مرکبات اضافی سے کام لیتے ہیں کبھی مرکبات کو تصنیفی سے کہیں کلام اس قسم کا بیان کر دیتے ہیں کہ قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہو۔ ضرب المثال میں الفاظ تو قلیل ہوتے ہیں مگر مطالب وسیع۔ عام طور پر اصولین کا یہی طریقہ رہا ہے کہ جب وہ کثیر مفہوم کو مختصر سے ایک سیاد و کلموں میں ادا کرنا چاہتے ہیں تو لغوی

معنی کا کسی قدر تعلق باقی رکھ کر اس میں اصطلاحی حیثیت پیدا کر دیتے ہیں پھر وہی کلام عوام میں اس قدر مقبول ہو جاتا ہے کہ لفظوں کے بیان کرتے ہی ہر شخص کا ذہن مفہوم کی اکثر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو اچھی طرح سمجھ جاتے ہیں اصطلاحی حیثیت کا رواج نہ صرف علوم و فنون کی حد تک محدود رہا ہے بلکہ عام طور پر بول چال میں دفتری کاروبار میں بھی اس کا رواج ہو چکا لیکن فرق اتنا ہے کہ علوم و فنون کے اصطلاحات کی تحقیق تو لغات متداولہ میں مل جاتی ہے لیکن انادری اور فستری کاروبار کے اصطلاحات کی دریافت کے لیے ایسی کتابیں دستیاب نہیں ہو سکتیں جس سے معلومات بہم پہنچائے جاسکیں ان کی دریافت انھیں لوگوں سے ہو سکتی ہے جو ان کاروبار سے واقف ہوں اگرچہ مجھے بعض بعض کتابیں دکن کے دفتری اصطلاحات کے دستیاب بھی ہوئیں لیکن ان میں چیدہ چیدہ اصطلاحات درج تھے کوئی ایسی کتاب نہیں مل سکی جو عام طور پر ہر قسم کے اصطلاحات پر حاوی ہو۔ اس لئے ایک زمانہ سے میری تمنا تھی کہ کوئی ایسی جامع کتاب تالیف کروں جو دکن اور ہندوستان کے دفتری اصطلاحات پر حاوی ہو اور جس سے ناظرین ایک بڑی حد تک ہر قسم کے معلومات بہم پہنچا سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں نے اس غرض کے لیے بے حد مواد فراہم کر لیا اور بعون اللہ تعالیٰ اس کام کو شروع کر دیا ہے۔ غرض کہ میں نے اس کتاب میں ہر ایک اصطلاح کو بڑی تحقیق اور دریافت کے بعد درج کیا ہے اور اس کتاب کی تالیف میں میں نے جس ترتیب کا لحاظ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ حرف الف کے بعد با تا ثا اور اس کے ساتھ ساتھ تذکر و تانیث علاوہ انہیں ہر حرف کے تحت لغوی معنی درج کرنے کے بعد اصطلاح انادری کو درج کیا ہے بریں ہم اس میں ہر ایک مقام

پر اچھا ضرورت ہوئی لفظ کے تحت خاص اور اہم مضامین جیسے القاب تاریخ وغیرہ جس کی اہل معاملہ کو بے حد ضرورت ہوتی ہے بہ لحاظ سہولت و سہ کیلئے تاکہ ناظرین کو کثرت کتب بینی و عدم فراہمی مواد کی پریشانی سے نجات حاصل ہو۔ ضمیمہ جملہ دفاتر و ادارہ قدیم کے اصطلاحات کی (جو نہ صرف حیدرآباد بلکہ حملہ ہندوستان کے لیے بھی بے حد مفید ہے) کامل طور پر مدلل ذرائع کے ساتھ وضاحت کر دی گئی ہے خداوند عالم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو اس خاص کتاب کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی جو میرے لیے باعث افتخار ہے۔

بفضلہ تعالیٰ اس مبارک دور عثمانی میں جبکہ اعلیٰ حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمن سلطان العلوم نہر الکریم المذہب میں نظام الملک نظام الدولہ فتح جنگ سپہ سالار مظفر الملک رستم دوراں یار وفادار لفظت جنگ نواب میر عثمان علی خاں بہادر جی سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ امی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و ضاعف ابوالہم سریر آئے تحت و کن ہیں اور

(۲) عالیجناب راجہ راجایاں ہمارا راجہ سرکشن پرشاد بہادر میرین سلطنت دامت برکاتہ جی۔ سی۔ آئی۔ امی۔ کے۔ سی۔ یس۔ آئی۔ بعدہ صدر اعظم باب حکومت سابق مدار اللہام پیشکار سرکار عالی اور

(۳) عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر دامتہ شوکتہ۔ سی۔ آئی۔ امی۔ او۔ بی۔ امی۔ ایل۔ بی۔ بیارٹریٹ لا بعدہ صدر اللہام بیارٹریٹ و دفتر ملکی علاقہ سرکار عالی اور

عالیجناب مولانا مولوی سید محمد حسین صاحب بلگرامی المتخاطب بہ نواب

جہدی یا رجنک بہادر دامتہ شہدہ جہدہ معتدی سیایات و دفتر ملکی سرکار عالی او
 (۴) علیخجائب نواب زادہ مولوی مرزا ابوالحسن خان صاحب دامتہ ولتہ
 جہدہ اول مددکاری سیایات و دفتر ملکی پر ممتاز ہیں جنکی ماتحتی کا خرمیرے لیے آیا
 میں نے زیادہ مناسب خیال کیا کہ اس ناچیز تالیف کو اپنے والد ماجد
 حضرت قاضی سید عبدالرحیم صاحب قبلہ ابوالعلائی قاضی موروثی پر گنہ
 بہت نورہ ضلع میدک ”جو بانیہ“ خاندان ہیں“ کے نام نامی واسم گرامی سے منون
 کرنے کا شرف و افتخار حاصل کروں تاکہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوں اس
 حضرت قبلہ کا ہی صاحب کے نام نامی واسم گرامی سے منون کر کے ناچیز تالیف
 کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

قدردانان علم و ہنر سے التماس ہے کہ اس میری ناچیز تالیف کو ملاحظہ فرما
 کے بعد جوابات سہوارہ لکھی ہو مجھ کو مطلع فرما کر منونیت کا موقع دیں تاکہ بوقت
 طبع ثانی اس کی تکمیل کی جاسکے۔

خداوند عالم سے میری دعا ہے کہ اس کتاب کو مقبول عام فرمائے۔
 آمین ثم آمین بحق سورہ طہ فیلین۔

کے مآثرین

ابوالمعارف میر لطف علی عار ابوالعلائی

قاضی پر گنہ بہت نورہ

الہ ربیع الثانی شریف

فهرست فرنگ عثمانیه

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۰	اسامی باز	۱۴	اخراجات دیوتان	۱	باب الالف
۲۰	اسامی پاهی	۱۴	اخراجات لگر	۱	آبادی
۲۰	اسامی شکلی	۱۵	اخلاص نامه	۲	آب دار
۲۰	اسامی غیر موردی	۱۴	آخته بگی	۲	آبکار
۲۰	اسامی متقل	۱۴	اراضی	۲	آبکاری
۲۰	اسامی موردی	۱۴	اراضی آقاده	۹	آبکش
۲۰	اسباط	۱۴	اراضی مگانه	۹	ابواب جائز
۲۰	استظهار	۱۴	اراضی کردی	۱۰	اجاره
۲۱	آستانه	۱۸	آریه ورت	۱۱	اجاره دار
۲۱	استیفاء	۱۸	ارث	۱۱	احدی
۲۳	اسدالله	۱۸	ارشاد	۱۱	احشام
۲۳	اسلام	۱۸	ارشاد نامه	۱۱	احفاد
۲۵	اسم	۱۸	انچپ	۱۲	احکام
۲۵	استاد	۱۹	اساژده	۱۳	اخبار نویس
۲۵	آسیب	۱۹	اساژهی	۱۴	اخراجات ادبیا
۲۵	اشفاق	۱۹	آسامی	۱۴	اخراجات پوجا و منادیب

۴۳	القاب د	۳۳	اگر بار	۲۵	اشفاق
۴۳	القاب ذ	۳۳	اگنی هوتتر	۲۵	اشفاق نامه
۴۳	القاب ر	۳۴	قصه رامین	۲۶	اصطلاح
۴۹	القاب ز	۳۶	آل تمقا	۲۶	آصف
۸۱	القاب س	۳۳	التماس	۲۶	آصف جاه اولی
۸۶	القاب ش	۳۳	الحق	۲۸	آصف جاه ثانی
۹۰	القاب ص	۳۳	الحاقبت بالغا فیت	۲۸	آصف جاه ثالث
۹۲	القاب ض	۳۳	القاب	۲۹	آصف جاه رابع
۹۲	القاب ط	۴۵	القاب الف	۲۹	آصف جاه خامس
۹۳	القاب ظ	۵۵	القاب ب	۳۰	آصف جاه سادس
۹۴	القاب ع	۵۹	القاب پ	۳۰	آصف جاه سابع
۱۰۱	القاب غ	۶۱	القاب ت	۳۱	اضمان
۱۰۶	القاب ف	۶۲	القاب ث	۳۱	اضافه
۱۰۸	القاب ق	۶۲	القاب ث	۳۱	اطراف بلد
۱۰۹	القاب ک	۶۳	القاب ج	۳۲	اعلحضرت
۱۱۴	القاب گ	۶۶	القاب ج	۳۲	استران
۱۱۶	القاب ل	۶۶	القاب ح	۳۲	اکار بند
۱۱۸	القاب م	۷۰	القاب خ	۳۲	اگا ہی
۱۱۹	القاب ن	۷۱	القاب د	۳۲	اگر بار

۱۶۴	اوقاف و	۱۳۳	امیدوارند	۱۵۴	اولاندرکار	۱۶۴
۱۶۴	اوقاف ہر	۱۳۷	انستظام	۱۵۴	اونہ	۱۶۴
۱۶۴	اوقاف بی	۱۳۹	انجام	۱۵۵	اولن باشی	۱۶۴
۱۶۴	اوقاف	۱۴۱	انج	۱۵۶	اولن بیگی	۱۶۴
۱۶۴	اوقاف کبر	۱۴۱	اندازہ	۱۵۶	امالی	۱۶۴
۱۶۴	اوقاف محمد علی	۱۴۱	اندرپرست	۱۵۶	اہلکار	۱۶۴
۱۶۴	الوتہ دار	۱۴۲	انوائفہ	۱۵۶	اہل مد	۱۶۴
۱۶۴	آہلی	۱۴۳	انشاء	۱۵۷	ایاب	۱۶۴
۱۶۵	انارہ	۱۴۳	انصرم	۱۵۷	ایالت	۱۶۵
۱۶۵	انارہ گیر	۱۴۳	انضباط	۱۵۷	ایام	۱۶۵
۱۶۵	انام	۱۴۳	انعام	۱۵۷	آیان	۱۶۵
۱۶۵	انانی	۱۴۴	آوارجہ	۱۵۹	ایتام	۱۶۵
۱۶۵	امبی کاری	۱۵۱	ادارہ	۱۵۹	ایلمی	۱۶۵
۱۶۵	آمد	۱۵۲	اوتم بیچارہ	۱۶۱	ایمار	۱۶۵
۱۶۵	آمدنی	۱۵۲	اونی	۱۶۱	ایمہ دار	۱۶۵
۱۶۶	آملی	۱۵۲	اونی گری	۱۶۱	آئین شاہی	۱۶۶
۱۶۶	امیر کوئی	۱۵۳	اولاد	۱۶۱	آئین دا	۱۶۶
۱۶۶	امین	۱۵۳	کیفیت الفاظ اسناد	۱۶۳	آئین (۲)	۱۶۶
۱۶۶	امین پاباتی	۱۵۴	عطاے سلطانی		آئین (۳)	۱۶۶

۱۸۴	بَابَر	۱۴۴	دفعه ۷۷	۱۶۷	آئین (۴)
"	بَابَر	۱۴۴	دفعه ۸۰	۱۶۸	آئین (۵)
"	بَابُک	۱۴۸	دفعه ۹۰	۱۶۸	آئین (۶)
۱۸۵	باج	۱۴۹	دفعه ۱۰۰	۱۶۸	آئین (۷)
"	باج دار	۱۴۹	دفعه ۱۱۱	۱۶۹	آئین (۸)
"	باج گذار	۱۴۹	دفعه ۱۲۰	۱۶۹	آئین (۹)
"	باج گیر	۱۸۱	دفعه ۱۳۰	۱۷۰	آئین (۱۰)
"	باجی	۱۸۱	دفعه ۱۴۱	۱۷۰	آئین (۱۱)
"	باجچه	۱۸۲	آئین بندی	۱۷۱	آئین (۱۲)
"	باحور	۱۸۲	آئین دیوانی	۱۷۱	آئین (۱۳)
۱۸۶	باد	۱۸۲	آئین نوجواری	۱۷۲	آئین (۱۴)
۱۸۶	بادشاه	۱۸۲	آئین مال	۱۷۲	آئین (۱۵)
۱۸۶	نصیر الدین بابر شاه	۱۸۳	ب	۱۷۳	آئین مهاراجه چند و بدل
۱۸۶	نصیر الدین هارین بادشاه	۱۸۳	باء	۱۷۳	دفعه (۱)
۱۸۶	جلال الدین اکبر بادشاه	۱۸۳	باجچه	۱۷۳	دفعه (۲)
"	محمد سلیم نور الدین جهانگیر	"	باضابطه	۱۷۴	دفعه (۳)
"	ابو المنظر شهاب الدین شاه جهان	"	باقاعده	۱۷۴	دفعه (۴)
"	ابو المنظر اورنگ زیب عالمگیر	"	باب	۱۷۵	دفعه (۵)
"	محمد اعظم شاه	"	بابت	۱۷۶	دفعه (۶)

محمد معظم شاہ	۱۸۸	سلطان داود شاہ بہمنی	۱۹۱	سلطان شمس الدین محمد شاہ	۱۹۵
مغز الدین جہاندار شاہ	۱۸۸	سلطان محمود بہمنی	۱۹۱	مغز و مہ جہاں	۱۹۵
جلال الدین فرخ سیر	۱۸۸	سلطان غیاث الدین	۱۹۲	خواجه جہاں ترک وزیر	۱۹۵
رفیع الدرجات	۱۸۸	سلطان فیروز شاہ	۱۹۲	ملک التجار کاواں وزیر	۱۹۵
شمس الدین رفیع الدولہ	۱۸۸	سلطان احمد شاہ بہمنی	۱۹۲	بہانے چار طرف دار کے	۱۹۵
ابوالفتح روشن اختر	۱۸۸	خلف حسن بصری وکیل	۱۹۲	آٹھ صوبیداریاں	۱۹۵
مجاہد الدین ابونصر احمد شاہ	۱۸۹	ملک التجار	۱۹۲	سلطان محمود شاہ	۱۹۵
عالم گیر ثانی	۱۸۹	غلام ہوشیار امیر الامرا	۱۹۲	امیر و وزیر نظام ملک کا	۱۹۵
محی الملک شاہ جہاں ثانی	۱۸۹	بیدار غلام سپہ سالار	۱۹۲	قوام الملک - بکیر و صغیر	۱۹۵
عالی گوہر	۱۸۹	رائے وزنگل	۱۹۲	یوسف عادل شاہ - حیدر شاہ	۱۹۵
بیدار شاہ	۱۸۹	واقعات پایہ تخت بیدر	۱۹۲	وحیب اللہ	۱۹۵
ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ	۱۹۰	شاہزادہ محمود خاں	۱۹۲	سلطان احمد شاہ ثانی	۱۹۶
ثانی ابوالمظفر سراج الدین محمد	۱۹۰	شاہزادہ علاء الدین ثانی	۱۹۲	سلطان علاء الدین ثانی	۱۹۶
بہادر شاہ	۱۹۰	شاہزادہ محمد خاں	۱۹۲	سلطان شاہ ولی اللہ	۱۹۶
بادشاہ علاء الدین حسن	۱۹۰	سلطان احمد شاہ اور نواب	۱۹۳	سلطان شاہ کلیم اللہ	۱۹۶
محمد گوہر بہمنی اور ان کے حالات	۱۹۰	محبوب علی خاں بادشاہ و کنا	۱۹۳	طرفداروں کے خود مختاری	۱۹۶
سلطان محمد شاہ بہمنی	۱۹۱	سلطان علاء الدین	۱۹۳	کے واقعات	۱۹۶
طرفداروں کی ابتدا	۱۹۱	سلطان ہمایون شاہ	۱۹۳	برید شاہ طرفدار بیدر	۱۹۶
سلطان مجاہد شاہ بہمنی	۱۹۱	سلطان نظام الدین	۱۹۳	عماد شاہ طرفدار برار	۱۹۶

۱۹۶	نظام شاہ طرفدار احمد نگر	۲۰۰	فرزند عالمگیر کا حکومت	۲۰۲	موتی بہ تائید اخلاص خاں
	قطب شاہ طرفدار گوگندہ		پر حملہ کرنا		دولت آباد کا مالک بنایا گیا
	واقعات برید شاہی		محمد اعظم شاہ یہ ہسپاری		شاہ علی بہ تائید بہت خاں
	محمد قاسم برید		غازی الدین خاں فرید جنگ		عبثی پرنیڈہ کا حاکم بنایا گیا
	امیر برید		سکندر عادل شاہ کی گرفتاری		عبدالرحیم خاں خاں خاں کا
۱۹۸	علی برید		واقعات نظام شاہی		احمد نگر پر حملہ اور شاہزادہ
	ابراہیم برید		نظام الملک احمد شاہ بجری		دانیال کی فتح
	قاسم برید اثانی		خطاب نظام الملک کی	۲۰۱	مرقعی نظام شاہ
	علی برید ثانی		برہان نظام الملک بجری		ملک غیر حبشی اول نظام شاہی
	امیر برید ثانی		حسین نظام شاہ		بعدہ وکیل سلطنت
	میرزا علی		مرقعی نظام شاہ		دولت آباد کی تعمیر
	واقعات عادل شاہی		میرزا حسین		حکومت چنگی خاں
	یوسف عادل شاہ		اسمعیل نظام شاہ و برہان		برہان نظام شاہ
۱۹۹	اسمعیل عادل شاہ		نظام شاہ		شہزادہ خرم کا حکومت
	ابراہیم عادل شاہ	۲۰۲	ابراہیم نظام شاہ		نظام شاہی پر حملہ اور برہان
	علی عادل شاہ		نظام شاہی حکومت کے		نظام شاہ اور ملک عنبر کا
۲۰۰	ابراہیم عادل شاہ ثانی		چار حصہ		خراب گزار ہوتا۔
	محمد عادل شاہ	۲۰۰	احمد نظام شاہ مالک قلعہ آو		مہابت خاں خاں خاں
	سکندر عادل شاہ		بہادر شاہ بہ تائید چانڈیانی		کا دولت آباد پر حملہ اور
			مالک قلعہ احمد نگر۔		

فتح خان کا قید ہونا اور یا قوت حبشی اور ہبابت خان کا انتقال ۔	۲۰۳	مرغی نظام شاہ کی حکومت برابر پر ۔	۲۰۵	نہ دیگر معاصر اور راجہ کشن والی و بنگلہ کا	۲۰۰
عماد شاہیوں کا ذکر فتح اللہ عماد شاہ اولاً	۲۰۳	واقعات قطب شاہی سلطان قلی قطب شاہ کا	۲۰۵	خراج گذار ہونا ۔	
معمد خان جہاں بعدہ سرکش رار اس کے بعد خود مختار اس کا خطا عماد الملک	۲۰۴	مختصر واقعات ملک دکن پر سلطان قلی قطب شاہ	۲۰۶	اعتقاد خان کا قلعہ دکن حاکم بیجا پور کو گرفتار کرنا ۔	
علاء الدین عماد شاہ اس کے جہد میں قلعہ کا ویل پر خداوند جہاں و خدا بندہ	۲۰۴	ان کی حکومت سلطان یاقلی حبشیہ خان	۲۰۶	محمد قلی قطب شاہ کا شہر حیدر آباد کی بنیاد قائم کرنا ۔	
کی حکومت دریا عماد شاہ	۲۰۴	سبحان قلی قطب شاہ عین الملک سیف خان	۲۰۶	امیر شاہ میر خضر قلی قطب شاہ میرزا محمد امین وزیر اعظم	
برہان عماد شاہ تقاویٰ خان غلام کا تختہ	۲۰۴	دیوان سلطنت ابراہیم قلی قطب شاہ	۲۰۶	دکن امیر ابوطالب خزانہ دار سلطان محمد قطب شاہ	
برہان عماد شاہ کی گرفتاری بہ تائید ابراہیم قطب شاہ	۲۰۵	خان اعظم مصطفیٰ خان وزیر کا راجہ رام راج والی بیجا پور	۲۰۶	میر محمد امین المعروف میر جملہ سلطان عبداللہ قطب شاہ	
مرغی نظام شاہ کا قتل اور شیر الملک کو گرفتار کرنا	۲۰۵	محمد قلی قطب شاہ امین الملک فضل حوالہ دہا	۲۰۶	میر مظفر وزیر عالمگیر کا حملہ دکن پر	
				شہزادہ معظم جاہ کے ساتھ	۲۱۰

۲۱۰	امانت خان و دینت خان	۲۱۳	مقرر الدولہ صلابت جنگ	۲۱۶	باکندہ لے لینا ۔
۲۱۱	اشاہ کنی گرفتاری	۲۱۳	باصوبہ یارگر جرات	۲۱۶	نواب نظام الدولہ یار علی
۲۱۱	بندی سلطان ابن تمانشا	۲۱۳	نواب آصف جاہ بہار کا	۲۱۶	ان ناصر جنگ شہید کی
۲۱۱	واقعات صوبہ داری دکن	۲۱۳	مبارز خان عماد الملک سے	۲۱۶	حکومت دکن پر
۲۱۱	اور خود مختاری مملکت آصفیہ	۲۱۳	مقابلہ اور عماد الملک کا مارا	۲۱۶	پیر خند دیوان مغرول
۲۱۱	نواب نظام الملک آصف جاہ اولیٰ	۲۱۳	جانا وغیرہ	۲۱۶	اور نواب صمصام الدولہ
۲۱۱	خطاب چیں خلیج خاں بہا	۲۱۳	شہادت خاں خطاب	۲۱۶	شاہ نواز خاں صوبہ دار
۲۱۱	منفرت آب	۲۱۳	مبارز خاں	۲۱۶	برار کا دیوان کن مقرر ہونا
۲۱۲	سرفرازی خطاب خاں ایل	۲۱۳	سرفرازی خطاب صف جاہ	۲۱۶	مور ویدیت پٹیکار
۲۱۲	مع صوبہ داری اودھ	۲۱۳	نواب ناصر جنگ شہید	۲۱۶	نواب ہدایت محی الدین خاں
۲۱۲	سرفرازی خطاب فتح جنگ	۲۱۳	صوبیدار دکن اور عماد الملک	۲۱۶	مظفر جنگ بہار و صوبہ دار
۲۱۲	نظام الملک مع صوبہ دکن	۲۱۳	خاں مدار الملہام مقرر کر کے	۲۱۶	بیجا پور سے مقابلہ
۲۱۲	امیر الامرا حسین علی خاں بہار	۲۱۳	آصف جاہ بہار کا دہلی جانا	۲۱۶	انتقال نواب ناصر جنگ شہید
۲۱۲	انجیرشی و صوبیداری دکن	۲۱۳	اور اس کے بعد عہدہ آرا میں	۲۱۶	نواب ہدایت محی الدین خاں
۲۱۲	انتقال عماد الدولہ محمد آصفیہ	۲۱۳	دہلی کا خدر اور آصف جاہ بہار	۲۱۶	بہار مظفر جنگ کی تخت نشینی
۲۱۲	خاں بہار نصرت جنگ	۲۱۳	کاناد شاہ سے مقابلہ	۲۱۶	رام داس دیوان دکن کا
۲۱۲	وزیر مالک ۔	۲۱۳	ناصر جنگ شہید کی نعایت	۲۱۶	خطاب رگھوناتھ واس
۲۱۲	سرفرازی خدمت وزارت دہلی	۲۱۳	اور لڑائی ۔	۲۱۶	نواب امیر الممالک آصفیہ
۲۱۲	وصد ارت کل بہ نواب صوبہ	۲۱۳	مقرب خاں دکن	۲۱۶	صلابت جنگ اور محمد خاں
۲۱۲	بہار اور لے	۲۱۳	مقتدر خاں سے قلعہ	۲۱۶	بہار کی تخت نشینی

۲۱۴	ابوالنیر خاندان شیر ختاب که	۱۲۰	بالا با وزیرین دار یونان	۲۱۵	سرفرازی خطاب نام جنگ	۱۲۱	سرفرازی خطاب معین الدوله
	دکن اندر لیریک نکران		با بنی را وزیرین دار برار		دکن اندر لیریک نکران		سهراب جنگ به غلام حیدر
	آقمر در دارالمملک امی پر		تقریر شوکت جنگ دیوانی		آقمر در دارالمملک امی پر		با نسیم برار
	رکن الدوله که همز و		نماشی و شیر جنگ دیوانی		رکن الدوله که همز و		واقعات استقامت خدمت دیوانی
۲۲۰	صمد صاه الدوله صمد خطاب		دکن اور میر محمد شریه		صمد صاه الدوله صمد خطاب		نواب مغفرت منزل میر
	بشار نواز خاں کا تقریر		بها در شجاع الماکب جنگ		بشار نواز خاں کا تقریر		اکبر علی خاں فولاد جنگ
	دکن پر		مدارا اہام		دکن پر		منزل الدوله آصف الماک
	نواب نظام علی خاں تاجدرا		سرفرازی خطاب به نواب		نواب نظام علی خاں تاجدرا		سکندر جہاد بہادر
	آقمر صوبیداری برار پر		صلابت جنگ بہادر لیریک		آقمر صوبیداری برار پر		واقعات استقلال سلطنت
	سرفرازی خطاب نظام الدوله		نواب غفران آب احمد جہاد		سرفرازی خطاب نظام الدوله		سرفرازی خطاب ناصر جنگ
	سرفرازی خطاب به موسیٰ		تلاذ کی تخت نشینی		سرفرازی خطاب به موسیٰ		بہادر بہ شاد و زور میر فرید
	سیف الدوله حمہ الماک		تقریر بہار جہاد پرتاب وند		سیف الدوله حمہ الماک		سرفرازی خدمت دیوانی
	نواب نظام الدوله میر نظام		به فتحی کل		نواب نظام الدوله میر نظام		به میر ابوالقاسم
	خاں کی ولی عہدی		سالہ جنگ در گاہ ملی		خاں کی ولی عہدی		ارگو تم را و را حجاب پیکار
	سرفرازی خطاب نظام الماک		ناظم اورنگ آباد		سرفرازی خطاب نظام الماک		کی مغرولی
	آصف بہ تخت نشینی		بہادر دل خاں شجاع الدوله		آصف بہ تخت نشینی		سرفرازی خدمت دیوانی آباد
	نواب نظام علی خاں بہادر		ناظم حیدر آباد		نواب نظام علی خاں بہادر		به غیر الملک بہادر
	حیدر جنگ کارکن دکن		تقریر میر موسیٰ خاں		حیدر جنگ کارکن دکن		سرفرازی خدمت پیکار
			وسرفرازی خطاب آصف نام				به راجہ چند ولال
			رکن الدوله				

۲۲۵	سرفرازی خدمت وزارت دکن	۲۲۲	سرفرازی خدمت دیوانی	۲۲۴	خدر دیلی و دیگر واقعات
به بنیر الملک بهادر	به سراج الملک بهادر	گذشت تعلقات راجپوت	۲۲۳	مغزولی نواب سراج الملک	تبدیل سکه دکن
محی آباد پونه	اور دیگر واقعات	انتقال حضرت شیخ نجی علی	۲۲۶	گیش را دینده پرایه	صاحب قبله ج ابوالعلائی
تخت نشینی نواب امیرالدوله	چهار راجه چند لعل پیشکار	و جاشی حضرت علی شاه	۲۲۷	مغزولی راجه رام سیر بهادر	قبله ابوالعلائی
بهادر خفراں منزل	و مدار المہام اور دیگر	ولادت نواب میر محمد علی بابا	۲۲۸	مغزولی راجه بالکند و غیره	انتقال فضل الدولہ بہادر
واقعات و سرفرازی خطا و	سرفرازی خطاب رشتہ ناہی	تخت نشینی نواب میر محمد علی بابا	۲۲۹	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال شمس الامرا بہادر
سرفرازی خطاب رشتہ ناہی	مظفر الممالک نظام الدولہ	بہادر خفراں مکان	۲۳۰	سرفرازی عہدہ دیوانی	نواب مختار الملک سراج الملک
مظفر الممالک نظام الدولہ	افضل الالاکین السلطنہ	نواب مختار الملک سراج الملک	۲۳۱	سرفرازی خدمت پیشکاری	مدار المہام اور امیر و کبیر
افضل الالاکین السلطنہ	آصف جاہ میر فرخندہ علی	عہدہ انک شمس الامرا بہادر	۲۳۲	سرفرازی خدمت پیشکاری	نائب حضور
آصف جاہ میر فرخندہ علی	بہادر فتح جنگ سراج المایار	انتقال شمس الامرا بہادر	۲۳۳	سرفرازی خدمت پیشکاری	تقرر نواب قار الامرا بہادر
بہادر فتح جنگ سراج المایار	رستم دولل اسطوئے زمان	وامیر و کبیر رشید الدین	۲۳۴	سرفرازی خدمت پیشکاری	بہادر نائب حضور
رستم دولل اسطوئے زمان	سرفرازی خطاب فضل الدولہ	بہادر نائب حضور	۲۳۵	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
سرفرازی خطاب فضل الدولہ	مغزولی بہار راجہ چند لعل	تقرر نواب قار الامرا بہادر	۲۳۶	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین
مغزولی بہار راجہ چند لعل	سرفرازی خدمت پیشکاری	بہادر نائب حضور	۲۳۷	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
سرفرازی خدمت پیشکاری	بہار راجہ رام بخش بہادر	وامیر و کبیر رشید الدین	۲۳۸	سرفرازی خدمت پیشکاری	بہادر نائب حضور
بہار راجہ رام بخش بہادر	و تقرر نواب سراج الملک بہادر	بہادر نائب حضور	۲۳۹	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
و تقرر نواب سراج الملک بہادر	بہر وکالت و کمن	بہادر نائب حضور	۲۴۰	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین
بہر وکالت و کمن			۲۴۱	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
			۲۴۲	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین
			۲۴۳	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
			۲۴۴	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین
			۲۴۵	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
			۲۴۶	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین
			۲۴۷	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
			۲۴۸	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین
			۲۴۹	سرفرازی خدمت پیشکاری	انتقال نواب امیر الدولہ بہادر
			۲۵۰	سرفرازی خدمت پیشکاری	وامیر و کبیر رشید الدین

۲۴۷	بار	علیحدی سالار جنگ نامی	۲۴۷	استقلال مدارالمہامی سالار جنگ
۲۴۸	بار بلوٹہ دار	سرفرازی خدمت دیوانی	۲۴۸	انتقال سالار جنگ اولی
۲۴۹	بارج	آسمانجاہ بہادر	۲۴۹	تقریر مہاراجہ نرندر بہادر
۲۵۰	بار دار	تبدیل نام کونسل آف اسٹیٹ	۲۵۰	پیشکار بہ مدارالمہامی
۲۵۱	بار دان	کینٹ کونسل	۲۵۱	خود مختاری اعلیٰ حضرت
۲۵۲	بار گاہ	خصت نواب سر آسمانجاہ	۲۵۲	تقریر میر لائق علی خاں
۲۵۳	بار گاہ کل	و تقریر نواب وقار الامرا بہادر	۲۵۳	غیر الدولہ بہ مدارالمہامی و
۲۵۴	بارہ خاص	بہ مدارالمہامی	۲۵۴	کیفیت سرفرازی خطاب
۲۵۵	بار گیر	علیحدی وقار الامرا بہادر	۲۵۵	انتقاد کونسل آف اسٹیٹ
۲۵۶	باری	تقریر مہاراجہ کرشن پرشاد	۲۵۶	سرفرازی خطاب جی بی بی
۲۵۷	بار د	بہادر بہ دیوانی	۲۵۷	آئی و اشارت آف انڈیا
۲۵۸	بارہ	سرفرازی خطاب جی بی بی	۲۵۸	انتقاد مجلس نظام فرنگ
۲۵۹	بار یاب	سرفرازی خطاب جی بی بی	۲۵۹	سفر اعلیٰ حضرت بہ جانب دکن
۲۶۰	باسم یا نیام	انتقال نواب میر مجرب علی خاں	۲۶۰	منجانب حضور سر آسمانجاہ
۲۶۱	باز	بادشاہ دکن	۲۶۱	بہادر و غیر الملک بہادر
۲۶۲	بازخواست	تخت نشینی اعلیٰ حضرت نواب	۲۶۲	کارکن دکن مقرر ہوئے
۲۶۳	باع	میر عثمان علی خاں بہادر	۲۶۳	ولادت با سعادت نواب
۲۶۴	باغات	خبر و دکن خلد اندہ ملکہ	۲۶۴	میر عثمان علی خاں بہادر حضور
۲۶۵	باغیان	بار	۲۶۵	سلطان دکن خلد اندہ ملکہ
۲۶۶		بار	۲۶۶	

۲۵۷	بالا گھاٹ	۲۵۱	باسی	۲۵۷	باقی
"	بالگیر	"	باد	"	باگا
"	بالش فہمہ	"	بٹا	"	بال چتری
"	بال مقطوعہ	"	بٹاد	۲۵۸	بالا
"	بام	"	بٹائی	۲۵۹	بالا
"	بارہابی	۲۵۵	بٹائی - بھاولی	"	بالان
۲۵۳	بام	"	بھل زراعت	"	بالائی
"	بام یا پانڈ	"	کھیت بٹائی	"	بالائی یافت
"	بام بادشاہی	"	لانگ بٹائی	"	بالشت
"	بام دہقانہ	"	کنکوٹ	"	بالاگ
"	بام زد	۲۵۶	لانگ بٹائی	۲۵۹	لیک بالیکہ
"	بام سلطانہ	"	کنکوٹ	"	جون کے اندھے
"	بان	"	پالی گاران	"	صوابہ
"	بانا	"	مال واجب - مال وجہ	"	ژوک
"	بانس	"	مال جرمانہ - مال پیشکش	"	جو
"	جریب - طاب	۲۵۷	مال مغا - مال سہ بندی	"	رام
۲۵۴	زنجیر - گز باری	"	مال نذرانہ و حقوق خدا	"	ہمت
"	طاب اکبری	"	بٹوار	۲۶۰	سج - پاکک
"	دھرتہاڑ - خیراتی	"	بٹیری	"	ہیار

۲۶۸	برآمد نویس	۲۶۲	بدستور یادداشت	۲۶۰	بجس تنخواہ
۲۶۹	برائی	۲۶۳	بدست	۲۶۱	بجس
۲۶۹	برت	۲۶۴	بدست رسید	۲۶۲	بجس و برقرار داشتہ
"	برخوردار	۲۶۵	بدست رسید	۲۶۳	بجس و برقرار داشتہ
"	برخیز	۲۶۶	بدست رسید	۲۶۴	بجس و برقرار داشتہ
"	برود	۲۶۷	بدست رسید	۲۶۵	بجس و برقرار داشتہ
۲۷۰	برشمال	۲۶۸	بدست رسید	۲۶۶	بجس و برقرار داشتہ
"	برقرار	۲۶۹	بدست رسید	۲۶۷	بجس و برقرار داشتہ
"	برقرار داشتہ	۲۷۰	بدست رسید	۲۶۸	بجس و برقرار داشتہ
"	برقنداز	۲۷۱	بدست رسید	۲۶۹	بجس و برقرار داشتہ
"	بران غار	۲۷۲	بدست رسید	۲۷۰	بجس و برقرار داشتہ
"	برنگارو	۲۷۳	بدست رسید	۲۷۱	بجس و برقرار داشتہ
"	بری	۲۷۴	بدست رسید	۲۷۲	بجس و برقرار داشتہ
۲۷۱	برید	۲۷۵	بدست رسید	۲۷۳	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۷۶	بدست رسید	۲۷۴	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۷۷	بدست رسید	۲۷۵	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۷۸	بدست رسید	۲۷۶	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۷۹	بدست رسید	۲۷۷	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۰	بدست رسید	۲۷۸	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۱	بدست رسید	۲۷۹	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۲	بدست رسید	۲۸۰	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۳	بدست رسید	۲۸۱	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۴	بدست رسید	۲۸۲	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۵	بدست رسید	۲۸۳	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۶	بدست رسید	۲۸۴	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۷	بدست رسید	۲۸۵	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۸	بدست رسید	۲۸۶	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۸۹	بدست رسید	۲۸۷	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۰	بدست رسید	۲۸۸	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۱	بدست رسید	۲۸۹	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۲	بدست رسید	۲۹۰	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۳	بدست رسید	۲۹۱	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۴	بدست رسید	۲۹۲	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۵	بدست رسید	۲۹۳	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۶	بدست رسید	۲۹۴	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۷	بدست رسید	۲۹۵	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۸	بدست رسید	۲۹۶	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۲۹۹	بدست رسید	۲۹۷	بجس و برقرار داشتہ
"	برید	۳۰۰	بدست رسید	۲۹۸	بجس و برقرار داشتہ

۱۴۲	بسندر	۱۴۲	بعرش حضور علی رید	۱۴۵	بقایا	۱۴۸
۱۴۳	بوانه یا بوانی	۱۴۳	بعنوان	۱۴۶	بکا	۱۴۹
۱۴۴	بوه - بوانه	۱۴۴	بعنوان اخراجات	۱۴۷	بکتر	۱۵۰
۱۴۵	بتوانه - انوانه	۱۴۵	بعنوان انقاد	۱۴۸	بالاستیاج	۱۵۱
۱۴۶	بوانی - کچوانی	۱۴۶	بعنوان التما	۱۴۹	بل ترد	۱۵۲
۱۴۷	سوانی	۱۴۷	بعنوان انما	۱۵۰	بل تامل	۱۵۳
۱۴۸	منوانی	۱۴۸	بعنوان انعام	۱۵۱	بل تکلنه	۱۵۴
۱۴۹	بوه - تو	۱۴۹	بعنوان بالمقطعه	۱۵۲	بل توقف	۱۵۵
۱۵۰	طوج - طوانه	۱۵۰	بعنوان پوجا و ندادیب	۱۵۳	بل اشراط	۱۵۶
۱۵۱	خام - زره	۱۵۱	بعنوان تنخواه	۱۵۴	بل نافه	۱۵۷
۱۵۲	طوج - حبه	۱۵۲	بعنوان جمع و پنج	۱۵۵	بل نامل	۱۵۸
۱۵۳	جو - خردل	۱۵۳	بعنوان غیرت	۱۵۶	بل اهر	۱۵۹
۱۵۴	فلس - فیکه	۱۵۴	بعنوان ذات جائز	۱۵۷	بل اهر	۱۶۰
۱۵۵	نقیر - قطیر	۱۵۵	بعنوان سببه	۱۵۸	بل قیس	۱۶۱
۱۵۶	زره - سیمه	۱۵۶	بعنوان مداره - بندوا	۱۵۹	بل قیس زبانی بیگم	۱۶۲
۱۵۷	بوه و دار	۱۵۷	بعنوان مد و پنج	۱۶۰	بل حجب	۱۶۳
۱۵۸	بصله خول بها	۱۵۸	بعنوان مد و ماش	۱۶۱	بل حجب ان پیش	۱۶۴
۱۵۹	بطن	۱۵۹	بل حبه بحال	۱۶۲	بل حجب بگلوه قدیم	۱۶۵
۱۶۰	بطنا بعد بطن	۱۶۰	بل حال	۱۶۳	بل حجب پروانه قدیم	۱۶۶

۲۸۱	بوجب علمد آمد قدیم	چیلچم - گولکنہ ۵۰	مبارک باد فرمانا
"	بوجب واقعہ نویسی	منفل	حضرت خواجہ شیخ سراج
"	بوجب یادداشت واقعہ	بجاولی	جنیدی کا حق کو تخت
"	بہشتی خط گذشت	بھٹی دار	نشین فرمانا
۲۸۲	بن	بہ دریا	لقب گانگو بہمنی ۲۹۳
"	بنجارا	بھرتی - مشو	گانگو کا مہر کندہ کردانا
"	بنجر	بہرہ	بھٹ
۲۸۳	بن چراغی	بہشتی	بھٹ مانیہ یا بھٹ مانیہ
"	بند	بھاگ	کرٹ ویا کرو
۲۸۴	بند تجویز	بھگوتہ - دیواستہ - یاز	بھٹ مانیہ - گوت مانیہ ۲۹۴
"	بند گانغالی	بھاگوتہ دار	کدی مانیہ - ہری مانیہ
"	بند و بست	بھلیلا	نانی مانیہ - زڈی مانیہ
"	بہر در آمد	بھاگ	چھاوون ۲۸۹
۲۸۵	بہر گذشت	بہا	نسبوتہ - پرپی ۲۹۵
"	بہر سیند	بھلیا	بھٹا
"	بہا باقی	بہمنی	بھٹا بردار
"	بہا ہر	سلطان علاء الدین جن	بھوم ۲۹۰
۲۸۶	بھاگ	گانگو بہمنی کے واقعات	بھومیا
"	بھاگ نگر	حضرت خواجہ نظام الدین	بھولندہ ۲۹۲
		اولیاد بلوچی کا حسن استو	

۲۱۰	بیگہ دھقانی	۳۰۱	بیگہ	۲۹۶	باگ بھوندہ
۱۱۱	بیگہ دیتی	"	جریب	"	بے اقباس
"	بیگہ کندری	"	گز ساحتی	"	فرحت المال
"	بیگہ لٹانی	"	بیگہ الہی بیگشاہجانی	"	سیاق و سباق
"	بیگہ شاہجانی	۳۰۲	گز الہی گز شاہجانی	۲۹۷	استغناء
"	بیگہ گھٹ	"	اور اس کے راجہ و آتما	"	اداب الجوش
۱۱۱	بیگہ ت	"	دراز۔ میانہ کوتاہ	"	بیجاگر
"	بھٹی کے طولانی پانے	۳۰۳	جریب	"	بے چراغ
"	بھٹی کے سطحی پانے	"	گز۔ می۔ بیگہ الہی	"	بے چراغ گادوں
۳۱۳	بھٹی کے طولانی پانے	۳۰۴	بیگہ الہی	۲۹۸	بید
"	بھٹی کے سطحی پانے	۳۰۵	سوانسی	"	بیدار
"	بھٹی کے طولانی پانے	"	سوانسی	"	بیدر۔
"	بھٹی کے سطحی پانے	"	کچوانسی	۲۹۹	احمد آباد بیدر
"	بھٹی کے طولانی پانے	"	کچوانسی	"	محمد آباد
"	بھٹی کے سطحی پانے	۳۰۶	الکڑا کی حرکت نوینی	"	میں لبوے
۳۱۴	مالک مغربی کے طولانی پانے	۳۰۷	بیگہ باری	"	بیکر
"	" سطحی	۳۰۸	قناب باری	"	بغض
"	اور میہ میں پودیکا	"	بیگہ بادشاہی	"	بغضوی
"	ترہٹ میں لاجی	۳۱۰	بیگہ جاجیری	"	بیگ
"	چند آبادوں کے انادی	"	بیگہ حیدر آبادی	"	بیگار
"	دو زبان۔ صوبہ۔	"	بیگہ خرد	"	بیگار
۳۱۵	پر تن۔ آوت۔ تن	"	بیگہ دقتی	"	بیگار
۳۱۶	آوت۔ تن۔ ناگر۔ چادر	"			



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب الف

آبادی (اسم مونث) (۱) معموری۔ پری از پر شدن (۲) بستی
پری از پور بمعنی دہ۔ گاؤں۔ قصبہ۔ کھیرا۔ قریہ۔ (۳) آدمیوں کا شمار۔
باشندوں کی گنتی۔ تعداد مر ذمال باشندے۔ (۴) آرام۔ چین۔ سکھ۔
(۵) رونق۔ رونق خانہ۔ گھر کی رونق۔ زیبائش۔ روشنی۔ اجالا۔ بستی
گھما گھمی چل پھل۔ دھوم دھام۔ (۶) خوشی و خرمی۔ اینٹ۔

یہاں آبادی دیہات و غب و سے مراد بے چراغ گھاؤں و افسان
 دیہات کی آبادی ہے۔ جن زمیں داروں کو خدمت و سیکھی و ویسا پڑی گری
 و نار گوڑی عطا ہوئی ہے اور ان کی معاش کی بحالی کے وقت (زمانہ سنہ
 میں) اس سناو میں منجملہ اور شرائط کے یہ بھی ایک لازمی شرط تھی۔ کجباتی
 تھی جیسا کہ اسناد میں ذکر ہے اور فراہم آمدن رعایا سے قدیم و جدید و تردد
 کشنکار و آبادی دیہات (پہنچہ متعلقہ یا دیہات متعلقہ وغیرہ) فراواں کھنار
 بردہ از کلال و جائیداد (ال) رجوع بودہ ادائی بالواجب بروقت و ہنگام می نمود
 باشندہ اگر فی زمانہ اس طرف روشنی نہیں ڈالی جا رہی ہے۔

آب و بار۔ ت۔ اسم مذکر (آب۔ دار) پانی رکھنے والا نوکر۔ وہ
 شخص جس کو پانی پلانے کی خدمت سپرد ہے۔ پادشاہوں اور امیروں کی
 سرکاری منہایت مستند آدمی کو یہ کام دیا جاتا ہے۔ اور اس صلف میں سرکار
 سے معاش از قسم نقدی یا زراعت عطا ہوتی تھی۔

آبکار۔ (ت۔ ز) اسم مذکر (آب کار) (۱) کلال۔ بادہ کار۔ می فروش
 شراب کھینچنے والا۔ اور بیچنے والا۔ سیندھی فروش

آبکاری۔ (ت) اسم مؤنث۔ (۱) کلال کا کام۔ شراب کی کشید اور
 بیج۔ شراب کا بیوپار۔ شراب کھینچنا۔ بادہ فروشی۔ سیندھی بیچنے والا۔
 (۲) شراب کی دوکان (۳) محکمہ شراب کا کارخانہ (۴) شراب کے کارخانوں

جو محصول لگایا جاتا ہے اکثر داشت کے نتیجے جو سرکاری سے منظور ہوتے ہیں اُس میں منجملہ دیگر اقسام کے یہ بھی درج ہیں جیسے درخت آبکاری درخت انبہ وغیرہ وغیرہ۔

آبکاری کا اطلاق صرف شراب اور سیندھی پر کیا جاتا ہے۔ ملک دکن میں گلہوہ کو گلا سٹرا کر شراب بناتے ہیں مگر دوسرے ملکوں میں گرٹ سے۔ پورست درخت بول سے۔ انگور سے۔ اور دوسرے پھلوں اور غلوں سے بھی بنائی جاتی ہے سیندھی مشہور چیز ہے۔ یہ مرھٹواڑی میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ کثرت سے تلنگانہ میں ہوتی ہے۔ اور رعایا تلنگانہ کے افلاس کے جہاں اور اسباب ہیں اُن میں ایک بڑا سبب سیندھی بھی ہے کہ مرد و زن پیر و جوان حتیٰ کہ کس نے بچے بلا تخصیص قوم و مذہب سب سیندھی پیتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ تھوڑی سی شراب آدمی کو ازکار رفتہ و بہوش کر سکتی ہے مگر سیندھی مسکر ضعیف ہے۔ تارڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں مگر تارڑی پیدائش اس ملک میں بہت کم ہے اور جس قدر ہے ضمیمہ سیندھی ہے۔ بنگالے اور مالک شمال مغربی وغیرہ میں سیندھی کے عوض تارڑی ہوتی ہے۔ محصول مسکرات کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ان چیزوں سخت سے سخت محصول لگایا جائے تاکہ لوگوں پر ایک طرح کی روک ہو۔ اور محصول کے خون سے اس کے استعمال میں مضائقہ اور احتیاط کریں۔

نشہ کے استعمال سے عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اور نشے کا پہلا نقصان
 فضول خرچی ہے جس کا ضروری نتیجہ افلاس ہے۔ نشے کے استعمال سے
 لوگوں میں جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں اس سے مقدمات فوجداری کی
 کثرت ہو جاتی ہے۔ ابتدائے اسلام میں شراب حلال تھی جب اُس کے
 مفاسد ظاہر اور معاملات دنیا و دین خراب ہونے لگے تو حرام قطعی کر دی
 گئی اور شراب پر قیاس کر کے ہر نشہ اور چیز حرام کی گئی۔ یہ نہایت
 دانشمندانہ قرار دیا ہے۔ شاید تھوڑا نشہ چنداں مضر نہیں۔ مگر جب
 آدمی نشہ کا استعمال شروع کرتا ہے تو ضرور برباد اور ہلاک ہو جاتا ہے
 قرآن مجید میں دو جگہ شراب کا ذکر کر کے اُس کے نفع و نقصان کو ظاہر
 کر دیا گیا ہے۔ خداوند عالم نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ یسئلونک
 عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس واثمہما
 اکبر من نفعہما۔ دوسری جگہ ارشاد کیا ہے انما یرید الشیطان ان یقع
 بینکم العداۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن
 ذکر اللہ وعن الصلۃ فلی انتم منتہون روئے زمین پر جس قدر قومیں آباد
 ہیں سب میں زیادہ عام طور پر اہل یورپ نے شراب کا استعمال اختیار کیا
 ہے مگر ان کے پاس بھی شراب نوشی کی برائی ظاہر ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر زل
 نے اجماع کر لیا ہے کہ نشہ کا استعمال بکثرت نہایت مضر ہے اور شش

اور جگر پر برا اثر کرتا ہے۔ پہلے ایسا خیال تھا کہ شاید شراب پینے سے انگریزی فوج میں زیادہ جرأت پیدا ہوتی ہے۔ مگر لارڈ جنرل وولز نے فاتح مصر اور دوسرے نامور جنرلوں نے اس کی تصدیق کی کہ جو سپاہی شراب سے محروم تھے وہ زیادہ صبر و استقلال کے ساتھ صعوبات جنگ کا تحمل کر سکتے ہیں خود جنرل وولز نے اُس سوسائٹی میں شریک تھے جس میں شراب کی مانعت کی جاتی تھی۔

اگر نشہ آور چیزوں کا استعمال قطعاً بزورِ حکومت بند کر دیا جائے تو خلافِ مصلحت ہو گا کیونکہ جو لوگ نشہ آور چیزوں کے استعمال میں مذہبی برائیوں کا خیال کرتے یا اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کا قصد کرتے ہیں ان کو اس کے استعمال سے منع کرنا قطع نظر اس سے کہ سرکاری آبدی کی ایک بڑی رقم ہاتھ سے جاتی رہے خلافِ انصاف بھی ہو گا۔ اسی طرح اگر نشہ آور چیزوں پر حد سے زیادہ سخت محصول عاید کیا جائے تو اس کا نتیجہ صرف نہ انسداد ہی ہو گا بلکہ ان میں بہت سی برائیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ پولیٹیکل اکانومی میں یہ مسئلہ مسلم ہو چکا کہ بہت بھاری محصول نشہ کو موقوف نہیں کرتا۔ مناسب تو یہی ہے کہ اعتدال کے ساتھ نشہ والی چیزوں پر محصول کو بڑھاتے جانا مقصداً انتظام ہے۔ شراب سے محصول لینے کے دو مختلف قاعدے ہیں مفصلات میں درخشاں ملے ہوئے

تین طرح کا محصول لیتے ہیں۔

اول قیمت (پرکا) پرکا دخت گلمہوہ کے پھل کا نام ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے۔

دوم قیمت (گلمہوہ) آغا زکراما میں گلمہوہ درختوں سے چٹکنے لگتا ہے۔ یہ پھول کشمش کے دانے کے مانند ہوتا ہے۔ سفید اور شیریں گر شیرینی میں ایک طرح کی ہیک ہوتی ہے۔ غریب لوگ تو موسم گلمہوہ میں اُس سے پیسٹ بھر لیتے ہیں۔ یہ پھول ایل سرکار ہے۔ اس کے کام میں لالے کے دو طریق ہیں۔ کچھ تو مفصلات میں گلا دیا جاتا ہے اور کچھ بطور مال تجارت روانہ ہوتا ہے۔ سابق میں دونوں سے فی کھنڈی دس روپیہ محصول لیا جاتا تھا۔ اس کو محصول گدراخت یا محصول اخراج گلمہوہ کہتے ہیں۔ تینوں قسم کے محصول ہراج کئے جاتے ہیں۔ ضلع وار یا تعلقہ وار۔ ان محصولوں کے علاوہ بھٹی اور دوکان شراب سے ہر سال (اگر قدیم ہے تو) ایک روپیہ۔ اور اگر جدید ہے تو چار روپیہ۔ لیسنس کی قیمت لی جاتی تھی۔ ہر بھٹی اور دوکان کے مواقع مقرر تھے۔ اور اس کی مانعت کی جاتی ہے کہ موقع معین کے سوائے کشید اور فروخت نہ ہو۔

سیندمی اور شراب کی دوکانوں کا لیسنس حسب ذیل شرائط کے ساتھ دیا جاتا تھا۔

(۱) رات کے آٹھ بجے سے صبح تک دوکان بند رہے گی۔

(۲) بد معاشوں کو دوکان میں سب سے نہ ہونے دیا جائے گا۔

(۳) شراب کے عارضہ میں سوائے زر نقد، کپڑا یا اناج یا زیور وغیرہ نہ لیں گے۔

(۴) ایک سیر سے زیادہ شراب ایک شخص کے ہاتھ فروخت نہ کریں گے۔

شادی۔ بیاہ یا جاترا وغیرہ میں زیادہ شراب لے جانے کی ضرورت ہوتی ہے تو اُس کے واسطے خاص اجازت نامہ تحریری (لہو) کے کاغذ مہور پر جس کو راہداری کہتے ہیں حاصل کیا جاتا تھا۔ جس کا طریقہ اب بھی باقی ہے۔

جاگیرداروں میں جو گلہوہ پیدا ہوتا ہے سرکاری اس سے بقدر گداخت کچھ تعرض نہیں کرتی۔ جاگیرداروں کو اختیار ہے کہ جاگیر میں گلا کر شراب نکالیں لیکن اگر بطور تجارت کسی دوسری جگہ روانہ کریں تو سرکاری محصول حاصل کیا جاتا ہے۔

کفائی، یا مجالی، راسی یہ تین درجے شراب کی تیزی کے ہیں۔ راسی جو ادنیٰ ہے فی پلہ گلہوہ پلہ بھر شراب کشید کی جاتی ہے اور یا مجالی فی پلہ (۸۰ ٹار) اور کفائی فی پلہ (۴۰ ٹار) تیسری سرکاری کشید کی ہوئی شراب جو صرف

ر اسی قسم کی ہوتی تھی انہیں روپے فی من۔

درخان سیندھی خود رو پیدا ہوتے ہیں اور اکثر برسات میں پورے ہوتے ہیں جاتے ہیں۔ سیندھی کا درخت پانچ برس سے کم عمر کا جس کی بلندی ایک گز سے کم ہو نہیں سکتا سا جانا اور دو دو برس کے فاصلے پر درخت کو تانے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ انیس برس کے بعد اکثر درخت خشک ہو جاتا ہیں اگر کم عمر کے درخت تانے جائیں یا بلا فصل تانے جائیں تو جلد بیکار ہو جاتے ہیں اور یہ ایک نمونہ ہجرت ہے۔ واسطے نوجوان آدمیوں کے اور ان کو نصیحت کرتا ہے وہ احتیاط جو حفظ قوائے جسمانی و دماغی کے لیے مناسب ہے۔ مستاجروں کو ممانعت ہے کہ کم عمر درختوں کو نہ تانیں اور مہلت مناسب تانسا کریں جو سنا بر بلع خلاف حکم کرتے ہیں ان کو سزا دی جاتی ہے۔ ایک خاص درخت جنید کہلاتا ہے جو تانسا نہیں جاتا اور وہ کھالوں کے نزدیک مقدس سمجھا جاتا ہے۔ تاننے کے لئے کوئی موسم مقرر نہیں مگر برس میں تین ماہ سے زیادہ تانسی نہیں ہوتی۔ آفتاب کی حرارت شراب کو سرکہ کر دیتی ہے اور اس کا سکر بھی نال ہو جاتا ہے مگر سیندھی کا حال اس کے برخلاف ہے جب تک سیندھی کے عرق میں آفتاب کا اثر نہ ہو وہ بغیر اٹھلاتا ہے مگر دھوپ کے بڑھتے ہی اس میں سکر پیدا ہو جاتا ہے۔ بلدے میں بدعت کی چوکیوں سے ناکر بندی کی گئی ہے۔ سابق میں تعلقہ دار بدعت نے لوہے کے

کر لے بنوار کھے تھے جن کو سیندھی لانی منظور ہوتی تھی نام لکھو اگر تعلقہ دار بدعت سے کر لے مستعار لیے جاتے تھے اور جس وقت جو شخص سیندھی کے گھر لے لاتا تھا فی گھر ایک کراچی پر داخل کرتا۔ شام کو چوکی والے (ناکردار) جس قدر کر لے داخل ہوتے تھے تعلقہ دار بدعت کے پاس حاضر کرتے تھے اور وہاں کر لے کے عوض محصول لے لیا جاتا تھا۔

زمانہ سابق میں سیندھی شراب سے تخمیناً تیس لاکھ روپے سالانہ سرکار کی آمدنی تھی۔ جو طریقے شراب اور سیندھی پر محصول لینے کے اوپر بیان کیے گئے قواعد کرو گیری کے علاوہ ہیں۔ قواعد مذکورہ سپداوار ملک سے مستثنیٰ ہیں اور قواعد کرو گیری اس مال سے جو علاقہ سرکار عظمت مدار سے ملکیت دکن کے حدود میں لایا جائے۔

آب کش (ف) اہل ہندو کے پانی پلانے والے اور پانی کا انتظام کرنے والے کو آب کش کہتے ہیں اور سقہ یا بہشتی بھی کہتے ہیں۔ اس خدمت کے انجام دینے والے کو انعام مشروط خدمت بعض انتظام مسجد و دیول سرکار عالی سے جاری ہے۔ یہ انعام بھی نسلاً بعد نسل ہوتا ہے۔

آبواب جائز (ف) اسم مذکر۔ طریقہ دیہاتی جاگیر دار اور ویسکہ دیساڈیوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ متعلقہ تعلقات و اضلاع میں جب شادی قرار پاتی، تو اولاً شادی بچی کے عنوان سے نذرانہ جاگیر دار یا دیہاتی

و دیسا پانڈیان مقامی حامل کرتے تھے۔ علاوہ ازیں ابواب ناچار اسی قسم کے ہیں جن کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) سروٹی یعنی جس کے گھڑ کا یا لڑکی پیدا ہو تو اس سے نذرانہ بعنوان سروٹی لیا جاتا تھا۔

(۲) تختہ پٹی۔ جس کے پاس تختہ ہو تو اس سے نذرانہ بعنوان تختہ پٹی لیا جاتا تھا۔

(۳) مردہ پٹی جس گھر سے مردہ نکلے وہ بھی نذرانہ بعنوان مردہ پٹی داخل کرتا تھا۔

(۴) کبی پٹی۔ رنڈیوں سے کبی پٹی کے عنوان سے رقم حاصل کی جاتی تھی۔

(۵) چوہرات پٹی۔ قبول یعنی پان والوں کے چوہری اور قصا پان کے چوہری اور اہل حرفہ وغیرہ وغیرہ سے بعنوان چوہرات رقم میسنہ حاصل کی جاتی تھی۔

گورنمنٹ نے ان تمام ابواب ناچار کو بالکل موقوف کر دی ہے راجارہ۔ (ع) اسم مذکر۔ اجرت پر دینا۔

(۱) کرا یہ ٹیکہ۔ پورپ میں مقرر۔ (۲) دعویٰ حکومت۔ قبضہ۔ قابو۔ اختیار۔

اجارہ دار (ع - ف) اسم مذکر۔ (۱) ٹھیکہ دار (۲) دعویدار۔ حاکم ملک۔
سررشتہ مال میں یہ لفظ اجارہ دیہات ہی کے لیے زیادہ تر استعمال
کیا جاتا ہے۔

واضع ہو کہ اجارہ دار مستاجر و گتہ دار کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن اب گتہ دار کا
لفظ کارہائے تعمیرات وغیرہ کے لیے مخصوص ہو گیا ہے۔

احدی۔ (ع) اسم مذکر۔ لکڑا۔ جلال الدین اکبر نے تیر اندازوں کا
نام احدی رکھا تھا۔ یہ کسی فوج کے زمرے میں نہ تھے بلکہ علیحدہ گھر بیٹھے
کسی خاص وقت کے لئے تنخواہیں پاتے تھے اور کبھی سرکش زمینداروں
سے روپے وصول کرنے کو بھیجے جاتے تھے۔ یہ لوگ جہاں جاتے تھے
ادگاہی کار و پیہ لے کر نکلتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے حاجات
منزوری کے لیے بھی دوسری جگہ نہیں جاتے تھے۔ چنانچہ انھیں باتوں سے
یہ لوگ سست ہو گئے تھے۔ مگر اب یہ لفظ بہ سکون حائے حلی نہایت
ست۔ کابل۔ مہول۔ آدمی کے واسطے مخصوص ہو گیا ہے۔

احشام۔ (ع) جمع ہے حشم کی۔ یعنی نوکر۔ چاکر۔ خدمت گار۔ اسناد
میں لفظ احشام بشرط ادائی خدمت ملازمین قلعہ و ج ہے (در تنخواہ ذات و
احشام قلعہ وغیرہ وغیرہ)

آحقاد۔ (ع) اسم مذکر بیٹے۔ پوتے۔ نواسے۔ نوکر۔ چاکر۔ خادم غلام

لوٹیاں۔ اسناد میں اولاد کے ساتھ اتحاد کا لفظ بھی لکھا جاتا ہے
 احکام۔ (ع) اسم مذکر۔ (حکم کی جمع) اس کے لغوی معنی اگیا۔ ہدایت۔
 احکام۔ (ع) اس کے معنی مضبوط کرنے کے ہیں۔ حکم بمعنی نیک کو
 بد سے جدا کرنے والا۔ انصاف چکانے والا۔ حکم۔ باز رکھنا۔ گھوڑے کے منہ
 میں لگام دینا۔

حکم۔ جمع حکمت کی حکم فرمانا۔ فرمان۔ پروانہ۔ سابق میں اکثر اسناد
 بادشاہان وقت کی مہر و دستخط سے جاری ہوتے تھے۔ مگر ایک عرصہ کے بعد
 وزراء وقت نے بھی اپنی مہر و دستخط سے اسناد وغیرہ جاری کرنا شروع کیے۔
 اسی وقت سے پروانہ جات و احکام کا طریقہ جاری ہوا۔ سابق میں عطیہ کے
 متعلق جب کبھی وزراء کسی کی معاش کی بھالی یا اجرائی کے لیے لکھا کرتے
 تھے تو اس کا نام پروانہ تھا اور اب فی زمانہ اس کا نام احکام ہے۔ خواہ
 ایک ہو کہ جمع۔ مگر احکام و تاکید دول کا زیادہ تر رواج مہاراجہ چند و تل کے
 عہد سے ہوا اس کے بعد رفتہ رفتہ نواب سراج الملک مرحوم کے عہد میں
 بجائے اسناد کے احکام و تاکیدات وغیرہ بھی اجرا ہوتے رہے۔ نواب
 سرسار جنگ اولیٰ مرحوم نے اپنے عہد میں باعیناط تمام اسناد اجرا فرمایا
 کرتے تھے۔ ان کے عہد میں احکام ہی اکثر اجرا ہوئے ہیں۔ ان احکام پر
 ۱۔ اولاد کا ذکر ملاحظہ ہو۔ اولاد و ذیلیت الاثنت مع الرواؤ۔

مہر و دستخط ثبت ہو کر تھی۔ لیکن اکثر تاکیدات و رقتات۔ کمر بند۔ نفاذ نہیں
اور کبھی تاکیدات و رقتات کی پیشانی پر چھوٹی مہر ثبت ہوتی تھی۔

(۲) فرد احکام کے ساتھ جو سند ہو اُس کو بلاشبہ مستحکم تصور کرنا چاہیے
وہی احکام با وقعت ہوتے ہیں کہ جس کا تعلق سند کے ساتھ ہو۔ چونکہ احکام
بسا اوقات بجائے سند کے اجرا کیے گئے ہیں تو ان کو بھی قریب قریب
سند کے تصور کرنا چاہیے۔ ملک دکن میں چونکہ حالیہ زمانہ میں احکام کا طریقہ
بالکل موقوف ہو گیا ہے۔ اس لیے بجائے احکام کے مراسلات کے نام سے
جلہ کار وائیاں ہو رہی ہیں۔ زمانہ مابقی میں احکام نہ صرف علیہ کے معلق
جاری ہو کرتے تھے بلکہ جلہ مراسلت سرکاری بعنوان احکام ہو کر تھی۔
آخبار نویس۔ (ع۔ ف) اسم مذکر (۱) خبریں لکھنے والا۔ مہتمم۔ اڈیٹر
(۲) نامہ نگار۔ سندس۔ پتر کا لکھنے والا۔ سند سیا لکھنے والا۔

اس خدمت کے انجام دینے والے کو مخبر۔ واقعہ نویس بھی کہتے ہیں چونکہ
زمانہ مابقی میں بادشاہوں کی جانب سے ہر تعلقہ۔ ہر ضلع و پرگنہ وغیرہ میں
لوگ مقرر تھے ان کی یہ خدمت تھی کہ تعلقہ دار اور دیپانڈیہ و کوتوال وغیرہ
وغیرہ کی روزانہ خبریں و نیز مقامی حالات لکھ کر بطریق مروجہ بادشاہ اور
وزیر کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ اس کے صلے میں ان لوگوں کو
معقول انعام از قسم معاش و یومیہ نسلاً بعد نسل ملے ہیں۔ اور اس قسم کی

معاش کو معاش واقعہ نگاری و معاش خفیہ نویسی۔ و معاش مخبری کہتے تھے مگر اب یہ خدمات کی انجام دہی کا طریقہ مسدود ہو گیا ہے۔ لیکن معاش اسی نام سے اب تک بحال کی جاتی ہے۔

آخر اجات اوچھا۔ (دکن) اصطلاح مال میں اہل ہندو کی پوجا کے اقسام میں یہ بھی ایک قسم کی پوجا کا نام ہے۔ اس پوجا کے لیے سرکار سے معاش از قسم نقدی یعنی یومیہ و زمینات بطور انجام بشرط ادائی اخراجات پوجا و خدمت وغیرہ سرکار سے عطا ہوتی تھیں۔ یہ معاش بھی شروط اخذ مت ہے۔ آخر اجات پوجا و نقد ادویہ۔ (دکن) اصطلاح مال میں اہل ہندو کی دیولوں و مندروں کی ادائی پوجا کے لیے سرکار سے معاش از قسم تمینا و نقدی مشروط اخذ مت عطا ہوتی ہے۔

آخر اجات دیوستان۔ (دکن) اصطلاح مال میں اہل ہندو کے دیولوں کی صفائی اور روشنی وغیرہ کے اخراجات کے لیے سرکار عالی سے معاش عطا ہوتی ہے۔ مگر یہ عطا دیول کے وجود تک ہے (یعنی آتیام دیول)

آخر اجات لنگر۔ (دکن) اصطلاح مال۔ اہل اسلام کی خانقاہوں و بزرگان دین کی درگاہوں میں مساکین و فقرا کو روزمرہ کھانا تقسیم کیا کرتے ہیں۔ جن کے اخراجات کے لیے سرکار سے معاش و نقدیات بشروط ادائی

خدمت عطا کی گئی ہیں۔

اخلاص نامہ۔ (ع۔ ف) اخلاص۔ ع۔ لنوی معنی (۱) خلوص خالص پاک صاف (۲) عبادت بے ریا۔ طاعت خالص (۳) دوستی۔ محبت۔ پیار۔ سہاگ۔ (۴) میل ملاپ۔ ربط۔ ضبط۔ ارتباط۔ (۵) لاڑ۔ ناز۔ نامہ (۶) اہم مذکر (۱) خط۔ چٹھی۔ مکتوب۔ صحیفہ۔ نوشتہ۔ (۲) کتاب۔ نسخہ۔ پوٹھی۔ ٹپیک۔ رسالہ۔ شاستر۔ (۳) دفتر۔ طومار۔ (۴) بقال۔ قرضہ۔ نام لکھی ہوئی رقم۔ نانواں۔ غرضکہ منجانب سرکار عالی دفتر ملکی سے دفتر رزیدنسی کو یا (منجانب سرکار عظمت مد) رزیدنسی سے دفتر ملکی کو جو رتھات روانہ کیے جاتے ہیں۔ ان کو ہر دو دفاتر میں اخلاص نامہ کہتے ہیں۔ اس واسطے کہ ہر ایک دفتر اپنے حجرہ رتھ کو اخلاص نامہ لکھتا ہے دفتر ملکی کے رتھات کا کاغذ افشانی ہوتا ہے اور جملہ خط و کتابت ایک (بسم اللہ) زبان فارسی میں ہوتی ہے اور رزیدنسی سے جو رتھات وصول ہوتے ہیں وہ بھی بزبان فارسی اور اُس کا کاغذ بھی افشانی ہوتا ہے رتھ دفتر ملکی کے ختم عبارت پر دعائیہ فقرہ لکھا جاتا ہے۔ یہ کہ ”زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد رتھ رزیدنسی کے ختم مضمون پر فقرہ دعائیہ اس طرح لکھا جاتا ہے۔“ ”زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد“ قدیم سے شان اران دکن غفر اللہ لہم کی جانب سے جناب رزیدنٹ صاحب بہادر کے پاس چالیس تومان ہائے میوہ خشک وتر کے ساتھ سال میں چھ دفعہ رتھات

روانہ کیے جاتے تھے۔ ابن مبارک عہد عثمانی میں بھی ہمراہ رقعہ دفتر ملکی چاہیے
خوان ہائے میوہ خشک و تر جناب رزیدنٹ صاحب بہادر وقت کے پاس
حسب تفصیل ذیل روانہ کیے جاتے ہیں۔

(۱) بتقریب سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت حضور پرنور خسرو دکن ادا م اللہ

اقبالہم رضا صفت اجلاہم۔

(۲) بتقریب عید الفطر۔

(۳) بتقریب عید النبیؐ۔

(۴) بتقریب سال نو عیسوی۔

(۵) بتقریب ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام (کرسمس)

(۶) بتقریب عید نوروز۔

انہیں تقاریب میں خوان ہائے مذکور بفرط عنایات شاہانہ باہتمام
توشک خانہ مبارک سے چوہدران علاقہ سرکار عالی کے ساتھ روانہ کیے
جاتے ہیں۔ اس خصوص میں دفتر ملکی سے رزیدنسی کو جو رقعہ روانہ
کیے جاتے ہیں ان کا مخلص یہ ہے کہ ”بتقریب سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت از
پیشکام جہاں جاہی خلیفۃ الرحمن ظل سبحانی خسرو دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
چہل خوان میوہ خشک و تر بفرط عنایات بآں مشفق مرحمت گشتہ اند۔ لہذا
خوان ہائے مذکور بموجب فہرست علیحدہ بہمراہی چوہدران سرکار عالی

ذریعہ اخلاص نامہ مرسل خدمت شریف اندر زیادہ ایام جمعیت و شادمانی درام باد۔
آئندہ بیگلی، اسم ذکرہ ترکلیں داروغہ اسپہل کو کہتے ہیں۔

اراضی۔ (ع) اسم مونث۔ (ارض کی جمع) (۱) زمین و دھرتی۔
(۲) زمین کاشت۔ کھیت۔ عطا ہائے اراضی سے ہر ایک عطا کی دو قسم ہیں۔
(۱) خارج جمع (۲) داخل جمع۔ خارج جمع وہ اراضی مراد ہے کہ جس کے محل کا
کوئی حصہ خزانہ سرکار میں داخل نہ ہو یعنی خارج از مالگزاری جیسے جاگیر یا انعام
جو بالکل جاگیردار یا انعامدار کو بطور پرورشنی سمانی عطا ہوئی ہو (۲) داخل جمع
وہ عطا ہے کہ جس کے محاصل کا کوئی جزو سرکار میں داخل و جمع ہو مثلاً مقطعات
جس سے پن مقطعہ کی رقم سرکار میں جمع ہوتی ہو۔

اراضی افتادہ۔ (ف) مرکبہ تصنیفی بنجر بادشاہ وقت کو اختیار حاصل ہے
کہ قطععات بنجر جس کو چاہے عطا کرے۔

اراضی مکاسب۔ (ع۔ ف) اس اراضی کو کہتے ہیں کہ جن کی بابت
پیشوایان پونہ کے زمانہ سے اس سمت کی جملہ آمدنی کا ایک معین حصہ سرکار عالی
میں داخل کیا جاتا تھا۔ اس حصہ میں سے جس کو جاگیر یا انعام عطا کی جاتی تھی اسکو
جوڑی جاگیر بھی کہتے ہیں۔

اراضی کمرورجی۔ (ع۔ ف) اس اراضی مقطعہ کا نام ہے جو زمیندار کو

ملے۔ کردہ کا بیان باب الکافات میں ملاحظہ ہو۔

عطا ہوئی ہو۔ تلنگانہ میں اس قسم کی عطا کو اراضی کروری کہتے ہیں (۱ سی)۔
 طرح اس اراضی کروری کو پالہ پٹ اور گھر گاہوں بھی کہتے ہیں (۲ سی)۔
 آریہ ورت۔ (اس) اسم مذکر۔ ہندوستان کا نام آریہ قوم کے آ۔ نے
 سے ہندوستان کو یہ لقب ملا ہے۔

ارث۔ (ع) مردے کا مال۔ عطیاتِ سلطانی کا تعلق زیادہ تر موروثی
 سے ہے اور اس کا عمل بعد وفات پر وغیرہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسناد میں بھی
 لفظ ارث لکھا جاتا ہے یہ کہ (فلاں) انتقال کر دیا۔ از انتقال مرحوم ارثاً
 بنام فلاں بحال۔)

ارشاد۔ (ح) اسم مذکر بنوی معنی ایت۔ اصطلاحی حکم۔ اگیا۔ بادشاہ اکبر کے
 عہد میں حکم نامہ کو ارشاد کہتے تھے۔

ارشاد نامہ۔ (ف) اسم مذکر خط۔ عنایت نامہ۔ سر فرزند نامہ۔ حکم نامہ۔
 فرمان۔ تاکید۔

دفا تر اسنادی میں ارشاد نامہ ایک خاص کاغذ کا نام ہے۔ جو زبانی حکم
 دینے پر یہ خاص کاغذ تیار کیا جاتا تھا۔ پھر یہ کاغذ حضور کے ملاحظہ میں پیش
 ہوتا تھا جس پر بادشاہ وقت نے بلحاظ نسبت حکم صادر فرماتا تھا
 انچنہ۔ اسم مذکر۔ تنخینہ۔ اندازہ۔ حساب خام۔ اندازہ سے رقم کا
 قرار داد کرنا۔

اساڑھ۔ (۸) اسم مذکر۔ ہندی چوتھا مہینہ۔ برسات کا پہلا مہینہ تقسیماً نصف جون سے نصف جولائی تک۔

اساڑھی۔ (۹) اسم مونث۔ فصل ربیع (۱) وہ فصل جو اساڑھ کے مہینے میں ہوتی ہے۔

اخراجات اسراڑھ یعنی (مستور اساڑھ) کے نام سے بھی معاشیں عطا ہوئی ہیں۔

آسامی۔ صحیح (آسامی) (۱) اسم مونث۔ پنج حبس اسم اردو میں بجائے مفرد بغیر دستعل ہے۔ (۱) اسم۔ نام ناتو (۲) شخص قبض کس۔ نفر۔ آدمی۔ (فقہ) فی آسامی دود روپیہ (۳) سودا لینے یا اٹھانے والا گاہک۔ خسہ بیار۔ (۴) چہرہ۔ علیہ۔ (۵) خدمت۔ عہدہ۔ کام۔ جگہ۔ نوکری۔ (۶) وہ شخص جو کسی شیکہ دار سرکار کا مال گزار ہو۔ رعیت۔ پرچا۔ اجارہ دار۔ کرایہ دار۔ کسان۔ کاشت کار۔ بویا جوتا۔ مزارع۔ (۷) مدعی علیہ۔ قرض دار۔ دیندار۔ گواہ۔ شاہ۔ (۸) کسی دوست۔ معشوقہ۔ فوجی۔ (۹) بستی۔ لگا بندھا۔ (۱۰) مالدار۔ دولت مند۔ امیر۔ زردار۔ مولیٰ چڑایا۔ سونے کی چڑیا۔ (۱۱) باشندہ وہ۔ گاؤں کا رہنے والا۔ (۱۲) آبادی۔ بستی باشندے۔ لوگ۔ رہنے والے خلق (فقہ) اس گاؤں میں کتنے آسامیساں ہوں گے۔ (۱۳) اپنے مطلب کا بنایا ہوا الحق۔ اپنا آلو۔ اپنا بیوقوف (۱۴) وہ شخص جس کے ہاں جاٹھہریں۔ یا جس سے واقفیت ہو۔ واقف۔ کار۔

جان پہچان۔

آسامی باد۔ اسم مذکر (۱)۔ یار بنا کر ٹھکنے والا۔ یار مار۔ دوستوں کی گرہ کاٹنے والا۔ ٹھکیا۔ خود غرض۔ گونگیرا۔

آسامی پاہی۔ یا پاہی کاشت۔ (۱) اسم مذکر برابر کے یا پاس کے گاؤں کا کسان۔ آسامی پاہی کاشت کار۔ موردی تک منظور کیا جاتا ہے۔

آسامی شخمی (ع۔ ف) اتمت کشت کار۔ بھیتری۔ سامھی۔ اندرونی شکر چمڑا کسان۔ وہ شخص جسے اپنی طرف سامھی کریں۔ کسی تپی کا شریک۔

آسامی غیر موردی۔ (ع) غیر موردی کشت کار۔ وہ کسان جس کا دوامی حق نہ سمجھا جائے۔

آسامی مستقل۔ (ع) وہ کشت کار جو دخل کا مستحق ہو۔

آسامی موردی۔ (ع) دوامی کشت کار۔ وہ کسان جو کشت کاری کے باعث وراثت کا حق پیدا کرے۔ اسناد میں لفظ آسامی اس طرح لکھا جاتا ہے کہ (مستقلان فلاں بلا قید آسامی و قسمت) بعض اسناد میں لفظ آسامی کو (آٹمی) لکھتے ہیں۔

اسباط۔ (ع) اسم مذکر پوتے۔ نواسے۔ قومیں۔ ذاتیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت۔

استظهار۔ (ع) اپشت پناہ۔

آستانہ یا آستان۔ (زن) اسم مذکر۔ استخان، ہندی۔ تھان سنسکرت۔
 (۱) دہلی۔ دہلی دروازہ۔ ڈویڑھی پوکھٹ۔ (۲) گھر۔ مکان۔ بسکن۔ رہنے کی جگہ۔
 (۳) بزرگوں کی مزار۔ روضہ کا دروازہ۔ بادشاہ اکبر کے عہد میں موانعات کا
 اصطلاحی نام آستانہ تھا۔

استیفاء۔ (ع) مصدر۔ باقی رکھنا۔ باقی بچھڑنا۔ کسی چیز کو پوری طرح
 سے لے لینا۔ پورا کرنا بھرونا۔ بھلا صاب حج و خرج سے دفتر ایک وصاف
 رکھنا۔

دفتر استیفاء اور دفتر وجہ آمدنی یہ دونوں دفاتر بہت قدیم سے ہیں۔ ان کا
 قدیم نام دفتر سیاق تھا۔ یہ دفتر اردو شیر بان بکان ساسانی کے عہد میں ترتیب
 پایا۔ جس کی حکومت اسکندر کے دو سو سال کے بعد تھی۔ اس کے عہد میں حضرت
 عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ اردو شیر نے اپنے خاندان ساسانی کو
 چھوڑ کر عیسوی مذہب اختیار کیا تھا۔ اسی نے فوجی اور دفتری اصول قائم کیا
 اور اس کے متعلقہ قانون مرتب کیا تھا۔ یہ دونوں دفاتر جب مسلمانانِ شام کے
 ہاتھ لگے تو اس وقت اس دفتر کی زبان رومی تھی۔ کیونکہ اس کا تعلق ممالکِ روم
 سے تھا۔ اور اہل عراق کے دفاتر استیفاء اور وجہ آمدنی کی زبان فارسی تھی اس
 لیے کہ اس وقت اس کا تعلق ممالکِ پارس سے تھا۔

جب عبدالملک بن مروان ۶۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ عمر یہ تصفیہ یہ سادہ کر لی

نہر میحیہ۔ اور پوشن اور بلا در دم کے انھوں بادشاہوں کو مسخر کیا۔ اور انھوں نے
عبد الملک کی اطاعت قبول کی اور اس نے ۸۱۰ھ میں دفتر استیفاء و دفتر
وجہ آمدنی زبان عربی میں رکھا۔

دفتر وجہ مال کا طریقہ آج کل ہندوستان میں بالکل صدر خزانہ مروج ہے
اور دکن میں خزانہ عامہ صرف فرق یہ ہے کہ اس دفتر میں اسناد وغیرہ کے داخلہ نہیں ہوتے
ہیں مگر زائد سابق میں دفتر وجہ میں اسناد کے داخلے ضرور رہتے تھے۔

دفتر استیفاء کا دوسرا نام بیت المال ہے۔ دفتر بیت المال حضرت سیدنا
عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مشورہ حضرت سیدنا عثمان و حضرت
سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دفتر قائم کیا گیا۔ اور اس دفتر کے دیوان (حاکم)
عقیل بن ابی طالب اور محرقہ بن نوفل اور بکر بن مسلم مقرر کیے گئے۔ اس
دفتر میں جملہ بیت المال کا حساب جمع و خرچ رہتا تھا۔ بیت المال ہی سے
جملہ حامیان اسلام کی تنخواہیں اور ذالیف جاری کیے جاتے تھے۔

(۱) رد المحتار میں لکھا ہے کہ خلیفہ وقت کی تنخواہ (اور ان کے جملہ مصارف)
عال قاضی مفتی محتسب۔ واعظ۔ طالب علم معلم۔ جو بلا اجرت تعلیم دیتا ہو۔ اور
گواہ کی قیمت۔ سواہل کے نگہبان۔ سوار اور غازی ان سب کو بیت المال سے
حصہ (یعنی تنخواہ یا وظیفہ) دیا جاتا تھا۔

(۲) پل کی تعمیر و ترمیم مساجد و حوض اور کنوئیں و نیز جہاد کے گھوڑوں کے

اصطبل (یعنی طویلے) اور مسابد کے جملہ اخراجات و شائر اسلام کے قایم کرنیکے جملہ اخراجات۔ مدارس اور وہ علماء جو علوم شریعہ کی تعلیم (بلا اجرت) دیتے تھے۔ ان سب کے اخراجات اسی بیت المال سے ادا ہوتے تھے۔ (جملہ ہو رد المنتار حموی)

قدما کی تقلید میں شاملان مغلیہ نے بھی ہندوستان میں دفتر استیفاء کے نام سے ایک دفتر قایم کیا تھا۔ اس دفتر میں جملہ آمدنی و خرچ اذ قسم نقدی و اراضیات کا داخلہ رہتا تھا۔

جب بادشاہ وقت نے کسی کو انعام (خواہ سلا بدسل ہو یا نہ ہو) اذ قسم نقدی یا اراضی کی سند عطا کرتا تھا تو اُس کا داخلہ پہلے دفتر استیفاء میں درج کر لیا جاتا تھا پھر اس کے بعد دفتر دیوان خانہ و دفتر دیوان خاص و دفتر دیوان کل و دفتر سیماہ و دفتر بخشی وغیرہ میں داخلے درج کیے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اُس سند کی پشت پر دفتر متعلقہ شرح اندراج داخلہ و علامت خاص لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ دکن میں بہمد صوبہ داری نواب آصف جاہ اولی (حضرت مغرت آب) دفتر استیفاء قایم تھا جب حضرت مغرت آب خود مختار بادشاہ دکن ہوئے تو اپنے اس دفتر کو بحال رکھا اس لیے کہ ملک کی جملہ آمدنی اور خرچ (اذ قسم نقدی و اراضیات) کا داخلہ اُسی دفتر میں رہا کرتا تھا (جیسا کہ اب محکمہ صدر محاسبی وغیرہ میں ہے۔ چھک زمانہ قدیم میں عام طریقہ یہ تھا کہ بادشاہ وقت یا دیوان جس کو

جس قدر معاش عطا کرتا تھا اُس کے خرچ کا اندراج دفتر استیفا میں کرایا جاتا تھا اور اسی قدر معاش از قسم نقدی ہو یا اراضی۔ سوازند سے خارج کر دی جاتی تھی۔ اسی طرح اگر بادشاہ وقت و دیوان یا طرٹ دار۔ جس قدر معاش ضبط کرتا تھا۔ پہلے دفتر مذکور میں اُس معاش کا داخلہ (ہمد جمع) درج کر لیا جاتا تھا۔ دکن کا دفتر استیفا و محکمہ فینانس میں ضم ہے اور اس میں حالیہ اخراجات کے اندراجات نہیں کیے جاتے۔ بلکہ نواب مختار الملک مرحوم کے زمانہ سے عطیات کے جمع و خرچ کا داخلہ دفتر صدر محاسبی اور دفتر مالگزاری میں رہا کرتا تھا مگر اب طریقہ متوقف ہے۔

شاہان ہند اور شاہان دکن کے اسناد میں دفتر استیفا کا داخلہ اور اسکی خاص علامت لازماً سند کی پشت پر درج رہتی ہے جس سند میں دفتر استیفا کا داخلہ نہ ہو وہ سند قابل وثوق تصور نہیں کی جاسکتی اس کا تفصیلی بیان باب الدال میں تحت دفتر ملاحظہ ہو۔

اسد اللہ۔ (ع) اسم مذکر۔ شیر خدا۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب۔ دکن کی اصطلاح میں جو انان بار کا نام اسد اللہ تھا۔ یہ اصطلاح نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی کی اختیار کردہ تھی۔

اسلام۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) مسلمان۔ صلح جو اور صلح خواہ ہونا۔ (۲) میں رہنا (۳) مذہب محمدی۔ مسلمانوں کا مذہب۔

اسم (ع) اسم ذکر - نام - نانہ - لقب - عرف - انشراؤ میں - (باسم قلاں) کے الفاظ بھی شامل میں آئے ہیں۔

اسناد - (ع) اسم مثنیٰ - جمع سند - لغوی معنی بھیکہ گاہ - اصطلاحی دستاویز لکھنم - وثیقہ کارنامہ - سفارش نامہ - حکم (مثال) عطیہ شاہی - از قسم درانی یا نقدی - اُن کا داخلہ سند ہی میں ہوا کرتا ہے - اہی کاغذی بنا پر معاشیں پہنچانے والے وغیرہ پر بحال ہوتی ہیں۔

آسیب - (ف) اسم مذکر (۱) صدمہ - دھچکا - دھچکا - (۲) نقصان - ضرر (۳) خوف خطر - ڈر - (۴) دکھ - آزار - تکلیف - آفت - بگبگت - کوفت - الم - مصیبت - (۵) جن - بھوت - پری - دیو - پریت - سایا - بھوت کا اثر - سایہ پری یا جن پر کی غل - بیلادی جن - جسٹون۔

اشفاق (ع-ف) اشفاق شفقت کی جمع۔

اشفاق (ع-ف) مہربانی کرنا۔ ڈرانا۔

اشفاق نامہ - (ع-ف) دفتر ملکی کے رفات جو دفتر ریڈنسی میں چلا ریڈنسی سے دفتر ملکی میں وصول ہوتے ہیں اُن کو ہر دو فائر میں اشفاق نامہ یا شفقہ شریف کہتے ہیں۔

اس وقت اُن رفات ریڈنسی (یعنی اشفاق نامہ) کا ذکر کیا جاتا ہے جو سال میں چھ دفعہ عطیہ شاہی کے شکر یہ میں جناب صاحب عالیہ شاہان بہادر نے

ان تحالیت کی سرفرازی سے شہرتِ عزت حاصل ہونے کا شکر یہ نہایت خلوص و
محبت و عقیدہ تہذیب کے ساتھ اظہار فرمایا ہے ان تقاریب میں جس کے شکر میں
اشفاق نامحاث پنجاب جناب رزیدنٹ صاحب بہادر دفتر ملکی پر وصول ہوتے
ہیں ان کا مختصر ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) بتقریب سالگرہ مبارک شہنشاہ دکن حضور پرنور صابہا اللہ عن الشروع
والنفس۔

(۲) بتقریب عید الفطر

(۳) بتقریب عید الفعی

(۴) بتقریب سال نوی صوی۔

(۵) بتقریب ولادت باسعادت حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۶) بتقریب عید جشن نوروز۔

مضمون اشفاق نامہ (یعنی رقعہ)

پہل خوان میوہ خشک و تر بتقریب سالگرہ مبارک کہ بفرط عنایات از
پیشگاہ حضور پرنور بخلص مرحمت گشتہ بصحابت اشفاق نامہ (یعنی رقعہ دفتر ملکی)

محررہ (ظلال) بابۃ ۲۶ سالہ رسیدہ طلوت بخش کام و دہاں و دادا گردید۔

براہ اشفاق شکر یہ ایں میوہ پرمزہ بعد ادائی آداب بہ پیشگاہ اقدس حضور پرنور

ہم آئین بہین و وجہ خوب ترین گذارش نمودہ آید۔ زیادہ ایام عشرت و نشاط

مدام باد۔

اصطلاح۔ (ع) اسم مونث۔ جب کوئی قوم یا فرقہ کسی لفظ کے معنی موضوع کے علاوہ یا اس سے ملے جلتے کوئی اور معنی پھیل لیتے ہیں تو اسے اصطلاح یا محاورہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اصطلاح کے لغوی معنی باہم مصلحت کر کے کچھ معنی مقرر کر لینے کے ہیں۔ اسی طرح وہ الفاظ جن کے معنی بعض علوم کے واسطے مختص کر لیے ہیں۔ اصطلاح میں داخل ہیں۔ اصطلاحی اور لغوی معنوں میں کچھ نہ کچھ نسبت بھی ضرور ہوتی ہے۔

آصف۔ (عبرانی) اسم مذکر (۱) عبرانی زبان کا مصدر ہے جس کے معنی جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ ضبط کرنا آتے ہیں۔ روپے یا مہانوں کا جمع کرنا۔ میوہ اکٹھا کرنا۔ مہانوں کو اپنے پاس رکھنا وغیرہ وغیرہ۔ (۲) پاؤں سیٹھنا یا پاؤں رکھنا۔ (۳) سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر کا نام۔

چونکہ اس مبارک موقع پر لفظ آصف کی اصطلاح کے ساتھ ہی ساتھ سلطین آصفیہ کا ذکر بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جانا مناسب خیال کیا گیا۔ تاکہ اسناد کا بھی صحیح داخلہ بہ آسانی معلوم ہو سکے۔

آصف جاہ اولیٰ۔ زائب قرالدین خاں الخاٹب بہ چین تسلیم خاں آصف جاہ بمقترت آب آپ کا سنہ جلوس ۱۲۳۱ھ ہے اور تیغ وفات ۱۲۴۱ھ جمادی الثانی ۱۲۴۱ھ ہے۔ آصف جاہ اولیٰ کے اسناد کا داخلہ ۱۲۴۱ھ سے

۶۱۱ھ تک ہے (۲) نواب نظام الدولہ میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ مرحوم (شہید) حضرت مغفرت آب کے دوسرے فرد نہ تھے۔ آپ کا سنہ جلوس ۶۱۱ھ ماہ جمادی الثانی۔ اور تاریخ وفات ۱۱ محرم الحرام ۶۱۲ھ (۳) نواب آصف الدولہ سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ۔ امیر الممالک۔ یہ نواب مغفرت آب کے تیسرے فرد نہ تھے جن کا سنہ جلوس بتایا ۱۸۔ رجب الاول ۶۱۲ھ ہے اور بتایا ۳۴ھ ذی الحجہ ۶۱۵ھ (اترہا) یعنی گوشہ نشین ہوئے۔ اس وقت یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ نواب صلابت جنگ مرحوم کا جلوس بعد قتل ہدایت علی الدین خاں بتایا تاریخ متذکرہ واقع ہوا۔

آصف جاہ ثانی۔ نواب نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ آصف جاہ رستم دوراں سپہ سالار یار و نادار (حضرت غفرال آب) نواب غفرال آب کا سنہ جلوس ۳۴ھ ذی الحجہ الحرام ۶۱۵ھ ہے اور وفات بتایا ۱۸ رجب الثانی شریف ۱۲۱۵ھ ہوئی۔ حضرت غفرال آب کے اسناد دہری ہیں۔ اس کا ذکر روایت (س) میں درج ہے اور سنہ جلوس سے تاریخ وفات تک اسناد برابر جاری رہے ہیں۔

آصف جاہ ثالث۔ المعروف بے بکنید جاہ۔ الخاں صلابت نواب نظام الملک ملکہ حیدر آباد دکن محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں صوبہ دکن کہلا آتا تھا۔ اور نواب مغفرت آب اس وقت صوبہ دار دکن کے عہدہ پر ممتاز تھے۔

نظام الدولہ میر اکبر علی خاں بہادر آصف جاہ فتح جنگ سپہ سالار۔ یار و فادار
رستم دوراں (معفرت منزل) حضرت غفران آب کے یہ دوسرے صاحبزادے
ہیں جن کا ستہ جلوس بتاریخ ۲۲ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۸ھ واقع ہوا اور تاریخ
وفات، اردی قعدہ ۱۲۲۲ھ ہے۔ حضرت معفرت منزل نے بھی ستہ جلوس
یعنے ۱۲۱۸ھ سے تاریخ انتقال یعنی ۱۲۲۲ھ تک اسناد جاری فرمایا۔

آصف جاہ رابع۔ المعروف بہ ناصر الدولہ بہادر المظاہب بہ نواب
نظام الملک نظام الدولہ میر فرغندہ علی خاں بہادر آصف جاہ فتح جنگ سپہ سالار
یار و فادار رستم دوراں (غفران منزل) آپ کا ستہ جلوس بتاریخ ۲۰ اردی قعدہ
۱۲۲۲ھ ہے اور تاریخ وفات ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۳۱ھ ہے۔ آپ کے
زمانہ مبارک میں اسناد وغیرہ بسا اوقات زبان مرتب پائے ہیں اور بسا اوقات
اسناد دستخط سے بھی مزین ہوتے تھے۔ تاریخ جلوس مبارک سے تاریخ انتقال تک
مبار اسناد جاری رہے ہیں۔

آصف جاہ خامس۔ المعروف بہ نواب افضل الدولہ المظاہب بہ نواب
نظام الملک نظام الدولہ میر تہنیت علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار و فادار
رستم دوراں مظفر الملک آصف جاہ (معفرت مکان) آپ کا جلوس مبارک بتاریخ
۲۴ رمضان المبارک ۱۲۳۱ھ ہوا اور آپ کی تاریخ وفات شریف ۱۳ اردی قعدہ
۱۲۳۵ھ ہے۔ حضرت معفرت مکان کے زمانہ مبارک میں بھی اکثر زبان اسناد

باری ہوئی ہیں۔ اور بعض اسناد و تختہ سے بھی مزین ہوئی ہیں۔ آپ کے اسناد وغیرہ تاریخ جلوس مبارک سے تاریخ انتقال تک برابر جاری ہوئے ہیں۔

آصف جاہ سادس۔ الخاطب فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوران نظام الدولہ نظام الملک منظر المآلک نواب میر محبوب علی خاں بہادر جی سی ایس آئی جی سی۔ بی (حضرت غفرال مکان) آپ کا جلوس مبارک بتاریخ ۱۶ مئی ۱۲۸۵ء میں آیا اور تاریخ حکمرانی ۶ ربیع الاول شریف ۱۲۸۵ء سے ہے اور آپ کی وفات شریف کی تاریخ ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۹۶ء مطابق ۲۹ اگست ۱۹۱۱ء میں ۲۲ مہر ۱۲۸۵ء ہے۔ حضرت غفرال مکان کے عہد طفولیت میں نواب سر سالار جنگ بہادر اولی (مرحوم) نے بحیثیت نائب اپنی دستخط سے اسناد وغیرہ جاری فرمایا ہے۔

آصف جاہ سابع۔ شہنشاہ دکن حاتم ثانی عادل بنیظیر شجاعت شعار حامی ہندوستان علم بردار دین مہدی حضور پر نور ہزار اکرا اللہ بانی نس نواب میر عثمان علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوران نظام الدولہ نظام الملک منظر المآلک آصف جاہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای۔ خلد اللہ ملکہ و سلطنت و ضاعت اجل الہم۔

حضرت خسرو دکن صائد اللہ عن اللہ دروافتن تبلیغ، ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۹۶ء سر ریائے اورنگ دکن ہوئے (خداوند عالم اس بادشاہ جم جاہ کی

عمر و اقبال و دولت میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور شاہزادگان
بلند اقبال اور شاہزادیانِ نجستہ خصال کی عمر و اقبال و دولت میں ترقی عطا
فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس حامیِ جہان کو ہر ارادہ میں کامیاب کرے اور سلطنت
آصفیٰ کو تابہ قائم و سرسبز و آباد رکھے۔ آمین ثم آمین۔ یا مہربانِ عالمین
حضرت آصف علیہ السلام خلد اللہ ملکہ کے بلوس مبارک کے وقت جنگ و معاشیں
بغرض پردہ نشی و دعا گوئی اجرا ہوئی ہیں ان کے اسناد پر حضرت ظلِ سبحانی صائد اللہ
عن الشرو و الفتن کی دستخط و مہر مبارک مزیں ہے۔ حضرت خسرو دکن نے صداہا
بلکہ ہزار ہا جو جس قدر معاشیں از قسم نقدی سرفراز فرمائی ہیں وہ سب بذریعہ فرمان
مبارک شرف و درود لائے ہیں۔

اضمان۔ (ف) اسم مذکر۔ تاوان۔ نقصان۔ جرمانہ۔

اضافہ۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) بیشی۔ ترقی۔ زیادتی۔ تنخواہ۔ بڑھوتری۔ (۲)
بہت فاضل۔ (۳) شمول۔ احاطہ۔ مرہٹوں کی ریاست میں ملکِ عنبر اور
مرشد قلی خاں کے انتظامات اراضی و تشخیص و بارہ کار و اج بہاری تھا۔
مگر چند زمانے کے بعد انھوں نے اسی اصولِ مقررہ اور تشخیصِ سر بستہ پر (جو
تنخواہ کہلاتی تھی) بہت کچھ اضافہ کیا تھا۔ جمع سابق کا نام قبیل اور اضافہ حال کا
نام متوفیر رکھا تھا۔ اسناد میں اضافہ رقم کی وضاحت درج ہو کرتی تھی۔
اطرافِ بلدہ۔ دکن میں ایک خاص دفتر کا نام ہے۔ جس میں بادشاہ دکن کے

جائزہ شد: (۱) اور وہ خاص مبارک کے جملہ خدمات میں الٹی و مال کا تقسیم ہوا ہے۔
 اعلیٰ حضرت میمفر مودند۔ (۲) حسب الحکم شاہینوں میں رہا لکیر اسناد اجرا
 کرتا تھا تو اس میں (۱) اعلیٰ حضرت می فرمودند (۲) ضرور لکھتا تھا یعنی پیشگاہ حضور سے
 بہر طور یہ حکم صادر ہوا۔ اعلیٰ حضرت نے اجرائی سند کے لیے حکم صادر فرمایا ہے۔
 عالمگیر کا قاعدہ تھا کہ شاہ جہاں کی عہد حکومت تک جس قدر اسناد جاری
 کیا تھا وہ شہنشاہ کے حکم سے جاری کیا کرتا تھا۔ اور اسناد میں بھی اس کا ذکر
 درج کرتا تھا۔

آقران۔ (۱) اسم مذکر۔ بہسراں۔
 اکار نجد۔ (۲) اسم مذکر۔ دہقان۔ کسان۔ یعنی زراعت کرنے والا۔
 آگاہی۔ (۳) اسم مذکر۔ آئینہ کا ذکر تفصیل کیا جائے گا۔
 آگاہی۔ (۴) اسم مونث۔ تحصیل۔ واصلات۔ واجب الوصول۔ بقایا۔
 اگر بار۔ (۵) اسم مذکر۔ (اگر۔ بار) یہ نام ترکیب دیا گیا ہے۔ اگر اور بار
 سے اگر۔ (۶) اسم مذکر۔ خوشبودار درخت کا نام ہے۔ جن کی لکڑی جلنے کے
 بعد صندل کے مانند خوشبودی ہے۔

(۱) اسم مونث۔ (۱) نکست۔ جیت کا نفیض۔ پر اے۔ چھ نہریت
 منک۔ مغلوبیت۔ مات۔ (۲) نکان۔ مانگی۔ راستہ کی تھکان۔ (۳) اسم مذکر
 لے۔ یہ درخت دکن کی پہاڑیوں میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ عرب میں اس کو عود کہتے ہیں۔

پھولوں یا موتیوں کا مالا۔ رشتہٴ مرداریدہ عقد۔ حائل۔ (اکبر بادشاہ و محمد بادشاہ نے پہلے مار نام رکھا تھا کیونکہ بار کے معنی شکست کے بھی ہیں۔ اس لیے عکرون بدخیال کیا گیا تھا)۔ (۲) تسبیح۔ ثمرن مالا۔ جواہرات کا گلوبند۔ کتنہ مالا۔

اگر ہار۔ (۳) مال کی اصطلاح میں اس موضع کو کہتے ہیں کہ جس کا پن نہ دیا جائے۔ یا بشرح رعایتی کسی برہمن کو جاگیر میں دیا جاوے اگر وہ موضع بالکل صفائی میں ہے تو اس کو (سرواگر ہارم) کہتے ہیں۔ اگر اس موضع پر کچھ خفیہ سا پن ہے تو (بالقلعہ اگر ہارم) اور (کنویری اگر ہارم) کہتے ہیں۔ چونکہ اکثر مٹاشیں مہنزان (اگر ہار) سرکار سے عطا ہوتی ہیں جو اہل ہندو کے لیے مخصوص ہیں۔ اہل اسلام کو بنام عود و گل عطا ہوتی ہیں۔

اگنی ہوتر۔ (۴) اسم مونث) سنسکرت میں اگنی کے معنی آتش کے ہیں لیکن ہوتر کے دو معنی ہیں (۱) ایک زن و شوہر۔ دوسرے ہم پہنچانہ یہاں آتش سے مراد زن و شوہر کا باہم ملنا آگ کو روشن کرنا ہے۔

آگ۔ (۵) اسم مونث سنسکرت۔ (اگنی) پر اکرت (اگی) پرانی فارسی۔ (آویش اثر) (آور) ترکی (اوت) گمہ (اگیا) پورپ (اگی) پرانی ہندی (اگن) (۱) آسج۔ اگنی۔ اگن۔ بی سدر۔ آتش نار۔ چار عنصر میں سے ایک عنصر کا نام ہے۔ شعلہ۔ لو۔ بھوک۔ کھنڈ۔ اشتہا خواہش طعام۔ دون۔ آتش مسدود۔

جہانج-عشق-محبت-لگن-لگی-مانتا-درد-جوش-خواب-ماہر-الفت-سرشت-ہے
 ناتے کی محبت-شہرت-بد-خبر-بد-نامی-در-سوائی کی شہرت-اگنی-ہو-تر-کب
 ہے-لفظ-اگنی-اور-ہو-تر-ہے-اس کے معنی آگ روشن کرنے کے ہیں-اہل
 ہنود میں ایک خاص قسم کی پوجا ہے جس میں آگ کا ہمیشہ روشن رہنا ضروری
 ہے اور شوہر کے روبرو اس کی عورت اپنی ایک-دہنی پر حلف اٹھاتی
 ہے اس کے بعد یہ دونوں (یعنی زن و شوہر) مکمل آگ کو روشن کرتے
 ہیں-برہمنوں کے اعتقاد میں داخل ہے کہ اس آگ کو دو لکڑیوں سے
 روشن کیا جائے جس سے حلف (یعنی قسم) کی تصدیق اسی وقت ہوتی
 ہے جیسا کہ پھر سے آگ نکلتی ہے-اسی طرح ان دونوں لکڑیوں میں سے
 بھی آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں-اگنی-ہو-تر کے متعلق ہم نے جو تحقیق کی
 ہے اس کا مختصر سا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

راماین کے قصہ کا تعلق سورج منی راج پوتوں سے ہے جن کا
 دار السلطنت اجدو صیا تھا-مہا بھارت اور راماین میں لکھا ہے کہ راجہ اجدو صیا
 کی دو بی بیائیں تھیں-پہلی بی بی کے لڑکے کا نام رام چندر اور دوسری
 بی بی کے لڑکے کا نام بھرت تھا۔

راجہ اجدو صیا اپنی چھوٹی زوجہ کو بہت چاہتا تھا-اس لیے چھوٹی بی بی نے
 راجہ کو سمجھایا کہ رام چندر بی کو جلا وطن کر دیا جائے اور بھرت کو وارث تخت

قرار دیا جائے۔ اُس وقت رام چندر کی شادی سینا سے ہو چکی تھی۔
جب رام چندر کو بنو پاس ہوا تو سینا ان کے ساتھ ہو گئی۔ یہ دونوں باہر
دکھن چلے۔ راستہ میں کئی رشیوں اور مٹیوں یعنی گوشہ نشین ہرہمنوں کی
منٹہ میوں پر ان کا گزر ہوا اور انھوں نے ان کی زنا طرد تواسخ کی۔ اقسام کے
راہیس یعنی دیوؤں سے بھی ان کا مقابلہ ہوا۔ راہیسوں کا راجہ راون سینا
پر عاشق ہو گیا اور اُس کو بہ کوشش تمام اپنے محل موقوفہ لنگا میں لے گیا۔ او
راون نے سینا سے خواہش کی کہ میں تجھ کو اپنی رانی بنانا چاہتا ہوں لیکن
سینا راضی نہ ہوئی اور اُس تنگ موقع پر بھی وہ اپنے شوہر رام کا دم مارتی
تھی۔ اور رام کو سینا کی مفارقت ناگوار معلوم ہوئی جس کی وجہ سے رام بہت
سخت فکر مند ہو گیا۔ آخر کار جب معلوم ہوا کہ سینا کو راون نے لے گیا ہے تو
رام نے راون سے لڑائی کا قصد کیا۔ رام کے ساتھ جن دیوتاؤں نے مدد کی
تھی انھوں نے مختلف مشکلوں میں سینے بندر۔ ریچھ وغیرہ اوتار لے کر لنگا میں
داخل ہوئے اور سینا کا پتہ لگایا۔ اور انھیں دیوؤں نے ہند اور لنگا کے
مابین جو سمندر ہے اس پر کوہ ہالیہ سے پتھر لا کر پل باندھا۔ اس کے بعد
راون لنگا میں گرفتار ہو گیا اور رام چندر کے ہاتھوں راون کا کام تمام ہو گیا
اس کے بعد سینا اور رام چندر اجدھیا کو واپس آئے اور رام ہی اجدھیا کا
راج کرتا رہا۔

قرار دیا جائے۔ اُس وقت رام چندر کی شادی سینا سے ہو چکی تھی۔
 جب رام چندر رتو بنو پاس ہوا تو سینا ان کے ساتھ ہو گئی۔ یہ دونوں ہانپ
 دکھن چلے۔ راستہ میں کئی ریشیوں اور نیوں لینے گوشت نشین ہر ہسنوں کی
 منڈیوں پر ان کا گزر ہوا اور انھوں نے ان کی زنا طرہ تو وضع کی۔ اقسام کے
 راجس لینے دیوں سے بھی ان کا مقابلہ ہوا۔ راجسوں کا راجہ راون سینا
 پر عاشق ہو گیا اور اُس کو بہ کوشش تمام اپنے محل موقوفہ لکھا میں لے گیا۔ او
 راون نے سینا سے خواہش کی کہ میں تجھ کو اپنی رانی بنانا چاہتا ہوں لیکن
 سینا رضی نہ ہوئی اور اُس تنگ موقع پر بھی وہ اپنے شوہر رام کا دم مارتی
 تھی۔ ادھر رام کو سینا کی مفارقت ناگوار معلوم ہوئی جس کی وجہ سے رام بہت
 سخت فکر مند ہو گیا۔ آخر کار جب معلوم ہوا کہ سینا کو راون نے لے گیا ہے تو
 رام نے راون سے لڑائی کا قصد کیا۔ رام کے ساتھ جن دیوتاؤں نے مدد کی
 تھی انھوں نے مختلف مشکلوں میں لینے بندر۔ ریچھ وغیرہ اوتار لے کر لکھا میں
 داخل ہوئے اور سینا کا پتہ لگایا۔ اور انھیں دیووں نے ہند اور لکھا کے
 مابین جو سمندر ہے اس پر کوہ ہالیہ سے پتھر لا کر پل باندھا۔ اس کے بعد
 راون لکھا میں گرفتار ہو گیا اور رام چندر کے ہاتھوں راون کا کام تمام ہو گیا
 اس کے بعد سینا اور رام چندر اجدھیا کو واپس آئے اور رام ہی اجدھیا کا
 راج کرتا رہا۔

کہتے ہیں۔ واقعات متذکرہ سے ثابت ہے کہ اگنی ہوتر کا رواج راجندر
اور سیتا کے زمانہ سے ہوا اس کے موجد انھیں کو کہنا چاہیئے اس لیے
کہ اس سے پہلے اس کا طریقہ مروج نہ تھا۔

اسی وقت اہل ہندو میں یہ طریقہ مروج ہو گیا کہ جس کی پاکدامنی پر کسی
قسم کا شبہ ہو تو متذکرہ اگنی سے اس کی عفت پناہی کی شہادت لیتے تھے
اس کے بعد رفتہ رفتہ یہ طریقہ پڑ گیا کہ اس کی پوجا کر نوالے اور اس کی جڑ
کی پرورش کے لیے راجا یا ان وقت نے معاش از قسم الامنی یا نقدی عطا
کر کے اس معاش کا نام مناش اگنی ہوتر یا معاش اگنی ہوم رکھا۔ لیکن اب یہ
طریقہ گورنمنٹ کی جانب سے قطعاً موقوف کر دیا گیا ہے مگر ملک دکن میں حال معاش
معنا اگنی ہوتر یا مناش کی اولاد کے نام بحال کی جاتی ہے۔ یہ عبادت برہمنوں کے جلد عبادتوں
میں افضل تصور کی گئی ہے اس خاص عبادت کے لیے دونوں (یعنے
مرد و عورت) کا بالغ ہونا بھی ضروری ہے۔ وہ عورت جس کا مرد مر گیا ہو
اور وہ مرد جس کی عورت مر گئی ہو اس پوجا کو نہیں کر سکتے اور نابالغ لڑکا و
نابالغ لڑکی بھی اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتے۔ غرض کہ اس پوجا کا نام اگنی
ہوتر ہے اور اس پوجا کی ادائی کے لیے سرکار سے معاش وغیرہ عطا
کی گئی ہے۔ اس پوجا کو تلنگی میں ہوم اور مارواڑ میں اگنی ہوم کہتے ہیں
آل تمنا۔ (ت) اسم مذکر مرکب ہے لفظ آل اور تمنا سے۔

(۱) آل (۵) اسم مونث (۱) آبائی لقب کہنتے۔ (۲) کل خاندان۔
 (۲) آل (۵) اسم مونث۔ (۱) پیار کے چٹھے۔ نئے پیار۔ وٹھل
 پشوں کے بجائے اوپر نظر ہوئے ہوتے ہیں۔ (۲) کدور بھاگیا۔
 (۳) آل (ث) اسم مذکر۔ ایک درخت کا نام ہے جس کی جڑیں سے
 سرخ رنگ نکلتا ہے۔ لال رنگ۔ سرخ رنگ۔ (چترک)
 (۴) آل (رع) اسم مونث۔ جل (اہل) (۱) اولاد۔ بیٹا۔ بیٹی۔ بچے
 اہل خانہ۔ منسل۔ خاندان۔ کنبہ جیسے آل داؤد۔ آل عمران وغیرہ (۲) بیٹی
 کی اولاد۔ نواسہ۔ نواسی۔ کنواہ۔ کنواہی۔
 (آل تنہا) (۱) سرخ مہر (۲) تسک شای۔ فران شای۔ مہر شای۔
 انعامی عطا شدہ جاگیر کی سند۔
 آل تنہا غم ہے نسباً بعد نسل لکھ دیا
 خوں نشانی ہے یہ اشکِ نیدہ پر تو کجی ارش
 آل۔ تنہا یہ دو ذیل لفظ ترکی ہیں جن کے معنی سرخ مہر کے ہیں اور
 اس سے مراد بابہ شای مہر رنگین ہے۔

۱۔ فرنگ رشیدی میں آئینہ کے متعلق لکھا ہے کہ: دہتر کی مہر بادشاہی مہر بادشاہان کہ ان
 آل تنہا کو پیدا ہی مہر سرخ و گامی بہت تخفیف تھا اذاتہ تنہا آل گویند۔
 زیم خاتم العاص نوہاد سند حکم یرغ از آل المغان یاقوت

غزن خاں نے فارس اور ہالک وسط ایشیا میں آل تمنا سے مہر
 سلطانی کی صورت مرصع سے پیشوی کر دی تھی اور تیمور نے سلطان بابر ندردی
 کے بیٹے کو ملک اٹالیا کی حکومت ذریعہ فرمان عطا فرمائی اور اس فرمان پر
 خود تیمور نے سُرخ و تخت کی تھی۔ مگر اس کو آل تمنا نہیں کہا گیا۔ تو ذک تیموری میں
 لفظ تمنا بہت مذکور ہے۔ مگر کہیں اس کے اور معنی ہیں۔ لیکن ہندوستان
 میں شاہ اکبر کے وقت تک انظر آل تمنا پار شاہی دفتر اور مالگزاری کی اصطلاح
 میں سند و قوال کے معنوں میں متعل نہیں ہوا تھا۔ آئین اکبری میں تمنا زیادہ تر
 مذکور ہے مگر وہ باج کے معنی میں ہے۔ اس وقت تمنا اس کا مختصر ذکر کیا
 جاتا ہے کہ وچال کند کہ پیراموں بیان تمنا نہ گرد گرد گرا از سلاح و فیل و سپ
 و شتر و گاؤ و گوسفند و بز و قاش نہ ہر صوبہ اند کے یک جاستانند و در ہر ملی
 جز گشت کار از مال مردم چیز سے خواہند و آل راتخا کو چیدہ اکبر نے ایک اور
 فرمان میں کاسند جلوس لکھا ہے۔ یہ جاری کیا تھا اس میں باج اور دھوکا
 کے ساتھ تمنا بھی سماعت کیا جاتا تھا۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ :-

وچیرا شہیا، داسباب، وامنہ و اجناس کہ مدارعاش جمہور
 انام و ملاک معیشت لواص و عوام مستحقہ سراسے اسب
 و فیل و شتر و گوسفند و بز و قاش کہ در نمای ملک محرو

لحد اس مہر پکاؤ محمدی کندہ کر دیا تھا۔

تعاون و باج و زکوٰۃ صدیک و انچہ از قلیل و کثیری گرفتہ اند

محابت و مرفوعہ بقسم بودہ باشد

اسناد آل تمنا کے دو قسم ہیں ایک قسم یہ کہ سند میں نقد آلتما کے ساتھ
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطین لکھا رہتا ہے۔ دوسری قسم یہ کہ صرف جاگیر آلتما
کے الفاظ درج رہتے ہیں۔

معاش سند اول کا تعلق بلا لحاظ احدی نسلاً بعد نسل سے ہے
اس میں گورنمنٹ کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتی۔

معاش سند دوم کے متعلق یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ دفاتر
سرکاری میں اس کا تعلق بھی نسلاً بعد نسل سے تصور کیا جا رہا ہے۔

تمنا اس محصول کو کہتے ہیں جو شہر کے دروازوں اور شہر کے گرد و نواح
مجموعوں سے حاصل کرتے ہیں۔ جملہ سلاطین سلط کا یہ قاعدہ تھا کہ جاگیر
آلتما جس کا تعلق نسلاً بعد نسل سے ہے اس کو بلا امتیاز نسب بحال
رکھتے تھے اور ان جاگیر ات آلتما کی نسبت جن کا تعلق نسلاً بعد نسل سے
نہیں ہے اس کے متعلق اصل یا بندہ معاش کے انتقال کے بعد حسب دستور
پیشگاہ سلطانی میں معروضہ یعنی فرد سوال پیش کیا جاتا تھا۔ اس پر بادشاہ
وقت یا تو جاگیر کی بحالی کی تجویز فرماتا یا ضلعی کے احکام اجر کرتا۔ کیونکہ یہ معاش
اس کی اختیاری ہے۔ ہماری تحقیق میں آلتما کا تعلق سلاطین تا آریہ و

سلاطین چنگیزیہ سے پایا گیا جس کی تقلید میں سلاطین تیموریہ نے آئینہ
کے مقابلے میں طغری ایجاد کیا۔ چنانچہ سلاطین تیموریہ کے جلد اسناد و فرامین
میں طغری برنگ شجرت و طلالی لکھا رہتا ہے جس کو سند التما کہتے ہیں
چنگیزیہ سلطنت کے زمانہ میں اسناد و فرامین کے علاوہ جلد عہد نامہات بمذون
آئینہ دیے جاتے تھے۔ چنگیز خاں ۶۲۷ھ میں انتقال کیا۔

سلطنت آتاریہ و چنگیزیہ کے زمانے میں آئینہ مارن شکل میں ہوتا تھا
اور ہر کے درمیانی حصہ میں تاج کی شکل اور اس کے اطراف بادشاہ کا نام
مع اسناد و آباء و اجداد درج ہوتے تھے۔ چنانچہ اس میں آئینہ کا سلسلہ نادر خان
اس بنام باجنگ کہ وہ سلطان نہیں تھا جبکہ ان کا نام اس کے سوا کسی شکل کے متعلق کل میں ہر
تیار کرانی حکمران میں (بجائے بت خاند کے) کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
محمد رسول الله اور اس کلمہ مبارک کے اطراف اپنا نام اور اپنے اجداد
کا نام کندہ کر دیا اور اسی زمانہ سے جلد فرامین و مناشیر و اسناد وغیرہ میں
بسم اللہ لکھنے کا حکم جاری کیا۔ اور آئینہ کا رنگ حسب دستور شجر فی رکھا۔
اس کی تقلید میں جلد سلاطین تیموریہ و مغلیہ نے شجر فی و طلالی
طغریوں کا رواج ڈالا۔ اس طغری میں انہوں نے اپنے نام کے
ساتھ اپنے اجداد کے نام بھی درج کرتے تھے۔ سلاطین تیموریہ و ہمسف
و ملوک الملکیہ فرامین اسناد و طغری سے مزین کیے جاتے تھے مثل

اسناد التمتعہ آ آری و جب گیزی تصور کرتے تھے۔

شہنشاہ جاگیر حبس تحت نشین جواتو التمتعہ کے متعلق یہ حکم جاری کیا کہ بہ موجب قانون جنگیزی وہ زمین بموجب التمتعہ اس کی جاگیر میں عنایت کی جائے اور پھر وہ شخص تغیر و تبدل سے بے خوف رہے۔ میرے باپ دادا جس کو جاگیر بطریق ملکیت مطافرائے تھے تو زمان اس کی سند کے ساتھ مہر آل تنہا کے (کہ عبارت شجر فی مہر ہے) مزین کیا کرتے تھے۔ میں نے حکم کیا کہ جس جگہ کاغذ پر مہر لگادیں اس کو طلاء پوش کر کے مہر لگایا کریں۔ بادشاہ نے اسی کا نام تنہا رکھا۔

دکن میں نواب آصف جاہ اولیٰ (حضرت مغفرت مآب) کی خود مختاری کے بعد سے اسناد التمتعہ کبھی شجر فی مہر میں دکھائی نہیں دیے۔ بلکہ آصف جاہی اسناد کے دیکھنے سے بالتحقیق یہ بات ثابت ہوئی کہ سابقہ اسناد التمتعہ کی اتباع میں جدید اسناد التمتعہ ان آصفیہ نے عطا کیے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ (مسبب الضمیر بطریق آل تنہا یا جاگیر التمتعہ بنام فلاں سلاً بدیل مقرر و بحال گشتہ) اور بعض التمتعہ اسناد کے الفاظ یہ ہیں کہ (حبب الضمیر بطریق انعام التمتعہ یا جاگیر التمتعہ بنام فلاں مقرر و بحال گشتہ) مگر دکن کے قوانین میں التمتعہ کے معنی سلاً بدیل سے لیے جا رہے ہیں۔ التمتعہ کی تعریف دکن میں انعام عطا شدہ جاگیر کی سند ہے جس کا تعلق لمعاظ اصول قوانین مروج

دکن دو آٹے سے ہے۔ حتیٰ کہ جس سند میں اللہ کا نسل ابھرنے کا اولاد و امتداد
درج ذہول اور لفظ آلتفا درج ہو تو اس جاگیر کا تعلق بلاشبہ نسل بعد نسل
وکل اولاد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس کے متعلق ہم بہت تفصیل کے ساتھ لکھ سکتے ہیں۔ مگر قانون منظورہ
سرکار ہونے کی وجہ سے ہم زیادہ زور دینا نہیں چاہتے۔

التماس۔ (ع) اسم مذکر۔ نوی معنی درخواست کرنا۔ عرض۔ گزارش۔
التجا۔ اسنادی اصطلاح میں فرد التماس ایک کاغذ کا نام ہے جو پنجاب جاگیردار
یا یومیہ دار یا اہل غرض بغرض اجرائی یومیہ یا بجالی و اجرائی سند جاگیر وغیرہ کی
خواہش بذریعہ التماس پیش کرتے تھے۔

الحق۔ (ع) تابع فعل (۱) فی الحقیقت۔ واقع میں (۲) بیشک۔ درست۔
بجا۔ بعض وزراء نے بکواسے دستخط کر کے "الحق" اپنی اپنی طرز پر لکھتے تھے۔
العاقبت بالعاقبت (ع) جملہ اسمیہ۔ ایک خاص مہر پر کندہ
ہے جس کا شکل یہ ہے۔

القاب۔ (ع) اسم مذکر۔ (لقب کی جمع ہے) خطاب وہ عزت کا
نام جو کسی بادشاہ یا رئیس کی طرف سے رکھا جائے۔ اس وقت ان
القاب نامحاجات کا ذکر درج کیا جاتا ہے۔ جن کو نواب سراج الملک بہادر
مرحوم در ایسے سالار جنگ بہادر اور دیگر وزراء و بکس نے امراء و عمائدین

سلطنت و معززین و جاگیر داران و متنبیان و تصاف و شائستہ و راجہ و شہزادگان
وین مثلہ و سیکھ و سپاہیان و غیرہ مالک محروسہ سرکار عالی کہ نہ نام کے ساتھ
جن القاب سے احکام و تاکیدات و غیرہ ارسال فرما کر عزت بخشی فرمائی ہے
ذیل میں اس کا مختصر ذکر درج کیا گیا ہے۔ تاکہ معزز ناظرین میں سمجھ میں کا
تسلط ان حضرات سے ہے وہ ان کی آمد و نسل کے لیے مبارک
مرکز تصور کرنا چاہیے۔

ہم نے جن القاب کو درج ذیل کیا ہے وہ بالکل مختصر ہیں آمدہ ان القاب کو
ہدیہ ناظرین کیا جائیگا جو شاہان و کن و شاہان ہند و غیرہ نے القاب لکھ کر ہر ایک شخص کو
مفتخر و ممتاز فرمایا ہے۔ القاب پنجائے اربعہ اہل ان و کن

۱

نشان	نام	القاب	کیفیت
۱	اعتضا و جنگ بہادر	مہربان دوستان	
۲	(راجہ) ایسونت راؤ	اخلاص نشان	
۳	امداد علی	عزت آثار	

۳	احمد علی خاں نقیب مدار	اتحاد دوست گناہ
۵	امیر علی منیرہ ارغوانہ نقیب بنگا	اتحاد نشان
	بہادر تھینہ نجستہ بنیاد	
۶	آزاد خاں	شجاعت شعار
۷	امیر اکرم علی زار وندہ مصور آباد	اخلاص نشان
۸	اڈورڈ سکلا پو جیلی صاحب بہادر	صاحب مشفق مہربان
	سکسر اعظم حکمت	قدر دان الطاف فرمائے
		اخلاص نشان ام لطف
۹	(محمد) امین الدین نشی	اخلاص نشان
۱۰	(راجہ) انڈراؤ بہادر	راجہ صاحب مہربان
		دوستان سلامت
۱۱	(رائے) البیری پرشاد	اخلاص نشان
۱۲	آپا راؤ برادر امرت راؤ	عزت آثار
۱۳	(راجہ) آپا ریڈی	رقعت پناہ
۱۴	(محمد) اسماعیل خاں بہادر	نواب صاحب مہربان
		اکرم فرمائے دوستان
		سلامت

۱۵	(محمد) اعظم علیخان بہادر	آل مہرباں	
۱۶	(میر) احمد علی پسر محمد قلی خان	بیادست پناہ	
	مرحوم۔		
۱۷	(راجہ) امانت و ننت بہادر	ان کے القاب کو	
	پسر راجہ رائے راہاں بہادر	نواب صاحب بہادر پختا	
	متوفی۔	خاص تحریر فرمائے تھے	
۱۸	(محمد) انبساط علیخان بہادر پسر	نواب صاحب مہرباں	
	نواز الدولہ نواب کرنول۔	دوستان سلامت	
۱۹	(سید) ابراہیم خاں	سید صاحب والا قدر	
		عظیم الاوصاف فضیلت	
		و کمالات الکتاب مجمع	
		خوبہائے حکماء علیہ السلام	
۲۰	(شاہ) امین اللہ	شاہ صاحب حقائق	
		معارف آگاہ۔	
۲۱	(سید شاہ) ابوالکلام محسنی	حقائق آگاہ	
	مشائخ نظام ہیں۔		
۲۲	(سید) اللہ بخش	شجاعت شمار	

۲۳	ایسٹ رائٹ نائب وریا پور	عقیدت و ستنگاہ
۲۴	امیر الدین	اتحاد نشان
۲۵	(راجہ) ارجن بہادر	راجہ صاحب مہربان
۲۶	(محمد) امین الدین نائب جیل	کرم فرمائے غلصاں سلاست
۲۷	(راجہ) ایشو داس بہادر کھیل	اتحاد سنگاہ
	والاجاہ۔	برفت پناہ
۲۸	(میر) امداد علی خاں بہادر	رفت و عوالی پناہ
۲۹	(سید) اسد علی خاں بہادر	سیادت و نجابت و سنگاہ
۳۰	(محمد) امین خاں عرب	خان مہربان
۳۱	انور الدین خاں قاضی نانڈی	مہربان من
۳۲	اشرف الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان
		دوستان۔
۳۳	ادکار بشر	عزت آثار
۳۴	اتند رائٹ نائب بھوم	" "
۳۵	(مولوی) احمد علی صاحب	محرم

محرم
یہ صاحب القادری و فاضل
اپنے قلم سے تحریر فرماتے تھے

۳۶	احمد بخش خاں ناغہ رسالدار سر دار بہادر	مہربان عداوت
۳۷	اعتماد الملک محترم الدولہ بہادر	تہور نشان
۳۸	(میر) امیر علی نائب تانہ دور	سیادت پناہ
۳۹	امرت لال کھنڈان	اعتماد نشان
۴۰	ایشور پراس کوئل اعظم خاں	عزت آثار
۴۱	(سید) اسد علی خاں	سیادت پناہ
۴۲	ایشور رائے ملقب بہ کٹدی بندھاوٹ زمیندار پالوخیہ	زبدۃ الاقران
۴۳	(سید محمد) اکبر حسینی جانشین حسین شاہ ولی قدس سرہ	حائین و معارف اسکاہ
۴۴	انیکا کی زمیندارنی لوکا پٹی و ناراین مہیشہ	زبدۃ الامالہ
۴۵	ایسوت رائے زمیندار پرگنہ کمتھل	زبدۃ الاقران
۴۶	امجد الملک بہادر	القاب و نواب صاحب تحریر و ماکرتے تھے

۴۷	انتاریڈی زمیندار منگلہ	زبدۃ الاقران
۴۸	(محمد) امین الدین خاں سپہ	مہربان
۴۹	برادر غلام نہیں خاں آغا محمد میر بس	مہربان دوستان اتحاد نشان۔
۵۰	(خواجہ) امام الدین خاں خسر میسر امام	شجاعت نشان
۵۱	(میر) اسد علی نائب تارڑی کنڈ	سیادت پناہ
۵۲	امرت راؤ علاقہ دار بسمت	عزت آثار
۵۳	اننت کشن راؤ علاقہ دار کھولا پور راجہ رنگ راؤ	عزت آثار
۵۴	(میر) اولاد علی	سیادت پناہ
۵۵	(محمد) احسن الدین خاں بہادر	اتحاد نشان
۵۶	اکھٹ راؤ زمیندار طرہ بیرک	عزت آثار
۵۷	(سید) احمد بادشاہ قادری شائع قصبہ میدکٹ۔	حائق آگاہ
۵۸	اعظم خاں علاقہ دار سکور	اتحاد نشان

ان کے فرزند کو بھی
یہی القاب تھا۔

۵۹	راجہ اندر حیت بہادر	ان کے القاب کو خود ذاب صاحب اپنے قلم سے لکھا کرتے تھے۔ ایضاً
۶۰	اعتضاد الدولہ بہادر	عزت آثار
۶۱	ایاچی راؤ علاقہ امیر کیر بہادر	عزت آثار
۶۲	امرت راؤ علامت دار قالب جنگ۔	شاہ صاحب مہربان مجمع حقائق و عرفان سلطانہ تماشہ لکھ شجاعت دستگاہ
۶۳	(سید شاہ) اسد اللہ محمد محمد بخشی فرزند سید حسین شاہ ولی سجاد مغزول گلبہرہ گہ۔	امجد غفلت جمدار عرب علاقہ عبادی عرب
۶۴	(سید محمد) انور حسین ہمشیر زان ممتاز الامرا بہادر مرحوم اعتصام الملک بہادر	مشفق مہربان داستان نواب صاحب خود اپنے قلم سے القاب لکھتے تھے

۶۷	انور علی خاں علاء دضع چوکی پرگنت گلبرگه	شجاعت دستگاه
۶۸	(سید) ابوالحسن الموسوی الشیرازی	سلاطه دوران مصطفوی
		خلاصه خاندان مرتضوی
		سیادت آب بسات
		انتساب زاد عزة
۶۹	استخوانه جبراجه گویال راؤ پیٹھی	زبدۃ الاماثلہ
۷۰	(سید) امام الدین عرف تاراسیل	حقائق و معارف
	صاحب	آنگاه
۷۱	(میدر شاه) اسد اللہ حسینی تبادہ	شاه صاحب مجمع حقائق
	درگاه حسین شاه ولی صاحب	دوسر نان
	قبلہ قدس سرہ	
۷۲	امداد جنگ بہادر	بطلانہ مبارک نواب
		صاحب مہربان تودہ پیر
		دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ
۷۳	امیر علی خاں ولد حیدر علی خاں	خال صاحب مہربان
۷۴	اعتصام جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان

۷۵	آنبر علیاں نبیہ رستم دل خاں	مہر بان
	مرحوم۔	
۷۶	(سید) اسد علیاں بہادر	خاں صاحبہ بہر بان
		کرم فرمائے دوستان
۷۷	(میر) اکبر علی خاں بہادر سی	شجاعت و تہور نشان
	ایس۔ آئی۔	
۷۸	(محمد) اعظم خاں میر منشی راجہ	حکیم صاحب خداقت
	ہولکر۔	نشان۔
۷۹	اشرف النساء بیگم صاحبہ ہمشیرہ	عفیضہ محترمہ و منظر مکرہ
	فخر الملک اولی و زوہ جسہ	دام محبت باد
	ضیاء الملک مخفور	
۸۰	ایسونت راؤ صاحب گو پال	بمطالعہ بہا، پتہ راؤ صاحب
	برودہ والہ۔	مہر بان اتحاد نشان۔
۸۱	اکرام جنگ بہادر	مہر بان دوستان
۸۲	(سید) اسد اللہ منصرم کا قلعہ	سیادت پناہ
	ضلع میدک۔	

۸۳	انتظام الدولہ بہادر	بطلانہ نواب صاحب
		عالی قدر والا نشان قدر
		فرائے انکلاص منڈال
		دام الطافہ
۸۴	آدم خاں بہتیم چوپینہ سترائے	استاد نشان
	ممالک محروسہ سرکار عالی	
۸۵	اعتبار الدولہ بہادر مراد	نواب صاحب مہربان
	عظیم جاہ مرحوم بیس لڑنا کٹ	کرم فرائے دوستان
۸۶	مولوی محمد امین النبی صاحب	مولوی صاحب
۸۷	اندروپ کستور چند ساہو	مودت آثار
۸۸	(سید) اسد اللہ قلعہ ازنگلندہ	بیادست پناہ
۸۹	(محمد) اکرام اثر نال	مہربان
۹۰	(شیخ) احمد حسن قلعہ دار	اتحاد نشان
	اطراف بلین	
۹۱	(نواب) اقبال الدولہ بہادر	بملاحظہ نواب صاحب والا
		مناقب مشفق مہربان کریم
		مخلصان دام اشفاقہ

۹۲	امولوی احمد حسین صاحب دوس تعلقہ ارمیدک۔	بیادت پناہ
۹۳	قاضی احمد محی الدین خاں صاحب بہادر قاضی ضلع بیڑ	شرعیات دستگاہ
۹۴	(راجہ) اوماپت راؤ بہادر فرزند کلاں راجہ سوسر راجہ ستوئی ستان بانسواڑہ و دوم کنڈہ تعلقہ بانسواڑہ وادگو ر ضلع اندور۔	رفت و عوالی پناہ
۹۵	(راجہ) اربنا ستوئی	کرم فرمائے مخلصان سلامت۔
۹۶	(راجہ محمد) امیر حسن خاں بہادر	راجہ صاحب مہربان

ب

شماره	نام	القاب	کیفیت
۱	(راہ) بالا پر شاد صاحب	اخلاص آقا۔	
۲	بینی سنگ	شجاعت نشان	
۳	بھیسیم رزو	عزت آقا۔	
۴	(محمد) بڈمن خاں بہادر	مہربان شجاعت نشان	
	(راجہ) بکشن خید بہادر	بشاد نشان	
۵	(محمد) بکشل خاں رسالدار	شجاعت و سنگداری	
۶	رامد، ایسے راؤ راجہ	مہربان	
	دیول گھاؤں۔		
۷	بھوانی سنگھ	مستعد	
۸	بہنہ جی	اتوار نشان مہربان	
۹	بھکار داس	عزت آقا۔	
۱۰	برنہ وار سلی	عقیدت و سنگداری	
۱۱	بھادو جی دیکھ دریا پور	زبدۃ الاقران	

۱۲	برهان الدین نائب نامدور	شجاعت دست گاه
۱۳	(میر) بہادر علی خاں نائب صوبہ اورنگ آباد	خال صاحب مہر بان
۱۴	بھیا لعل	عقیدت دست گاہ
۱۵	(خواجہ) برهان الدین اورنگ آباد	رفت پناہ
۱۶	(راجہ) بالکش بہادر	راجہ عزیز القدر
۱۷	(شیخ) بخش علی	شرافت و نجابت دست گاہ
۱۸	بودن شاہ برادر زادی حبیب اللہ شاہ جاگیر دار موضع کھائنگانوں	حائق آگاہ
۱۹	برہان علی خاں	اتحاد دست گاہ
۲۰	بہرام خاں	شجاعت شعار
۲۱	بالا پر شاد ملاقات دار ٹنکال	عزت آثار
۲۲	نبٹ پر شاد ملاقات دقر راجہ لالہ بہادر نائب دتھ لنگاپور وغیرہ پرگنہ دیولہ سرکار ایکنڈل	عزت آثار

۲۳	بال کشتار او نیوار تعلقه میدک	عزت آثار
۲۴	یا بجه راؤ	عزست آثار
۲۵	(میر) بند حسن	مهر بان
۲۶	(میر) بیر علی	شجاعت و سنگاه
۲۷	(شیخ) بند علی رسالدار	مهر بان
۲۸	زمیه بیو علی پسر فضل علی	اشجاده نشان
	علاقه بدعت	
۲۹	بچه کبری خاں جمعه	شجاعت شمار
۳۰	بنی وهر داس	اخلاص آثار
۳۱	بلند خاں نائب مرک دیونی	شجاعت شمار
	علاقه ذواب نخر الملک بهادر	
۳۲	بجانبان	دیده الامانه
۳۳	در اید بالکنده	عزیزه انقدر
۳۴	پرو و علیخان فتح یاب جنگ	رفعت پناه
	بهادر بنیره چند دلال	
	متوفی	
۳۵	بالکشن پسر بیر بجان	عزت آثار

۳۶	بیمه دلی خاں برادر موتی بیگم کلیکن امین الملک مرحوم	عقیدت نشان
۳۷	بها بر حسین علاقه ما جمیله	زبدۃ الاقران
۳۸	بها درول خاں برادر پرورش علی خاں	اتحاد نشان
۳۹	بلدیو سہلے ہستم اخبار نور مغربی	عزت آثار
۴۰	سید ابرہان الدین علاؤ دار رسوم زمین داری	عقیدت آثار
۴۱	اللاز با اللہ نیند ہستم مرات الانجا کونا مبرودہ در دہلی بمحلہ سبت کھڑو بدیو افتخارہ لاد با کھی رائے خزائنہ قسمت چہلم می ماند	اتحاد نشان
۴۲	بالوچی	اتحاد نشان
	دروازا بدرالدین حسین چندبیدار متعین رود گھاٹ	اتحاد نشان
۴۳	بشیر ناتھ	عقیدت دست گاہ

۴۳	برالدین حسین نائب کنی انکور	شجاعت شمار
۴۵	بایزید خاں	شجاعت شمار
۴۶	بهرام جی بهتم حفاظت صحرا	اتحاد نشان
۴۷	(غلام) بهاء الدین خاں منصرف کا	مہربان
	اول قلقدار ضلع الیگندل	
۴۸	بدرالدین علی خاں مرصہ مکران	نبدہ ذی کمالات نماں
	وصل	خلاصہ خوشنویسیاں
		دورال-
۴۹	دستور بہرام جی قلقدار	بملاحظہ نواب صاحب
۵۰	(نواب) بشیر الدولہ بہادر	والا مناقب مشفق بہرین
		کرم فرمائے غلصاں

پ

نشان سلا	نام	القاب	کیفیت
۱	پرخوشنم داس	عزت آثار	

۲	برورش علی خاں	اتحاد نشان
۳	پاندو رنگ بندت	اخلاص آثار
۴	پستن جی	
۵	پیر محمد	عقیدت دستگاه
۶	پیرراج انتدروپ ساہو	مودت آثار
	اورنگ آباد	
۷	(منشی) پیغمبر بخش	عقیدت نشان
۸	پریم سکھ داس	مودت آثار
۹	(سید محمد) پیر حسین خاں بہادر	بطلان نواب مشفق
	ہمشیر زادہ نواب متنازل اللہ	مہربان دکنستان
	مرحوم	ہلمہ اللہ تعالیٰ
۱۰	پتھر د بیسگم	محبت پناہی
		محبت دستگاہی
۱۱	(راجہ) پلہ تاک بلونت	راجہ رفیع اللہ شوالیہ
	بحری بہادر	
۱۲	(راجہ) پارہ سار دہی اپار لوسرا	رفت و عوالی پناہ
	اشواراؤ بہادر زمیندار پالو نیچہ پیر راجہ	

ت

شماره	م	القاب	کیفیت
۱	راجه (تلمبار) شاد	اخلاص و اتحاد نشان	
۲	تاراسنگه پوجاری ناندیڑ	عزت آثار	
۳	راجه (تلمبار) رام خزانچی جیب خاص حضور پرنور-	اخلاص نشان	
۴	ترل راؤ نائب قلعہ ایدل آباد	عزت آثار	
۵	تقدیق حسین المظاہب حسین نواز جنگ بہادر بن نجم الدولہ	سیادت پناہ	
۶	ترک راؤ وقائع نگار نہشتہ بنیاد-	عزت آثار	
۷	(محمد) تراب خاں	شجاعت نشان	
۸	ترہو ننداس علاقہ دار محصول مذک کہہ در کوکھن-	اتحاد نشان	

۹	تہور جنگ بہادر فرزند اشرف الدولہ بہادر	مہربان دوشان
۱۰	(محمد) تہور خاں بہادر	تہور نشان
۱۱	(سید شاہ محمد) تاج الدین نمبرہ قادری۔	حقائق و معارف آگاہ
۱۲	(راجہ کوئیری) تزل راہ بلوشت بہادر	دبۃ الاقراں

ط

نشان سلطہ	نام	القاب	کیفیت
۱	عساکر پرشاد وکیل و مختار عام	مہربان	

ث

	مرزا ثابت علی	مہربان اتحاد نشان	
--	---------------	-------------------	--

ج

نشان بر سر	نام	القاب	کیفیت
۱	جہارت الدولہ	خانصاحب مہربان دوستان۔	
۲	جانیاز جنگ شمشیر الدولہ بہادر	اتحاد نشان من شجاعت وجلال دست گاہ	
۳	جعفر خاں قلعہ دار نکلنڈہ	رفت پناہ	
۴	(سید) جعفر علی خاں بہادر اقرائے نواب کرنل	شہامت دعوائی پناہ	
۵	جیونت رام	اتحاد نشان	
۶	جہانگیر یار جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان اخلاص نشان۔	
۷	جے رام پنڈت	اخلاص آثار حقیقت دست گاہ	
۸	جہان خاں	حقیقت دست گاہ	

۹	چو کندر گیر مہنت	مہودت آثار
۱۰	(راجہ) چٹا دون راو تعلقہ پتا پور۔	راجہ
۱۱	جان راو	عزت آثار
۱۲	جفر حسین خاں بہادر	مہربان من
۱۳	جیوننت راو	عزت آثار
۱۴	(سید) جلال الدین علاقہ اورنگ آباد۔	سیادت پناہ
۱۵	جنناد اس	اتحاد آثار
۱۶	(حکیم میر) جعفر علی	آل مہربان
۱۷	(سید) جمیل الدین خاں مہتمم صادق الاخبار دہلی	اتحاد نشان
۱۸	جودت کردوزہ کمندان	شجاعت شہار
۱۹	جیون جی تعلقہ دارانہڑ وغیرہ محالات۔	اتحاد نشان
۲۰	(سید) جلال الدین علاقہ دار موضع بولوارم۔	اخلاص نشان

۲۱	(سورجی راجہ و نیات) پرکاش ناٹھ راؤ زمیندار عسٹ پول۔	رفعت پناہ
۲۲	(راجہ) جیو نہتہ بہادر	راح
۲۳	جیون جی مہاراج گروے کجراتیاں۔	واقعہ ساک تھقیق بانج و مناہج تہ تقسین رہنمائے شوارع خیر و صہاب شہاوارال بھراجر و ثواب گرو جی صاحب مہاراج۔
۲۴	(سید) جاہ محمد قال بہادر	نواب صاحب مہربان دودمان زبدہ مصطفوی کرم فرمائے دوستداران سلامت۔
۲۵	(سید شاہ) جمال الدین احمد قادی الملکانی سجادہ درگاہ سیدک	حقائق آگاہ
۲۶	(کپتان سدر) جان سل صاحب بہادر	صاحب شفق مہربان

۲۷	(مشراب جو کین)	شجاعت نشان
----	----------------	------------

چ

نشان	نام	القاب	کیفیت
۱	(راجه) چھوٹا	اخلاص آثار	
۲	چمباز راؤ	عزت آثار عقیدت	
		دستگاه اخلاص نشان	
۳	چلتاس راؤ پگنیش راؤ	مہربان اتحاد نشان	
۴	چیلیم سنگائی زو جو رکھت ٹیڈی	زبدۃ الامثالہ	

ح

نشان	نام	القاب	کیفیت
	(مرزا) حیدر بیگ ضلعدار	شجاعت شعار	

۲	حسن خاں مسدودی	مهربان دوستان
۳	(قاضی) حسین نواز خاں	خان صاحب مهربان
۴	حسین دوست خاں پسر اعضاء جنگ بهادر	مهربان
۵	(مرزا) حسین علی	اتحاد نشان
۶	(میر) حیدر علی خاں منصبدار	مهربان
۷	حسین علی خاں بهادر قطب الدوله انتظام جنگ	رفت و دعوی مرتب
۸	حسین شریف تعلقدار	مستند
۹	(میر) حسین علی شاه باتری مشایخ سرکار نظام پهن	حقائق آگاه
۱۰	(محمد) حبیب خاں بهادر اولیاء نواب کرنول	مهربان دوستان
۱۱	حبیب النساء بیگم	نصرت پناهی و عفت دست گزاری
۱۲	(سید) حسین علی خاں قلعه دار اوسه	سیادت پناه

۱۳	(محمد) حمید الله خاں دارنوش	شجاعت شعار
	آب نیر خسته بنیاد	
۱۴	حسن محمد خاں جمعدار	شجاعت شعار
۱۵	(سید) حسین شاه ولی	شاه صاحب مهربان
		مجمع التحاق و عرفان
۱۶	محمد غلام حسن خاں بهادر	خاں صاحب مهربان
	پسر فتح جنگ خاں	دوستان اتحاد نشان
۱۷	حیدر علی خاں بهادر کرنول	خاں صاحب مهربان
۱۸	حیات النساء بیگم علاقه دار	عصمت پناه
	لنگره و ننگره	
۱۹	حسین سنور خاں بهادر	مهربان من به انصاف
	مرزا محمد حسن الحافظ متهور جنگ	مهربان دوستان
۲۰	(مرزا) حسن علی بیگ	مهربان
۲۱	(شاه) حمید الله صاحب سجاده	حقانین و معارف آگاه
	حکیم مثل فقیر بله خجسته بنیاد	
۲۲	حسن محمد خاں جمعدار	شجاعت شعار
۲۳	حیدر نواز خاں عرفه شیخ حیدر ده	اعتماد نشان

۳۳	(محمد) حبیب الله عماد ارسکین	اتحاد نشان
۳۴	حسن بن عبداللہ منقسم قلعه بانگرز نو	شجاعت شہد
۳۵	(میر) حسن علی خان، علامہ سترین پلی	مہربان، دوستان

خ

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	سید، فطیل الرحمن قلعه دار سیدک	اتحاد نشان	
۲	خواجہ منقسم	بیادت پناہ	
۳	خواجہ خاں، نزار خاں قلعه دار، ملکبیر	رفت پناہ	
۴	(میر) فطیل الله خاں	خاں صاحب مہربان	
۵	نیرات علی بیگ	شجاعت شعار	
۶	خورشید جنگ اعتقاد اللہ	نواب صاحب مہربان	
	بہار		
۷	خورشید علی خاں، نائب بنولہ	شجاعت شعار	
۸	خدمت گزرا خاں	استاد نشان	

۹	خورشید جی پسر با پوچی تعلقہ دار سوم ضلع بیدر وغیرہ محالات۔	اتحاد نشان
۱۰	دسید اخیل الرحمان دوم تعلقہ دار ضلع کھم۔	اتحاد نشان
۱۱	رنواب شمس الزمر امیر کبیر خورشید جاہ بہادر۔	بلا حلقہ نواب صاحب والا مناقب شفیق مہربان کرم قرآن مخلصان دام اشفاقہ۔

د

نشان سلطہ	نام	اقاب	کیفیت
	دل اور نواز جنگ بہادر	مہربان تہور و تہجانت نشان۔	
۲	دام خاں	اتحاد نشان	
۳	دیل اند خاں داروئے آب	قوت و عوالی پناہ	

۴	دشن صاحب	یہ القاب خود نواب صاحب لکھا کرتے تھے
۵	دھراجی پنڈت پگنہ مگرم پٹی	اتحاد نشان
۶	دھرنیدھرداس	عزت آثار
۷	دیوال چند ہستم اخبار چیمڑ فیش مقام سیالکوٹ	اخلاص نشان
۸	دہی داس پسر راجہ کٹ رام ستونی	ہتواو نشان
۹	دھراجی پستن جی	اتحاد نشان
۱۰	(راجہ) درجن سنگھ پسر راجہ دیپ سنگھ	راجہ صاحب مہران
۱۱	دیوان علی	
۱۲	دھنکوٹی دیار پسر رام سومی	عزت آثار
۱۳	(راجہ) دتپ سنگھ پسر راجہ من سنگھ راجہ کولاس	راجہ صاحب مہران

۱۳	دلاور الدولہ بہادر برادر	نواب صاحب مہربان پیرسہ ترائویہ
۱۵	(قاضی میر) دلاور علی شریعت پناہ بلخ	مہربان
۱۶	داراب جنگ	حاجی صاحب مہربان دوستان سلمہ
۱۷	(راجہ) دسکھ رام	اخلاص نشان
۱۸	دیپی پرشاد ساہو ساکن بنارس	استاد نشان
۱۹	دیورادو علاقہ ابراہیم پٹن	عزت آثار
۲۰	(میر) دائم علی کوئل منٹو یاز جنگ بہادر	سیادت پناہ
۲۱	درگا پرشاد سپہ راجہ ہنولال	رفعت پناہ
۲۲	(محمد) دولت خاں برادر زادہ	مہربان شجاعت نشان
۲۲	نصیب یاد جنگ مروم دین شاہ جی جیون جی علی	استاد نشان
۲۳	(میر) دولت علی خاں دوم تعلقہ	سیادت پناہ

۳	رام چندر پنڈت	عزت آثار
۴	رفیق بیاولدولہ بہادر	مہربان دوستان
۵	راجہ (رام بھوپال بہادر	راجہ رفیع القدر سموالمکان
۶	رام راؤ	عزت آثار
۷	غلام رسول خاں مندوڑی پسر عبد اللہ خاں مندوڑی	مہربان
۸	رام راؤ نائب کسم پٹ	عزت آثار
۹	راگھو نیدر راؤ زرد تانک جی	اخلاص آثار
۱۰	راجہ (رنگ راؤ	راجہ اخلاص نشان
۱۱	رام کشن داس	عزت آثار
۱۲	دسوی (راجہ) رامیسر راؤ بونہ	راجہ صاحب مہربان
	بھری بہادر	
۱۳	رشید الدولہ بہادر منشی حنور ریفر	ان کا القاب نواب صاحب تھوڑے لکے
۱۴	بستم دل خاں بہادر	مہربان من

۱۵	رگناتھ راؤ بلونت	عزت آثار
۱۶	رتن چند	عزت آثار
۱۷	راما کانتھ پنڈت	عزت آثار
۱۸	رگناتھ بالشن	بنام
۱۹	رئیس الامر لودھی بنگم	نواب صاحب مہربان کرم نسہارہ
۲۰	رفعت الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان
۲۱	رینکا داس نائب چیتا پور	دوستان عزت آثار
۲۲	علاقہ عسکر جنگ	
۲۳	رعد جنگ بہادر	رفعت دولہ بہادر
۲۴	رچنگی (جنگی) راؤ	اخلاص نشان
۲۵	رام چندر راؤ دیکھ پرگنہ میرٹھ	زبدۃ الاسماء
۲۶	راحت علی خاں	شجاعت شعار
۲۷	(راجہ) روپ سنگھ عموی اجہ	راجہ صاحب مہربان
۲۸	نین سنگھ	
۲۹	روپ نارائن	اخلاص نشان

۲۸	رفیقہ راؤ پسر رائے گنیش راؤ	مہربان اتحاد نشان
۲۹	رستم جی قلندار راؤ پسر و غیرہ	مہربان اتحاد نشان
۳۰	(خواجہ) رحمت اللہ نائب کچھوٹہ	شجاعت شعار
۳۱	رام پشاد پسر بالا پشاد متونی	اخلاص آثار
	جاگیہ سردار بنگولی	
۳۲	رشید الملک بہادر	
۳۳	راگھو نند راؤ نائب رفیق	عزت آثار
	یاور الدولہ بہادر	
۳۴	راگھو پند راؤ نائب	عزت آثار
۳۵	راما سوامی بدلیار	عزت آثار
۳۶	(راجہ) رگھوناتھ رام	اخلاص نشان
۳۷	راجہ رام پنڈت	عزت آثار
۳۸	رگھوناتھ راؤ نائب سرکار کھمٹ	عزت آثار
۳۹	(راجہ) راجیس راؤ دیندار	زبدۃ الاقران
	راجہ میسٹ	

آپ کا القاب
خود نواب صاحب
تحریر فرماتے تھے

۴۰	را با تخم رلبار	عشرت آذر
۴۱	(راجه) را امیر را و برادر زمیندار	دیده الاقران وقت پنا
	راجا بیله	اشانی بکالک اناس
۴۲	رگسیت ریوی زمیندار چنگل	دیده الاقران
	دشوار نصبت اندر	
۴۳	(راجه) را اسکی را لیل بهادر	راجا سنان بهم زبان
		کریمه سنان روستا
۴۴	(راجه) را امیر پشاد زاده بهادر	راجه به ایران
۴۵	رستم جمی نشیروان جی تعلقه	اتحاد نشان
	تا اگر کر کنی	
۴۶	(راجه) را ترن سنگی بهادر	سبیلان
۴۷	(راجه) را جیسر سنان	راجه
۴۸	را مار ریوی زمیندار و دیاک	رفت پنا
۴۹	رستم علیخاں باغ و نایب مستم	شجاعت شعار
۵۰	را ام را و برادر زاده چنان برادر	اخلاص نشان
	دوم تعلقه از ناندیش	
۵۱	رنگا زوجه را به شور و اور مستوفی	رفت پنا

۵۲	زخم طعنه خاتم و زخم اورنگ	شجاعت شاد
۵۳	سید رضا علی زنجیری لدلی	القاب خور تواب
	ساکن آصف نگر	صاحب تحریر
		ذرات تھے۔
۵۴	راؤ صاحب ترک جی ناٹا	راؤ صاحب مہربان
	ابہراؤ	کرم فرمائے دوستان
۵۵	آزیزیل کچھ کچھ لاج مہاراجہ	راہبہ صاحب شفاق
	راہبہ مرزاوی آرام دین پیار	کرم فرمائے
	راہبہ اوچی ہنگر	افلاص منداران
		غریبہاں بیکران مہربان

ن

نشان ملے	نام	القاب	کیفیت
۱	(غلام زین العابدین	مہربان	

اس القاب کو ثواب صاحب اپنے قلم خاص سے لکھتے تھے	سادتہ اطوار نواب دعا صاحب بیان دوستان	۲ (سید) زین العابدین خان بہادر سلطنت جنگ	۲
	حاجی صاحب مہربان مہربان دوستان	۳ (حاجی) زین العابدین ۴ (مرزا) زین العابدین خونی	۳
	رست و عوالی پناہ	۵ زور آور جنگ بہادر کو توالیہ ۶ (مولوی محمد) ذال خان صاحب	۵
	حاجی صاحب مہربان	۷ (حاجی) مرزا زین العابدین المعروف	۷
	مہربان دوستان	۸ زین العابدین موسوی منصرم تعلقہ دار گلبرگہ شریف	۸



س

تفان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	سلطان نواز الملک بہادر	نواب صاحب بسیار	مہربان کرم فرمائے دوستاں۔
۲	(رائے) سونا جی پنڈت	اخلاص دستگاہ	
۳	(راجہ) سرنیواس رائے بہادر	راجہ صاحب مہربان	
۴	سلطان مرزا خاں	سیادت پناہ	
۵	سیتارام چند رائے زمیندار پانچویم	رفت و عوال پناہ	
۶	(سید) سعد الدین	سیادت پناہ	
۷	سید خاں جعفر دارودہیلہ	شجاعت شعار	
۸	سباراؤ بیچم تعلقہ ارتور پرائیوٹ	عزت آئندہ	
۹	(راجہ) سوالی سیورام بہوپال پانچویم	راجہ صاحب مہربان	
	زمیندار کورنگل۔		
۱۰	سردار خیاں علی یار جنگ بہادر	فان صاحب مہربان	

۱۱	سعادت خاں نائب اڈکی	شجاعت شعار
۱۲	سردار خاں متینائی نامدار خاں	ہتور دست گاہ
	مرحوم	اتحاد نشان
۱۳	(راجہ) سوای سوم بھوپال پٹیا	زبدۃ الاقران
	زمیندار امر چپتہ	
۱۴	(میر) سجاد علی خاں ضلحدار	سیادت پناہ
	نارائن کھنڈ	
۱۵	سمت نرائن	واقعہ روز بید خوانی
۱۶	سندراؤ پسر نارائن راؤ	اخلاص نشان
۱۷	(راجہ) سومیر راؤ بہار	رفعت و عہد ملی پناہ
	زمیندار بانسواڑہ اڈلور بھگنور	
۱۸	سیو شکر پسر کندہ اسمی	عزت آثار
۱۹	سردار جنگ بہادر پسر میر	مہربان دشتان
	اشیل خاں مرحوم	اتحاد نشان
۲۰	(سید شاہ) سمیرا شہ محمد اسلمی	شاہ صاحب تحائف گاہ
۲۱	سویا رام علاقہ سردار علی خاں	عزت آثار
۲۲	سید الدولہ بہار	نواب صاحب مہربان دشتان

۲۳	(ویرساجه) سیوراؤ سردیپانڈیہ سرکار لگندل.	رفت پناه
۲۴	(راجہ) سوم شرزه زمیندار کرکٹ	زبدۃ الاقران
۲۵	(سوائی راجہ) سیتارام بھوپال	راجہ رفیع العتدر
	بلونت بہادر زمیندار امرنیتہ	سمو انکھان زبدۃ الاقران
۲۶	سلطان غالب	تہور و شجاعت نشان
۲۷	سورجی راجہ و نیک جگناتھ	رفت پناه
	راؤ بہادر و سیکھ پرگنہ جٹ پل	
۲۸	سر نیواس راؤ فردن کشابھی	اخلاص آثار
	نانک شرقی	
۲۹	(راجہ) سیتارام چندر سوائی	زبدۃ الاقران
	اشواراؤ بہادر	
۳۰	(بنام) سر نیواس راؤ زمیندار	بنام
	کلواکول	
۳۱	سیتارام راؤ تیکھلا	زبدۃ الاقران
۳۲	(سید) سراج الدین حبیب شہتی	شاہ صاحب حقایق
		و معارف آگاہ.

۳۳	سرینواس راؤ زمیندار راجپور	زبدۃ الاقران
۳۴	(محمد) سلیمان خاں بہساور	خان صاحب مہرلن
۳۵	بے بہا جنگ علاقہ نواب نزل (سید) سیادت علی رواتی	بمطالعہ سلاطین خان مصطفوی خلاصہ دودمان
۳۶	سلطان حسین خاں قلعہ دار سوم ضلع لکھنؤ	مرتنوی مجموعہ تحلیق و عرفان سلمۃ الرحمن اتحاد نشان
۳۷	سدایسور راؤ امورہ کارپائیش رفتن راستہ گاڑی و خانی	اخلاص نشان
۳۸	(میر) سجاد علی خاں بہادر	سیادت پناہ
۳۹	(محمد) سداست قاضی و مفتی رام پور	حافظ حدود شریعت واقف مراتب حقیقت عالم علوم مقبول منقول ماہر خواہش فروع و اصول دام برکاتہم

۳۰	سلطان محی الدین	مہر بان
۳۱	سید علی موسیٰ رضا تعلیم دار نائید	سیادت پناہ
۳۲	سراج الحسن دوم تعلقدار راہچور۔	مہربان اتحاد نشان
۳۳	سدا سیوراؤ منصبدار	اخلاص نشان
۳۴	سید حسین	عقیدت نشان
۳۵	سید حسین مہتمم اردو اخبار دہلی	سیادت پناہ
۳۶	سلطان نواز الملک بہادر	نواب صاحب بیار
		مہربان کرم فرمائے دوستان۔
۳۷	سید احمد بالفقیہ	حقائق آگاہ
۳۸	سید اکبر منصبدار	مہربان
۳۹	سید احمد عیدروس	سار من آگاہ
۵۰	سید نبیگی جاگیر دار تلنگانوں	سیادت پناہ
۵۱	سید عمر سپر عبدالرحمن جمدار	تہذیب و شجاعت نشان
۵۲	سید علی منصرم اول تعلقدار ایک گندل۔	سیادت پناہ

۵۳	سید فاضل	سیادت پناه
۵۴	سید محمد دوم ضلعدار پرگنه او و دیگری سرمکار بهو نیگر	شجاعت شمار
۵۵	سید محمد کی البخاری هجاده پنجولی	تقایق و معارف آگاه
۵۶	سید محمد جاگیر دار موضع ملک گادول پرگنه انبڑ	سیادت پناه
۵۷	سید یوسف	شجاعت شمار

ش

نشان ملل	نام	القاب	کیفیت
۱	شیر افکن جنگ بهادر	مهربان دوستان اتحاد نشان	
۲	رأجه (شنبه) پر شاد بهادر	رأجه عزیز القدر	
۳	شام راؤ	عزت آثار	
۴	شهریار جنگ بهادر	رفت و حوالی پناه	

۵	(میر) شرف الدین غنیال	سیادت پناہ
۶	شاہ یار الملک بہادر	نواب صاحب مشفق
		مہربان ارطاف فرمائے
		دوستان۔
۷	(سر) شرف الامرا بہادر کے	نواب صاحب مشفق
	سی۔ ایس۔ آئی	مہربان کرم فرمائے
		دوستان۔
۸	(راجہ) شیوراج بہادر	راجہ صاحب مہربان
		دوستان۔
۹	(مرزا) شمس الدین خاں عرف	مہربان اتحاد نشان
	ابن صاحب	
۱۰	(محمد) شرف الدین نائب	شجاعت و سنگاہ
	تعلقہ نرسی۔	
۱۱	شہامت جنگ بہادر	
۱۲	شمس خاتون زوجہ محمد اسماعیل	عصمت پناہ
	خال مرحوم صوبہ ایلمچور۔	
۱۳	(محمد) شمس الدین حسین قاضی خجستہ نیا	مہربان

۱۴	شاه محمد علاقه سلطان غالب تعلقه دار پرمختی-	شجاعت نشان
۱۵	شاه نواز الدوله بهادر	نواب صاحب مهربان دوستان سلامت
۱۶	شیش راؤ	عزت آثار
۱۷	(میر) شمشیر علی نائب مدبول	سیادت پناه
۱۸	شاه بهادر خاں جمدار و مہلیہ	شجاعت شمار
۱۹	شوکت جنگ بهادر	نواب صاحب مهربان دوستان
۲۰	شکرمازوجه راجہ رامیراؤ زمیندار	رانی صاحبہ
۲۱	(مرزا) شہسوار بیگ	مہربان
۲۲	(مید شاه غلام) شیخ احمد شطاری	
۲۳	(راجہ) شنبھو نارائن سنگھ	راجہ صاحب رفعت
	راجہ بنارس	نشان کرم گستر دوستان
۲۴	شیخ احمد تعلقه دار علاقه اطراف بلده صرف خاص مبارک	مهربان
۲۵	شیخ داؤد تعلقه دار اورنگ آباد	اتحاد نشان

۲۷	شاہ پورجی تعلقہ دار بیڑ	اتحاد نشان
۲۸	(نواب) شمس الامرا امیر کبیر بہادر مرحوم	بسامی ملا حظہ نواب صاحب والا مراتب عالی قدر رفیع الشان سمو الکمان زاد عنایتکم بسامی ملا حظہ نواب صاحب والا مراتب قدر افزائی نیاز مندان دام الحافضکم مطالعہ مباهم نواب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائیے دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ
۲۹	شمیر جنگ بہادر	
۳۰	شیخ داؤد	
۳۱	شیخ داؤد دوم تعلقہ دار بیڑ	اتحاد نشان
۳۲	شیخ چاند نائب پیٹ پدلی	اخلاص نشان
۳۳	شیخ چاند علاقہ کوٹوالی	شجاعت نشان

۲۴	شیخ علی	اتحاد نشان	
۲۵	شیخ علی علاء مدرسہ نوادر خانہ شیخ امداد پریٹرو پبلشریج الہدایہ مہتمم نور مشرقی آباد ہلی	اتحاد نشان	
۲۶	(رائے) شیر زن دیسائی زمیندار میدک	دبدۃ الاقران	
۲۷	شاہ علی کنج نشین شاہجید	حکایت آسگاہ	
۲۸	(میر) شرف الدین ملخیاں	سیادت پناہ	
ص			
ردیف	نام	القاب	کیفیت
۱	صالح محمد خاں	شجاعت نشان	
۲	(مرزا) صفدر علی	شجاعت و ستکارہ	
۳	(میر) صلابت علی علاء نواب فخر الملک بہادر	سیادت پناہ	

۴	صاحب حینی صاحب سجاد روضہ برہان نگر	حائق آقاہ
۵	صلاہت علی سپہ طالب الدولہ مرحوم۔	اتحاد نشان
۶	مقدور علی بیگ نہر کر جمیت نگلشدہ وغیرہ۔	شجاعت شہد
۷	(میر) صفدر علیجاں عزم بستی صاحب	مہربان
۸	صفدر الدولہ بہادر ضلع دار تعلقات بیدروغیرہ اطراف آن	مہربان و مثال
۹	صادق علی بیگ	اتحاد نشان
۱۰	صاحب کردہ چھاؤنی ہنگولی کرٹل ولیم مرصیاحب۔	بطالہ مباحی صاحب مشفق مہربان
۱۱	صاحب بی صاحبہ و امیر النساء صاحبہ مادران سجادہ صاحب گلبرگہ شریف۔	کرم گستر دوستان عصمت پناہ

ض

ردیف	نام	القاب	کیفیت
۱	امیر ضمیر احسن قلندر کاویل	سیادت پناه	
۲	ضیاء احسن فرزند شاه حسین نقشبندی	تخلیق آگاه	
۳	ضیاء الدین احمد خاں	بسای مطالعہ خالص صاحب مہربان کرم فرمائے دوستان ملکہ اشد تعالیٰ	

ط

ردیف	نام	القاب	کیفیت
۱	طالب الدولہ بہادر	نواب صاحب بہرین	
۲	طاہر علی کسند ان	توہ پیرائے دوستان عقیدت آثار	

۲	خاں میرزا ملک	نواب صاحب مہربان
مروم	کرم فرمائے غلامان	سلامت

ظ

تفان	نام	لقاب	کیفیت
۱	(حاجی مولوی محمد) تھوڑی علی	گیاہ علمائے زراں	بچائے فضلاء
	صاحب	دوراء فاضل آب	فضائل انتساب
۲	(مولوی محمد) تھوڑی حسن	فضلیت آب کالات	انتساب
	مولوی تھوڑی مروم		

ع

نشان	نام	اقاب	کیفیت
۱	علی یاور الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان	
۲	امیر عالم علی خاں بہادر	کرم فرمائے دوستاں خاں صاحب مہربان اتحاد نشان	
۳	سزید الدولہ بہادر	مہربان دستاں	
۴	عبد البہادی	شجاعت شار	
۵	عبد اللہ خاں مندوڑی	مہربان	
۶	علاء الدین خاں	اتحاد نشان	
۷	(مولوی محمد) عنایت علی	فضیلت و کمالات	
	صاحب فرزند ناظم عدالت	دست گاہ	
	نوجواری بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد		
	علی محمد خاں شوستری	خاں صاحب بیار مہربان	
		کرم فرمائے دوستاں	

۹	محمد عثمان خاں	مهربان
۱۰	(سید علی حسین خاں بیادر علی)	مهربان دوستان
	اشرف الدولہ بیادر	
۱۱	(محمد عظیم الدین دوم تغلق)	اتحاد نشان
	ضلع ناندیہ۔	
۱۲	(سید شاہ) عبد الرزاق مشایخ	حقائق آگاہ
	نظام پٹن۔	
۱۳	(سید علی محمد)	سیادت پناہ
۱۴	(مولوی) عبد العلی میر حسن	عدالت پناہ فیضت
	صوبہ بجاپور۔	دست گاہ۔
۱۵	علی مراد خاں	رفعت پناہ
۱۶	عبد اللہ بن علی خاں بدیر جنگیہ	شجاعت و تہور و سنگاہ
	ثانی اسحاق بختاب سیف اللہ	اتحاد نشان من
	بہار۔	
۱۷	علی یار جنگ بیادر	خالصہ حب مهربان
۱۸	(خواجہ) عزیز خاں نقشبندی	عزیز اللہ و صداقت
		مندی۔

۱۹	(آقا) عبدالرحیم خاں شیرازی تاجا سر - خلت و موالات و سنگاه اتحاد نشان -
۲۰	(میر) عبدالقادر تعلقدار کپل سیادت پناه
۲۱	عبداللہ خاں پرنسپل اتحاد نشان تاج الاخاء دہلی
۲۲	(محمد) عزیز الدین خاں بہادر مہربان منصب دار -
۲۳	(سید) عبدالرزاق فرزند سید سیادت پناه سعد الدین -
۲۴	علی محمد خاں پسر خاں مہربان مندودی -
۲۵	(شیخ) علاء الدین سجادہ علاقہ شعاع دست گاہ شیخ روضہ -
۲۶	علی گوجر بانٹن جہاد عرب شجاعت شعار
۲۷	(محمد) عبد السلام فرزند مہربان ستقیم جنگ بہادر علاقہ دار صد و پنج نمک محلی بندر -

۲۸	(سید محمد) عزیز الدین بنی محبت نیا	فضیلت دست دعا
۲۹	عبد السدوم دیکھ در والہ اجورہ	زبانیہ الاقرآن
۳۰	عنقبت جنگ بہادر	مہربان
۳۱	عالم علی خاں پسر دلاور نواز جنگ	مہربان شجاعت
	مرحوم	نشان
۳۲	عبد اللطیف خاں منصبدار	عقیدت نشان
۳۳	(سید) عباس علی آکسینی و نشان	سیادت پناہ خاتون گاہ
	اسواق پٹن	
۳۴	(سید) بھدر داز صاحب برادر	سید صاحب مہربان
	ممتاز الامر	دوستان
۳۵	(سید) عظیم الدین جاگیردار	خاتون آگاہ
	موضع لاٹکا کول و موضع و قلا آباد	
۳۶	(حافظ) حمد القادر مہتمم اخبار گلشن	مہربان
	نوبہار	
۳۷	(محمد) علی آکسینی برادر زادہ سید	سیادت پناہ
	عبد الوہاب تاجر	
۳۸	عبد اللہ خاں پسر عد جنگ	رفت و عوالی پناہ

<p>الین کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔</p>	<p>اتحاد نشان</p>	<p>۳۹ (محمد) عبدالرؤف منشی سابق سلطان الاغیہ اربمنقام کلکتہ محلہ انیم تلا۔ ۴۰ عسکر جنگ بہادر</p>	<p>۳۹</p>
	<p>ہیور و شجاعت نشان</p>	<p>۴۱ (سید) عبدالرحمن جمہدار ۴۲ (رائے) عالم چند ۴۳ (شیخ) عمر بخش بہتم اخبار مطبع الانور مقام گجرات شاہ لوہ ۴۴ (سید) عبدالوہاب حبیبی ۴۵ (سید) علی موسیٰ رضاناٹ ہردوال راجورہ</p>	<p>۴۱</p>
	<p>اتحاد نشان</p>	<p>۴۶ (مولوی) عبدالعزیز سپر مولوی عبدالصلی ۴۷ عبدالرحمان نائب پرنسپی ۴۸ (مولوی) عبدالباقی خاں الشریف خوی نظام عدالت دیوانہ اخلاص نشان فضائل کمالات دستگاہ</p>	<p>۴۶</p>

۴۹	عبد الرحمن قاضی سرکار حکیم بیٹہ	شرعیہ پنہا
۵۰	عبدان زعم الدین دہندیش سوار	شہزادہ شہزاد
۵۱	عبد اللطیف شوستری	عزیز اللہ بلیٹ مولانا امار حفظہ اللہ تعالیٰ
۵۲	ارحانظ حاجی مولوی (عبد) حکیم	بھٹانہ خانیات، کھانا پڑھ
	صاحب ناظم عدالت دیوانی	دست نگاہ نصفت و عدالت پنہا۔
۵۳	(مولوی) عبد القادر صاحب	مولوی صاحب حکیم الادب
		حقائق و مدارات آگاہ
۵۴	عباس علی خاں جاگیر دار سیوتی	مہربان
	نبی میر عالم علی خاں پسر میر	
	مہدی علی خاں۔	
۵۵	عبد القادر رکن مجلس	مہربان اتحاد نشان
۵۶	عبد الرحمن خویش شیخ علی مرحوم	اتحاد نشان
	علاقہ دار کوکٹ پلی۔	
۵۷	علی رضا خاں منصرم تعلقہ دار شوراپور	اتحاد نشان
۵۸	(محمد) عبد السلام تعلقہ دار	مہربان
	راپور۔	

۵۹	عزیز الماکہ بہادر	نواب صاحب مہربان
۶۰	محمد عبداللہ مرام فرزند مقیم جنگ علاقہ وار صد و پنج نمک محلی بندہ	کرم فرمائے دوستاں سلمہ اللہ تعالیٰ مہربان
۶۱	(سید) عبدالرحمان القادری	سلالہ دووان مصطفیٰ
۶۲	(نواب) عظیم جاہ بہادر امیر ارکات۔	قرند کہیں سجادہ درگاہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنه خلاصہ خاندان متنفذی صدر نشین نخل توحید و عرفان سالک سائنک کشف و القمان اسرار نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں اتحاد و نزاکت
۶۳	(محمد) عبد اللکیم	آپ کا انقاب غود
۶۴	(سید) عبدالعلی خاں بہادر خلف شمشیر جنگ بہادر	نواب صاحب بہادر تحریر فرماتے تھے
۶۵	(سید) عبدالرحمن مجدار عروب	شجاعت و تہور نشان

۶۶	(سید علی) اصغر خاں بہادر	مہربان
۶۷	عبد القاسم خاں بہادر عساکر	تہور دست گماہ
	غلام حسین خاں بہادر	
۶۸	عبد القدوس خاں	مہربان اتحاد نشان
۶۹	(مولوی) حافظ محمد (عبد العظیم صاحب)	
۷۰	(شاہ سید) علی محمد	حقائق شناس

غ

نشان سلطانی	نام	القاب	کنیت
۱	غفار بیگ	مہربان	
۲	غالب الدولہ بہادر	نواب صاحب مہربان	
۳	غازی خاں	شجاعت شعار	
۴	(غلام) نظام الدین صاحب	غلامدارانہ تہنیت خاؤ اصوات عورتہ منبر خاؤ دعوت مہربانیت دعوت دامن	
	مشائخ شاہ جہاں بہادر		

۵	(سید) غلام علی خاں بہر مایر نواب بیگن پری نبیرہ سندھ و بلوچ بہار۔	بمطالعہ خاں صاحب میران کرم فرید دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ
۶	غالب جنگ بہادر قہقام الدولہ	ان کا انقاب خود نواب صاحب تحریر فراتے تھے
۷	غوث محمد خاں مندوڑی	مہربان
۸	غلام محمد قلعہ دار ضلع ناندیڑ	استاد نشان
۹	(سید) خیانت الدین صاحب سجادہ اجمیر شریف۔	بمطالعہ ساطعہ خلاصہ دودمان مصطفوی سلالہ
		خاندان مرتضوی حقایق آگاہ معارف دستگاہ وام برکاتہم۔
۱۰	(غلام) غوث خاں صاحب منصف اورنگ آباد۔	استاد نشان
۱۱	(میر) غلام حسین خاں بہادر قلعہ دار بالانگر۔	سیادت و نجابت پناہ

۱۲	غلام حسین خاں قلعه دارمیدک	سیا و سینه پر
۱۳	(محمد) غلام حسین خاں بهادر	خاں صاحب مہربان
	پسر فتح جنگ خاں	دوستان اتحاد نشان
	(مرزا) غلام حسین و قانع گنگا	رفت پناه
	کلیانی	
۱۴	(شیخ) غلام حسین	شجاعت و سنگدہ
۱۵	غلام حسین بہترم اخبار جام جہاں	مہربان
۱۶	(مرزا) غلام حسین بیگ علاؤ	انگلہ مر نشان
	دارلنگ کور	
۱۷	غلام حسین در خاں ہامیدک	استاد دوست
۱۸	(مرزا) غلام عباس علیخان	مہربان من
۱۹	غلام دستگیر خلداد ابراہیم پٹن	شجاعت شمار
۲۰	(سید) غلام نبی غوری	
۲۱	غلام رسول خاں مندوی سپہ	مہربان
	عبد اللہ خاں مندوی مرحوم	
۲۲	غلام علیخان مجددار	شجاعت شمار
۲۳	(میر) غلام علی پسر میر علی مجدد	شجاعت شمار

<p>آپ کا القاب خود نواب صاحب اپنے خاص قلم سے تحریر فرماتے تھے۔</p>	<p>شجاعت نشان</p>	<p>۲۳ غلام ادب خاں سپہ غلام محمد نہاں قائم خانی۔</p>	<p>۲۵ غلام بیجا خاں بیجا در بہرام اللہ</p>
<p>خاقان و معارف آگاہ</p>	<p>شجاعت نشان</p>	<p>۲۶ غلام حسین خاں نائب پرنسپل (سید شاہ) غلام شیخ حسین احمد شطاری</p>	<p>۲۸ غلام قاری ۲۹ غلام قادر خاں بہادر برادر</p>
<p>خان صاحب مہربان دوستان سلامت۔</p>	<p>شجاعت نشان</p>	<p>۳۰ غلام قوی خاں</p>	<p>۳۱ غلام قادر خاں نائب بنوہ</p>
<p>خان صاحب مہربان دوستان۔</p>	<p>شجاعت نشان</p>	<p>۳۲ غلام قادر خاں</p>	<p>۳۳ غلام قوی خاں مرحوم</p>

۳۴	(سید) غلام محی الدین خاں منصبدار متعینه درنگل -	سیادت پناه
۳۵	(سید) غلام محی الدین خاں بهادر	سیادت پناه
۳۶	غلام محی الدین خاں ناغر علاء امیر کبیر بهادر	مهربان شجاعت نشان
۳۷	غلام مصطفی علی خاں بهادر علاقه دار کاهان موضع بعلج خور و خمیر -	مهربان
۳۸	(حافظ) غلام مصطفی خاں	شجاعت نشان
۳۹	غلام مصطفی خاں بهادر جاگیر دار جفسر آباد -	مهربان
۴۰	غلام محمد خاں سپر صلح محمد خاں	شجاعت نشان
۴۱	(میر) غلام محمد	سیادت پناه
۴۲	غلام مرتضیٰ خاں متعینه بئر	شجاعت نشان
۴۳	غلام نبی خاں بهادر الخطاب پیشکر جنگ	مهربان دوستان

۴۴	(مفتی) غلام نبی مہتمم طبع بہار مطلع انوار مقام گجرات شاہ دولہ	اتحاد نشان	
۴۵	(سید) غلام نبی غوری نسلدار بھونگیسر	بیادت پناہ تہور دستگاہ	
۴۶	غلام حسین خاں بہادر	مہربان سن	
ف			
نشان سلک	نام	القاب	کیفیت
۱	فصل علی	شجاعت شمار	
۲	فیض محمد خاں مندودی تعلقہ جٹ پول۔	مہربان	
۳	فرخ یاب جنگ بہادر	مہربان اتحاد نشان	
۴	(مرزا) فتح اللہ بیگ علاقہ دار مرس پیٹھ۔	اتحاد دست گاہ	

۵	(میر) فضل علی	اتحاد نشان
۶	(جنرل جمیس) فریز صاحب	جنرل صاحب شفق سیاہ مہربان کرم فرمائے مخمل ماں۔
۷	(سید) فیاض علی نبیرہ مقام اللہ	اتحاد نشان
۸	(نواب) نواز الملک بہادر	بطالہ نواب۔ احب مہربان کرم فرمائے : مثال سزا ست۔
۹	(میر) فضل علی سپر نایر جنگ بہادر۔	سیادت پناہ
۱۰	(سید) افدوی ملیناں	سیادت پناہ
۱۱	(محمد) فتح الدین زبال ساکن خجستہ پناہ۔	رفعت پناہ
۱۲	(مونی محمد) فضل اللہ۔ احب ناظر عدالت دیوانی	ان کا القاب خود نواب صاحب کھا کرتے تھے۔

۱۳	(سید) فصیح اللہ قاضی بیدار	شرعیست پناہ	
۱۴	(مولوی محمد) فضل علی میر عدل بھونگیسہ	عدالت پناہ	
۱۵	(سید) فتح علی خاں بہادر	نواب صاحب مہربان کرم فرمائے دوستاں	
ف			
نشان سلا	نام	القاب	کیفیت
۱	(محمد) قمر الدین خاں	مہربان دوستاں	
۲	(محمد) قمر الدین قاضی بہست	اتحاد نشان	
۳	(میر) قادر علی خاں برا در غلام محمد خاں مرحوم	سیادت پناہ	
۴	(میر) قربان علی جنگل	سیادت پناہ	
۵	قائم جنگ بہادر قلعدار در	مہربان دوستاں	
۶	(محمد) قطب الدین نائب المدد بدین	اخلاص نشان	

۷	(سید) قادر علی و شیخ ذوالفقار مہتمم اخبار قرآن السعدین۔	مہربان اتحاد نشان
۸	(سید) قطب الدین حسین فضلہ سرکینڈہ۔	سیادت پناہ
۹	قادر خاں منصبدار	شجاعت نشان
۱۰	(ملک) قدرت علی خاں	شجاعت دست گاہ
۱۱	قادر جنگ بہادر ثانی بحال قادر الدولہ۔	سید صاحب بیار مہربان کرم فرمائے دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ
۱۲	(محمد) قطب خاں	شجاعت دست گاہ
۱۳	قطب یار جنگ بہادر	مہربان
۱۴	(میر) قدرت علی پیٹ جات جنور۔	سیادت پناہ
۱۵	قاسم خاں	اتحاد نشان
۱۶	قادر علی خاں و قاسم علی خاں پسران علی یار جنگ بہادر مرحوم	مہربان
۱۷	(درواز) قاسم بیگ	شجاعت نشان

۱۸	(میر) قادر علی خاں بہادر	خان صاحب مہربان دوستان۔
۱۹	قاسم یار جنگ بہادر	رفعت و عوالی پناہ
۲۰	(مرزا) قلندر بیگ	شجاعت آثار
۲۱	(محمد) قلیب علی خاں ابن محمد	خان صاحب مہربان دوستان۔
۲۲	(مرزا) قربان علی بیگ نائب پرگنہ توپران و نرسا پور وغیرہ	استاد نشان
۲۳	قاسم الدولہ بہادر	مہربان
۲۴	(محمد) قلیب خاں	شجاعت نشان
۲۵	قوت جنگ بہادر داروندہ قزوین	آپ بیکان القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۲۶	(شاہ) قیام الدین فرزند مولوی فتح الدین صاحب مرحوم	مولوی صاحب
۲۷	قدیر جنگ بہادر	مہربان دوستان
	(مرزا) قادر بیگ تعلقہ اضلع گلگیر	استاد نشان

ل

نفاذ	نام	القاب	کیفیت
۱	(مرزا) کوہی بیگ خان	مہربان	
۲	(راے) کشن راؤ	اخلاص نشان	
۳	(راجہ) کور بخش بہادر	راہہ عزیز القدر	
۴	(مولوی) کریم الدین	کمالات دستگاہ	
۵	کیسر سنگھ تپنی جوٹ سنگھ تونی جاگیر دار موضع ڈھا نور پرگٹہ ماہور۔	شجاعت شعار	
۶	کمال الدین حسین خاں	خاں صاحب مہربان دوستان۔	
۷	(محمد) کبیر خاں بہادر قلعہ دار کلکتہ۔	رضت و عوالی پناہ	
۸	گر پرشاد	اعلام آآر	
۹	کشن راؤ شنکر	عزت آآر	

۱۰	کشتناجی ہانک	اخلاص آثار
۱۱	کوئی و نیکیٹ کلستہر راؤ بیکہ	زبدۃ الاقران
۱۲	کرپارام	عزت آثار
۱۳	درائے کلوال چند	عقیدت و سنگاہ
۱۴	کشن راؤ علاقہ عبد اللہ بن علی	عزت آثار
۱۵	(حاجی مولوی محمد) کرامت علی صاحب۔	آپ کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے
۱۶	کنیہا پرشاد	اخلاص نشان
۱۷	کنس داسامی	عزت آثار
۱۸	کرم علی خاں علاقہ یادگیر	شجاعت نشان
۱۹	کشن چند نائب سرکار ورنگل	عزت آثار
۲۰	کشن راؤ پسر چنگی رنگراؤ	عزت آثار
۲۱	کشن بیل سپر رائے بدر علی بیل	اخلاص نشان
۲۲	کشن راؤ علاقہ حسین بن صالح	عزت آثار
	مسلے۔	

۲۳	کریم بخش مہتمم اخبار قرآن السیدین	مہربان
۲۴	کشن راؤ علائقہ بٹ پول	عزت آثار
۲۵	(نیر) کاظم علی خاں بہادر الخاں	مہربان دوستان
	بے نظیر جنگ بہادر	
۲۶	کشن راؤ علائقہ غلام علی خاں	عزت آثار
۲۷	(محمد) کرم علی خاں	شجاعت شمار
۲۸	کھنڈے راؤ سررشتہ دار	عقیدت آثار
	سائر کروڑگیری بلدیہ خیمہ بنیاد	
۲۹	(غشی) کنڈال مہتمم اخبار گلزار	استاد نشان
	پنجاب گجرات والا	
۳۰	(راجہ) کشیشا ناگ بلونت	راجہ رفیع القدر
	بحری بہادر راجہ شورا پور	
۳۱	کشنابائی زوجہ راجہ راؤ رنجیا	رانی صاحبہ
	موتی	
۳۲	(میر) کاظم علی مہتمم صفائی جمیل	سیادت پناہ
۳۳	(خواجہ) کریم الدین قلعہ داروہ	مہربان دوستان
۳۴	(وکیل) کشن راؤ سرسیائی قلعہ سرسلہ	زبدۃ القرائن

۳۵	دہاراچہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و سابق مدار المہام حال صدر اعظم علاقہ نظام حیدر آباد دکن۔	راجہ صاحب شفق مہربان کرم فرمائے غلماں سلطنت اللہ تعالیٰ۔	
گ			
نشان سلطنت	نام	القاب	کیفیت
۱	گنپت ہیراچ	عزت آثار	
۲	گوپال ریڈی دیکھ نرکھوڑہ	زبدۃ الاقران	
۳	محمد گمانی خاں	شجاعت و سنگاہ	
۴	گنیش راؤ علاقہ دار جاترے سندرواڑہ۔	عزت آثار	
۵	گمانی رام کندان	اعتماد نشان	
۶	گنپت راؤ ٹٹل عرف واجی گنپت ساہو ساکن اندور	راؤ صاحب مہربان دوستان۔	

۷	(در اجه اکھما) گوپال راؤ بھری بہسادر۔	رفعت پنہا
۸	گویند راؤ نائب جالندہ	عزت آثار
۹	گوپال راؤ نائب رفیق یار الدولہ بہادر	عزت آثار
۱۰	گر دھاری پرشاد پسر نرہری پرشاد۔	اخلاص نشان
۱۱	گنپت راؤ بنیرہ راجہ اینٹ راؤ	عزت آثار
۱۲	(در اجه) گر دھلال	اخلاص نشان
۱۳	(در اجه) گوپال راؤ بنیرہ میرنہا راؤ بہسادر	اخلاص آثار
۱۴	(راے) گنیش راؤ	مہربان اتحاد نشان
۱۵	گویند رام صورت رام	مودت آثار
۱۶	گوردھند اس	اتحاد نشان
۱۷	گر دھاری لال فتح چند ساہو	مودت آثار
۱۸	گوپال راؤ علامہ سعید بن علی نیندہ پرگنہ نارائن پٹیہ وغیرہ	عزت آثار

۱۹	گر بهیم راؤ	عزت آثار	
۲۰	دیو اگر دھاری لعل	اتحاد نشان	
ل			
نشان	نام	القاب	کیفیت
۱	رئیس له دی خال بهادر	اتحاد نشان	
۲	لکھمن گیر گوسائیں	مودت آثار	
۳	پنچمن گیر گوسائیں	مودت آثار	
۴	پنچمن گیر شور الپرو والہ	عزت آثار	
۵	پنچمن راؤ نائب ایستاد	عزت آثار	
۶	راجہ نوکٹ (پنچماراؤ زمیندار پرگنہ جٹ پول)	دبہ الاقران	
۷	پنچمالی دسیکھنی گروال	دبہ الامانہ	
۸	پنچمار پٹی سپر گوپال ریڈی	دبہ الاقران	
۹	پنچمن راؤ نائب جالندہ	عزت آثار	

۱۰	پچھائی نرسائی زمیندارنی	زبدۃ الامثالہ
۱۱	(راجہ) پچھاریدی زمینداربھوانی	زبدۃ الاقران
۱۲	سحل پرشاد	عزت آثار
۱۳	پچھاراو سپہرنگٹ راوٹو	اخلاص نشان
۱۴	سحل پرشاد سپہر تلجا پرشاد	اخلاص دست گاہ
	خزانی	
۱۵	(محمد) لطیف اللہ خاں بہادر	مہربان
	برادر غلام حسین خاں بہادر	
۱۶	پچھا پنڈت	عزت آثار
۱۷	پچھاریدی دیسالی پرگتہ	زبدۃ الاقران
	ساتو لے	
۱۸	پچھی نرسائی زمیندارنی گوپال	زبدۃ الامثالہ
۱۹	شکر خجک بہادر منضم اول	مہربان
	تقلید از ضلع درنگل	
۲۰	(درانی رائے) پچھی دیوہاستا	رخت و عروالی نیاہ
	گدوال	

م

نشان سلسلہ	نام	القاب	کیفیت
۱	(محمد) محفو ظا خاں	مہربان	
۲	موسیٰ رضا خاں	خان صاحب مہربان	
۳	(میر) موسیٰ علی	سیادت پناہ	
۴	(سید) محی الدین علوی	مہربان اتحاد نشان	
۵	(سید) محی الدین منصبدار مہراہ	سیادت پناہ	
۶	رائے رکھی سنگھ متینہ نزل (میر) محب علی	مہربان دوستان اتحاد نشان۔	
۷	(محمد) مہدی حسن خاں ہستم مطبع ریاض نور ملتان۔	اتحاد نشان	
۸	مادہ پور اڈو نائب بکچندہ	عزت آثار	
۹	مادہ پور اڈو بھوانی	عزت آثار	
۱۰	دراچہ اسٹو لعل	رفعت پناہ	

۱۱	موید الدین خاں صاحب	
۱۲	مہتاب خاں	تہور نشان
۱۳	(میر) محمد حسین خاں	خان صاحب مہربان دوستمان۔
۱۴	مرتضیٰ یار جنگ منصب دار تعینہ	عقیدت شعار
۱۵	غلام حسین خاں ضلع دار	شجاعت نشان
۱۶	(محمد) منور خاں	صاحب شفق بسید
۱۷	(کپٹن) مالک صاحب بہادر	مہربان کر مغوارے غصاں
۱۸	مروان یار جنگ بہادر	مہربان دوستان اتحاد نشان۔
۱۹	محمد بیگ خاں رسالدار	مہربان دوستان
۲۰	مظہم جنگ بہادر دارمہ شکار خان	آل مہربان
۲۱	مادہ پور رائے کشن علاقہ بیئر	عزت آمار
۲۲	محمد حسین مہتمم امیر الہ اخبار	اتحاد نشان
۲۳	مدرکس	
۲۴	منصر جنگ بہادر	مہربان امن

۲۳	دوباب (ممتاز الامر بہادر)	دوباب صاحب مشفق مہربان کرم فرمائے نخلصاں۔
۲۴	(غلام) محمد یاسخاں فرزند عزت یار خاں مرحوم	رحمت پناہ
۲۵	منور علی بیگ خاں	شجاعت نشان
۲۶	موسیٰ کستان	شجاعت شمار
۲۷	(سید) موسیٰ رضا فرزند سید غیرت خاں مرحوم	مہربان دوستاں
۲۸	مشید جنگ بہادر	مہربان سن
۲۹	(راجہ) گل بہو پال راجہ کوٹہ مکھال۔	راجہ صاحب مہربان
۳۰	(راجہ) کمٹ رام	اتحاد نشان
۳۱	(غلام) محی الدین خاں	شجاعت شمار
۳۲	محمد نواز جنگ بہادر	مہربان دوستان سلطانہ تعالیٰ۔
۳۳	منور خاں ناغر	شجاعت شمار

۳۴	مولوی سید محمد معصوم صاحب	سید صاحب عظیم الادب و شاعر حقائق و معارف آگاہ
۳۵	مرزا محمد حکیم	مہربان
۳۶	منظفر علی	شجاعت و سنگداری
۳۷	مستقیم جنگ بہادر	مہربان و دستان مسلح
۳۸	میر عدلان	عدالت پناہ
۳۹	(محمد) منور خاں بہادر جاگیر دار موضع پتری کاٹوں پر گھنٹہ جھڑ آباد	خال صاحب مہربان
۴۰	منصفان	نصفت و سنگداری
۴۱	محمی الدولہ بہادر محمد یار خاں	مہربان
۴۲	(ڈاکٹر) مکملین صاحب بہادر	یہ ڈاکٹر صاحب کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے
۴۳	(پینڈت) موتی لال مہتمم مطبع زبدۃ الاخبار ہندی	مہربان
۴۴	متھرا پرشاد سپر راجہ منوالال	رفعت پنہا

۴۵	(میر) موزن علی	سیادت پناہ
۴۶	(دشمن) محب علی نائب کنہار	اتحاد نشان
۴۷	(راجہ) مان سنگھ راؤ پسر راجہ	مہربان
	بابے راؤ ستونی زمیندار دیول	
	گادوں۔	
۴۸	لاندور خاں خاٹب نصیب	شجاعت و سنگھ
	جنگ بہادر	
۴۹	(محمد) منور الدتخال	رفعت پناہ شجاعت
		دست گار۔
۵۰	ممتاز نواز جنگ بہادر۔	بطلان نواب صاحب
		مہربان کرم فراسے
		دوستان سلامت
۵۱	(کپٹن) موسیٰ صاحب بہادر	صاحب مہربان
		اتحاد نشان سلطنت تہلی
۵۲	(میر) منور علی علاقہ رسالدار	مہربان
۵۳	(میر) محمود علی فرزند غلام قوی	مہربان دوستان
	خاں مرحوم	

۵۴	پیر مردان علیخان	رفت و عوالی پناہ
۵۵	مادھوراؤ علاقہ دار محمد نصیب	عزت آثار
	خال تعلقہ ار پرتی۔	
۵۶	(عبد الوہاب الخالط) مزارالام	فوزل آب فصائل
	بہادر۔	انتساب عالم حقایق
		مستقول واقف و فائق
		مستقول زاد قدرہ۔
۵۷	(سید) مہدی حسین خال بہادر	نواب صاحب شفق
	ثنائی احوال عصفہر جنگ	مہربان کرم فرائے
	نصرت یاوردولہ بہادر	مخلصان۔
۵۸	(مرزا) محمد حسن	مہربان
۵۹	(مفتی میر) مہدی حسین صاحب	بطلانہ صاحب مہربان
		دوستان۔
۶۰	منوال	عزت آثار
۶۱	(راجہ) مرید ہرداس	اخلاص آثار
۶۲	مادھوراؤ تعلقہ ار گلبرگ	عزت آثار
۶۳	محمد خاں سپہر خاں تلعدار کلکندہ	رفت پناہ

۶۳	میر غلام محمد	بیادست پناه
۶۵	(مرزا) مومن علی بیگ	شجاعت نشان
۶۶	(سید) مهدی حسین	شجاعت شمار
۶۷	محمد منور خاں خویش مستند	مهربان
	صلابت خاں پنی	
۶۸	محمد مستو جمدار	شجاعت شمار
۶۹	(میر) مهدی علی خاں بهادر	مهربان
۷۰	منوچهر داس ساہوی اورنگ آباد	عزت آثار
۷۱	منصور یار جنگ بهادر	مهربان اتحاد نشان
۷۲	(میرزا) محمود خراسانی صاحب	مهربان
	احسن انبار۔	
۷۳	(سید) محی الدین علوی	مهربان اتحاد نشان
۷۴	دلفینٹ کرنل (میر) صیاح	بطلان مبارز صاحب
	بهادر سرکرده جمیست چھاؤنی	شعفی مهربان کرم
	جنگولی۔	گستر دوتال۔
۷۵	محمد حسین صاحب	افندی صاحب بسیار
		مهربان مفرات دوستدار

۷۶	شیخ محمد حسین خاں	
۷۷	(مولوی محمد) منتخب الدین	خاتین و معارف آگاه
	صاحب فرزند مولوی محمد	
	محمود صاحب مرحوم	
۷۸	منتظم الدوله بهادر انتظام الملک	بلاخط ذاب صاحب
		عالی قدر والا نشان
		قدر فرماے افلاحت
		وام الطاف
۷۹	دراجہ بہت تاب نید بہار	راجہ صاحب بیہرہ
	والی بردوان	کرم فرماے دوستان
		سلامت
۸۰	منصور علیخان قلعہ الہ بیڑ	مہربان اتحاد نشان
۸۱	(سید) منہ سمین محمد در اجنہ	استواء نشان
۸۲	(محمد) خیر الدین	اتحاد و سنگھ
۸۳	(محمد) محبوب علی خان حیدر	اتحاد نشان
	شورا پور برادر تادہ و در اسب	
	جنگ مرحوم	

۸۲	مرید هراول تعلقات خلع کیت	اخلاص آثار
۸۵	محمد بیگ	شجاعت شمار
۸۶	(سید) محمد حافظ خلعدار	سیادت پناه
۸۷	(میر) محمد حسین نطفه از نیکیال	سیادت پناه
۸۸	(مولوی) محمد حسین نائب قاضی بلدک-	مهربان
۸۹	محمد حسین خاں نائب ایگندل برادر مهربان علیخان	اتحاد دست گاه
۹۰	محمد حسین مهتم اردو اخبار دلی	اتحاد نشان
۹۱	محمد حسین خاں علاقه دار کر فوئل-	مهربان
۹۲	محمد حسن شوستری همیشه زاده آقا محمد شوستری	مهربان اتحاد نشان
۹۳	(سید) معین الدین شاه خاموش صاحب-	قدوة الساکین زبدۃ العارفین
۹۴	(سید) امجدی الدین علوی	مهربان اتحاد نشان
۹۵	محمد شکور	اخلاص نشان

۹۶	محمد علیخان ناغر	شجاعت نشان
۹۷	میر امام قلعہ دار	عزت آثار
۹۸	محمد اسماعیل نائب نارائن میٹھی	شجاعت دستگاہ
۹۹	محمد اکبر قلعہ دار بھونگیر	اتحاد نشان
۱۰۰	محمد اسماعیل مرزا کوچک	خلت پناہ موالات دستگاہ۔
۱۰۱	محمد باقر مہتمم اخبار دہلی	مہربان موالات نشان
۱۰۲	(مرزا) محمد تقی عرس کر دے صاحب	مہربان
۱۰۳	(سید خواجہ) محی الدین منصب دار۔	اتحاد نشان
۱۰۴	بالفعل امورہ دریافت قصبہ سربدارت خلع شورا پورہ۔	خان صاحب بان
۱۰۵	(سید) موسیٰ رضا خاں قلعہ دار کھجورہ۔	اتحاد نشان
۱۰۵	محمد طاہر مہتمم اخبار فارسی مقام کلاکت۔	اتحاد نشان

۱۰۶	(شاہ سید) محمد علی	حقایق پناہ
۱۰۷	(مرزا) محمد علی شیخ ازی مہتمم حسن الاخبار و نعمتہ الاخبار فارسی۔	مجموعہ اتحاد نشان
۱۰۸	(حافظ) محمد قاسم	فضیلت و کمالات دست گاہ۔
۱۰۹	محمد قاسم ساکن احوال مدرس صاحب زادہ۔	مہربان
۱۱۰	محمد لطیف نائب ٹھانگی	شجاعت۔ آثار
۱۱۱	محمد ناصر اسحاق طلبہ بہتم جنگ	شجاعت و تہور و جنگاہ
۱۱۲	محمد وزیر	شجاعت دست گاہ
۱۱۳	محمد یعقوب مہتمم اخبار طلسم فرنگی محل واقع بلکہ لکھنؤ	مہربان تہور نشان اتحاد نشان
۱۱۴	محمد حسین تعلقہ ارشکیال	اتحاد دست گاہ
۱۱۵	(مولوی) محمد یار مدرس درنگاہ	فضیلت پناہ
۱۱۶	(مولوی) محمد یوسف صاحب	اثر فضائل و سنگاہ

۱۱۷	محمد کاظم عرف جلال شاه صاحب پسر آغا جان -	جلالت مرتبت معالی منزلت خلاصه خاندان مصطفوی سلاله دودمان مرتضوی سلمه الله تعالی سیادت پناه
۱۱۸	(سید) محمد حافظ ضلعدار	

ن

نشان سلطه	نام	لقاب	کیفیت
۱	(مولوی) نور المرتضی صاحب	مطیع استحقاق	
۲	(سید) نور الانقیاء صاحب	بیخالد سید صاحب منعم الاموال صاحب دعوت آگاه -	
۳	ناگوراد	استخوان نشان	
۴	(مولوی) نصر الله خان صاحب ناظم عدالت فوجداری		

۵	دراجہ ناکب بخش راجہ بہادر	رفت و عوالی پناہ
۶	نیاز علی خاں	مہربان و دوشاں
۷	(راجہ) مین سنگھ	راجہ صاحب مہربان
۸	ناظم الدولہ بہادر نواب محلی بند	نواب صاحب مہربان
		کرم فرمائے و دشتاں
		سلک اللہ تعالیٰ۔
۹	(سید) نور الحسن خاں بہادر	مہربان بن
۱۰	نصیر الدین احمد	استاد دست گاہ
۱۱	نارائن راؤ	اخلاص آثار
۱۲	شرنگ راؤ علاقہ گدوال	عزت آثار
۱۳	(شیخ) نور الدین حسین	استاد نشان
۱۴	(میر) نصیر الدین علی	مہربان
۱۵	(دوامر نجفی) نرسمادور زمیندار	زبدۃ الامالک
	پالوچپ۔	
۱۶	نارائن راؤ علاقہ داربیدر	عزت آثار
۱۷	(محمد) نصیب خاں بہادر	مہربان شجاعت نشان
۱۸	(میر) نصیر الدین علی نائب پگتہ یاوگر	مہربان

۱۹	مارائن راؤ نائب اکوٹ و قصبہ موندگادول علاقہ محمد بوڈھن خاں۔	عزت آثار
۲۰	(راجہ) مندلال سپر گھنٹہ رام	اخلاص نشان
۲۱	(محمد) بجاہت خاں برادر محمد کبیر خاں قلعہ دار کلکندہ	اتحاد نشان
۲۲	مار سیوار لیمی ویکھ پرگہ نہ جنواڑہ۔	زبدۃ الامتیران
۲۳	(محمد) تقیم الدین خاں بہادر	مہربان
۲۴	فرنگس راؤ نائب بچکنڈہ	عزت آثار
۲۵	فرنگس راؤ تھلہ دار پالوئچہ	عزت آثار
۲۶	(محمد) ازہ خاں بہادر	مہربان
۲۷	نصیر الدین علی خاں علاقہ سونم بھوت پور۔	مہربان
۲۸	مروتھم داس	عزت آثار
۲۹	مارائن راؤ زمیندار چھولی	زبدۃ الاقران
۳۰	فرنگس راؤ دیپاڈیہ پرگنہ پرگی	زبدۃ الاقران

۳۲	نواز بیگ	شجاعت شمار
۳۳	ناظم جنگ	اتحاد نشان
۳۴	نرائن راؤ علاقہ دار پگنہ	عزت آثار
	کنہ رک عرف منل گدہ	
۳۵	نظر محمد خاں مندوڑی	مہربان
۳۶	نظام بیگ نائب کمشنر انکور	شجاعت شمار
	علاقہ جاگیرات نواب فخر الملک	
	بہادر	
۳۷	(اور تل) فرنگ راؤ	عزت آثار
۳۸	(محمد) نسیم الدین نائب بلکٹ	شجاعت شمار
	جاگیر نواب فخر الملک بہادر	
۳۹	نصرائٹ بیگ ہبتم اخبار محترم	اتحاد نشان
	ملیع جادہ	
۴۰	(وفیکٹ) نار سہواں ریڈی	زبدۃ الاقران
	زمیندار نر کھوڑہ	
۴۱	نر سیا پنڈت وکیل زنبو صاحب	عزت آثار
	مرحوم	

۴۲	نور خاں حبس دار و ہیلہ	عزت آثار
۴۳	نصرت جنگ بہادر	نواب صاحب مہربان
۴۴	(مولوی) فور استین صاحب	کریم فرامے دو شان
۴۵	(محمد) نصر اللہ خاں صدر	آں مہربان
	تعلقات دار	خان صاحب مہربان
۴۶	(میر) نثار حسین	میر صاحب مہربان
۴۷	تذیر احمد صدر تعلقات اسمبلی	مہربان
۴۸	ناصر علی تعلقات اطراف بلدہ	سنانہ خاندان مصطفوی
		خلاصہ دودمان مرتضوی
		سلامت
۴۹	(راجہ) تنزنا گجہ شورالپو	رفت پناہ

۹

تذکرہ	نام	القاب	کیفیت
۱	داس دیو نایک	عزت آثار	

۲	(راجہ) ونکٹ ہی پال بہادر	رفت پناہ
۳	وزیر النساہ بگیم صاحبہ	مشفقہ مکرمہ منظمہ
		سلیمان اللہ تعالیٰ
۴	(منشی) واجد علی خاں مہتمم مطبع	مہربان اتحاد نشان
	زبدۃ الاخبار	
۵	(محمد) وجہ الدین خاں تنہا دار	اتحاد نشان
	دوم رانچور وغیرہ	
۶	(راجہ) ونکٹ نارائن راؤ	رفت نشان
	بہادر زمیندار نارائن پور	
۷	وزیر خاں مہتمم مطبع قادری	مہربان
	اخبار اکبر آباد	
۸	وزیر علی نائب یلکٹ جاگیر	اخلاص نشان
	نواب غفر الملک بہادر	
۹	ویریا جیو	سرحد ریاضت کشیاں
۱۰	(راجہ) ونکٹ گوپال راؤ	زبدۃ الاقران
	زمیندار گوپال میٹھی	
۱۱	وحید منور خاں	مہربان دوستان

۱۲	و نیک گویاں ر بی لکیم نکر کوز	زبدۃ الاقران
۱۳	و نیکٹ راؤ علاقہ محمد بوڈھن خاں	عزت آثار
۱۴	و نیکٹ او علاقہ انبہ	عزت آثار
۱۵	و نیکٹ راؤ نوسہ مال	زبدۃ الاقران
	رام چند رسوائی اشواراؤ	
	زمیندار پانچویں برادر و تین بیوتا	
	رام چند رستونی	
۱۶	(میر) وزیر عسلی	
۱۷	و نیکٹ راؤ سر دیاس الیگند	زبدۃ الاقران
۱۸	ویر سانہ سیراؤ سر دیس پاڈیہ	رفعت پناہ
	الیگندل	
۱۹	و نیکٹ راؤ نائب قصبہ تمبا پور	عزت آثار
۲۰	و نیکٹ راؤ دیاسی سرکار	زبدۃ الاقران
	الیگندل	
۲۱	واحد حسین کندان	عقیدت دستگاہ
۲۲	و نیکٹ راؤ نائب امراتی	عزت آثار
	علاقہ محمد بوڈھن خاں	

۲۳	در بنواس راؤ نائب پر بھنی	عزت آثار
۲۴	وامن راؤ وقایع بھکار بلوک خجسته بنیاد	عزت آثار
۲۵	واسدیو راؤ	عزت آثار
۲۶	زمیر (ولایت علیخان پسر مزدان یار جنگ بہادر ثانی) خطاب منصور یار جنگ بہادر	مہربان اتحاد نشان
۲۷	(سید) وزیر علی خان الخاطب مر ترضی یار جنگ۔	سیادت پناہ شجاعت نشان۔
۲۸	(سید) ولی احمد	سیادت پناہ
۲۹	دنا ملک راؤ گنپت راؤ ٹٹول عرفت واجی صاحب سادہو ساکن الذور۔	راؤ صاحب مہربان
۳۰	دیکٹ رار اری می علامت ترکوڑہ	زبدۃ الاقران
۳۱	(صاحب سر کردہ چاؤنی بھولی عل کرل) ولیم ولیم صاحب بہادر	مہربان کرم گسترہ دستان۔

۲۲	(سورجی) ونیکٹ جگناتھ راؤ	زبدۃ الاقران فصیح	
	بہادر زمیندار حبث پول	پنہاہ	
۳۳	ونیکٹ نارہووال ریڈی	زبدۃ الاقران	
۴			
خانہ عدد	نام	تلفظ	کیہ نیست
۱	مت: زرننگ بہادر	مہرمان دوستان	
۲	(راجہ) مہمنت سنگھ	راجہ صاحب مہرمان	
۱۰	چاپور زنگہ زارا بیگم	پنہاہ	
۳	درپراس سچد	مہرمان	
۵	(راجہ) ہنولال	رفعت پنہاہ	
۶	(کنور) ہیر سنگھ راجہ قندھار	راجہ صاحب مہرمان	
۷	ہوشدار خاں	تھور نشان	
۸	(میر) ہدایت علی خاں بہادر	سیادت پنہاہ	
	پسر سید پیارے		

۹	مہنت راؤ نائب قلعہ دولہا	عزت آثار
۱۰	ہدایت اللہ خاں منسبہ دار	اتحاد نشان
۱۱	علاقہ شیر افکن جنگ	شہادت نشان
۱۲	ہدایت علی خاں عزتہ دار موضع	پے بہ بزرگ تعلقہ بیٹہ
۱۳	ہرکشن راؤ علاقہ داجپنکل	عزت آثار
۱۴	ہری کشن پنڈت علاقہ آندو	عزت آثار
۱۵	ہاشم بیگ علاقہ داسکریگل	اتحاد نشان
۱۶	ہوشدار خاں بہادر پوسٹ	ہنور و جلا دت دستگاہ
۱۷	خال مرحوم	
۱۸	مہنت راؤ دیانی الیگندل	زبدۃ الاقران
۱۹	مہنت راؤ دیکھ پرگنہ ادور	زبدۃ الاقران
۲۰	محمد ہدایت اللہ تعلقہ دار	اتحاد دستگاہ
۲۱	اندور بوجھن	
۲۲	ہرگوپال بنیرہ پورن مل سٹیٹ	
۲۳	محمد ہدایت العلی خوشنویس	فضیلت دستگاہ
۲۴	کرامت العلی مرحوم	

۲۱	ہترہ یار جنگ بہادر المسمی بغلہ نیرین العابدین فرزند سلطان نواز الملک مرحوم ہادی علی ہاشم قلع شہر اپور۔	ان کا القاب خود نواب صاحب تحریر فرماتے تھے۔
۲۲	ہو لکر مہاراجہ بھگوجی راؤ بہادر	استاد و نثران مہاراجہ صاحب الطمان گتہ مہربان اعطالت فرا۔ سے اخلاص شال واللہ اعلم۔

ی

تفان	نام	القاب	کیفیت
۱	(محمد) دوست خان	تہذیب و بغالت و شگاہ	
۲	نینکٹ ریڈی دیکھ تعلقہ کوسگی	تہذیبہ الاقران	
۳	نینکٹ راؤ گوگال راؤ دیسا پالیا پرگنہ بھوگوسر۔	تہذیبہ الاقران	

۴	(راجہ) نیکٹ راؤ بہادر علاقہ راؤ رنجھا	راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت۔
۵	نیکٹ راماریڈی عثم گوپال راڈی مستوفی زمیندار نرکھوڑہ۔	زبدۃ الاقران
۶	نیکٹا قرابت دار راجہ مہیرتی۔	مہربان
۷	(سید شاہ) ایدائش محمد محمد آسینی سجادہ منصوبہ روضہ بزرگ گلبرگہ شریف۔	شاہ صاحب مہربان مجمع التحاق و عرفان سلمہ اللہ تعالیٰ۔
۸	(مولوی محمد) یعقوب علی جاگیردار ترکابلی	مہربان
۹	(میر) یادگار حسین دہم تعلقدار ضلع راجپور۔	میر صاحب مہربان
۱۰	(میر) یاد علی خان بہادر جاگیردار سیونی اقبائے عباس علی خان مرحوم۔	مہربان
۱۱	(راجہ) نیکٹ نرسہوار امچند سیوالی آشواراؤ بہادر زمیندار پالونچہ	زبدۃ الاقران

۱۲	(راجہ داس) نیکٹ نہ سہو کھی سوالی اسوار او بہادر۔	زبدۃ الاقران
۱۳	(سید) یوسف علی خاں	سیادت پناہ
۱۴	یسین خاں بہادر	مہربان
۱۵	یسین خاں سرکردہ جمعیت نامدار خاں۔	شجاعت دستگاہ
۱۶	یعقوب خاں بہادر اوقابے غلام یسین خاں بہادر۔	شجاعت نشان

الکات۔ اسم مذکر پر گند۔ زمین۔ ملک۔ وطن۔

اسد اکبر ع۔ نمبر ۱۱۔ لغوی معنی خدا بہت بڑا ہے۔ (۲) ایک کلمہ ہے جو اظہار تعجب۔ حیرت عظمت۔ اکثریت کے واسطے آتا ہے۔ (جملہ اہل اسلام کسی بانور کو کج کرتے وقت یا لڑائی میں تلوار مارتے وقت اسم اسد اکبر کہتے ہیں) اسم اسد اکبر ایک بادشاہ کے اسناد کی خاص علامت ہے۔

اسد محمد علی۔ اسم مذکر شاہان قطب شاہیہ وغیرہ نے ان اسامیوں کو اپنے اساتیر سے پہلے کاغذ کی پیشانی پر لکھا کرتے تھے جیسا کہ ان کے عہد کے

اسناد میں درج ہیں۔

الوتہ (۱) دکنی۔ اسم مذکر دکن کی اصطلاح ہیں ان حدیثوں کے کہتے ہیں جو ٹیل سپاریوں کے علاوہ ہوتے ہیں ان پشتہ رول کے دو قسم ہیں (۱) بلوتہ دار (۲) الوتہ دار۔

نمبر (۱) کی تعریف روایت انباء میں ملاحظہ ہو۔

الوتہ دار غیر بلوتہ داروں کو کہتے ہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔
(۱) سنار۔

(۲) جٹکم یا لنگایت۔ (یہ ایک قسم کا فقیر ہے)
(۳) درزی۔

(۴) کولی (پانی بھرنے والا)

(۵) ترل باسکر (یہ شخص ہمیشہ حاضر رہتا ہے اور گاؤں میں کٹنے والے مسافروں کی سربراہی کرتا ہے)

(۶) مالی باغبان۔

(۷) ڈوری گوسائیں (ایک فقیر کا نام ہے جو ڈور بچاتا ہے)

(۸) گرسی (شہنائی بجانے والے کو کہتے ہیں)

(۹) راموسی یا بھیل (چوکیدار کو کہتے ہیں)

(۱۰) تیلی تیل مٹانے والا۔

۱۱ تنولی یا تنولی۔ پان بچنے والا۔

(۱۲) گوندی زسمبل یا طسہ بچانے والا ہے)

(۱۳) گکار یا گاری (اس شخص کی نسبت) زمانہ قدیم میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جو بادل کہ اولے برسانے والے ہوتے ہیں (جو عین تیاری کھیت میں خلل ڈالتے ہیں) ان کو یہ شخص (ذریعہ سحر) ہٹا دیتا تھا۔

(۱۴) بجنتری کلا دن تن ویدو۔

(۱۵) غوطہ زن (یہ شخص تالاب اور باؤلیوں میں بوقت ضرورت غوطہ

مارتا ہے)

الہی۔ (ع) (۱) اسم مذکر۔ میرے خدا۔ اہل ہندو ایشور پریشور کہتے ہیں۔ (۲) ایک علم جس میں وجود اور ذات و صفات خدا کے تعالیٰ سے بحث کی جاتی ہے۔ اکثر اسناد میں جن بادشاہوں نے گز الہی کا رولج رکھا ہے اور اسی حساب سے اسناد میں بھی اُس کا تذکرہ ہے۔

امارہ (ت) اسم مذکر۔ حساب۔

امارہ گیر۔ (ت) اسم مذکر۔ حساب لینے والا محاسب۔

امام اسم مذکر۔ (۱) پیشوا آگے چلنے والا۔ ہاوی سپردہست۔

مجتہد۔ اپنا سردار۔ (۲) بادشاہ۔ ملک سلطان (۳) شیخ کا وہ منکاجو سب دانوں سے اوپر رہتا ہے۔ جسے فارسی میں گل سید اور ہندی میں سمیر

کہتے ہیں۔ (۳) نواز پڑھانے والا۔ پیشیس امام۔ پیشی اماموں کو بشپڑاوانی خدمت معاش بھی ملتی ہے۔

امانی۔ (۱) اسم مونث۔ بخلاف اجارہ۔ بے ٹھیکے کا کام۔ وہ کام جو اپنے طور پر بنایا جائے۔ وہ سرکاری کام جس کا ٹھیکہ نہ دیا جائے۔ انتظام امانی میں سرکاری ملازمین (جو تعلقہ دار وغیرہ) کہلاتے تھے فی روپیہ دولانی بستہ مصارف منہا کر کے مالگڑاری تحصیل کا انتظام سپرد کیا جاتا تھا اور وہ لوگ در وصولی میں سے دولاتی فی روپیہ خرچہ سہ بندی و دیہہ صادر مجرا کر لیا کرتے تھے اور تحصیلدار کی کم و بیشی و نفع و نقصان کی ذمہ دار تو سرکاری پرتھی اور رقم تحصیل بقعہ دار، تشخیص و تعمیل نام لکھ نہائی امرا جاتہ سرکار میں داخل ہوتی تھی۔

اضلاع مرصواڑی میں قہد اور سربستہ کے طور پر بلا قید قعدہ اراضی مزروعہ بطور اندازہ جسے مقطعہ بھی کہتے تھے۔ رقم قہد مقرر ہو جاتی تھی اور ملنگانہ میں شالی زار (یعنی وہاں) کے لیے بنائی کا دستور جاری تھا۔ اور تریفٹ کے لیے نقدی بیگیا وال بطور اندازہ مقرر تھا۔ یہ دونوں دستور اصول انتظام مالگڑاری کے خلاف تھے۔ اور قہد داروں کی بدقولی اور تفاریق جس سے ابواب زاید مراد ہیں۔ سابق کی طرح نظمی اور رعایا کی تباہی پیدا کرتے تھے تشخیص مالگڑاری کا کوئی مقرر اصول یا معقول قاعدہ مقرر نہ تھا۔ جہاں کہیں

بنائی مقرر تھی وہاں فی کھنڈی ۱۰ سن ۱۲ سن ۸ سن لیتے تھے اس غسلہ کو
سہ کاری کوٹھنے میں رکھ کر محصولدار کے تفویض کرتے تھے۔ اور ابزاری نرخ
پر ساہوکاروں کو بیچتے تھے۔ یہی کیفیت سرکاری تعلقداروں کی تھی جو
ساہوؤں اور شقداروں کی معرفت انتظام کرتے تھے وہ ٹل موضع کی جمع
سابق کے محاصل سے مقدار بڑھا کے پھیل دپواریوں کے ذمہ اس کا
وصول متعلق کرتے تھے اور وہ اپنے اختیار سے بلا قاعدہ و بلا امتیاز
اسامیوں پر تقسیم و تفریق کر دیتے تھے۔

خانی خاں نظام الملکی نے اپنے تجربہ سے انتظام لانی کی جہد
خراہوں کو جو مستاجروں اور تھمداروں کی وجہ سے ہوتی تھیں، اس طرح
بیان کیا ہے کہ

”آما پر عقلائے باہوش و تجربہ کار ظاہر است کہ احوال موافق
تقداناتے دفع روزگار طریقہ غور امور ملکی و رعیت پروری و آبادی
ملک و افزونی محصول از میاں برخاستہ و عمال اجارہ دار
مبلغ باخرج دربار دادہ بر سر محالات می روند و باعث وبال حال
رعایائے ملکہ از میسر گذرند و آنہارا اصلانظر بر آبادی ملک و خرابی
حال رعایا نیست و آذ آنکہ اجتہاد بر بحال ماندن سال دیگر ملکہ
تمام سال ندارند ہر دوصہ محصول را فروختہ میگیرند۔ و زہے

خدا ترسی کہ برہیں ظلم اکتفا نہیں کیا۔ یہ فروختن کھاؤ و داراہ کہ مدار
 قلبہ رانی برآئست نرساند۔ باز بجزج دربار و سدہ بندی و نقصان
 نقدی کہ نمودہ و فائز نماید بساط باقی ماندہ۔ رعایا را حتی کہ اشجار میوہ
 دار و زمین ملکی و موردی آہنار را بغروش نیارد و تانست و تاراج
 مفسدال آل نواح علاوہ ویرانی ملک و خرابی جال رعایا میگردد
 از انست کہ دہ کردہ بہت کردہ زمین تا مزد و ع افتادہ بجائے
 زراعت اشجار خار دار دامن گیر مسافراں و نشتر جگر جاگیر داراں
 بے سرو پایہ است۔ بسیار پرگنہ و قصبہ جات سیر حاصل بہر تبتہ
 خراب و ویران از نقدی حکام بد انجام گردید کہ بیشہ مشیر و سکن
 بملک گشتہ و آل قدر دیہات خرابہ محض و پیراغ شد کہ نام آدمی
 راہ ہر فحاشتہ۔ اگرچہ از شامت نفس و رعایا و تقاضائے ایام
 بد فرجام روز بروز ملک زیادہ ازین خراب شود و رعایا پائمال
 جوہ و بھائے مال بدآل گردند۔ جاگیر داراں گرفتار دیال آہ
 عیال مزارعاں معلوم گردند اما ظلم و نقدی و بیداد حاکمان از
 خدا سببہ خیر بجائے رسیدہ کہ اگر خواہد عشر عشر آں را بہ
 احاطہ بیان آرد از سرشتہ کلام دور می افتد۔ در صورتیکہ
 نیکی از عمل کہ فی الجملہ اندیشہ روز جزا داشته باشد و خواہد بر خلاف

دیگر ظلم پیشیاں سختی و قندی راجز و غم شہ شہ عالمی نہ اند و ترحمی
بر حال رعایا نہاید و در پرداخت حال رعیت مالگزار و افزونی
محصول سال بسال و نیک عاقبت مال کار خود و فرزند ان خود
داند۔ مردم روزگار اور اطمینان نہ اختہ از جملہ بیوقوفان ناکردہ کار
محبوب می نمایند و اگر خدا نہ کردہ سال را تمام نہ سازد و تغیر گردید
خراب و پامال خراج سہ بندی و غیر ذالک گشتہ بہ دہال نقصان مایہ
و شامت ہم سایہ گرفتاری گردد۔ چنانچہ مکزیہ بر مسودہ اور ارق
گردشتہ۔

شروع سال ۱۸۳۱ء میں بہرہ حکومت نواب سکندر جاہ بہادر
مغفرت منترل یہ تجویز ہوئی تھی کہ مالک محروسہ سرکار عالی کا بندوبست
میساجدی کر دیا جائے اور نویت بندوبست موضع داری کر دی جائے
اور ہر ایک گاؤں کے الہی و موالی بندوبست کیا گیا۔ بیٹے اور کارنامہ
ادائی مالگداری لیا جائے۔ یہ امر اس وقت سرکار میں ملے ہو گیا تھا کہ
بندوبست اراضی ملک کی بہبودی اور سرسبزی رعایا کی خوش حالی و
فارغ الہالی کا ایک عمدہ ذریعہ اور مناسب تدبیر ہے اور یقین ہو گیا تھا کہ رعایا
پرست تاجروں یا قلعہ اردوں نے جو ظلم و زیادتی کرنی شروع کر دی تھی اسکے
لیے بندوبست اراضی سے زیادہ مفید اور موثر کوئی دوسری تدبیر نہ ہوگی

اس تہذیب سے مستاجروں کی اوتقاعداروں کی سب خرابیاں اچھی طرح سے
رفع و رفع ہو سکتی ہیں کیونکہ مستاجروں میں سرکار اور رعایا دونوں کا نقصان
کثیر تھا۔ ہر مستاجر اپنے اپنے زمانہ میں نہایت بے رحمی اور بد معاملگی سے
جہاں تک ممکن ہوا رعایا کو زیان تکلیف دے کر نادار کر دیتا تھا اور یہ طریقہ
رعایا کی پریشانی اور تنگ حالی کا باعث ہوتا تھا جس سے آئندہ کیلئے سرکاری نقصان
مالگداری اور ملک کی اصلی آمدنی میں کمی واقع ہونے کا زیادہ اندیشہ تھا۔
اس لیے قرار پایا تھا کہ مالک محروسہ سرکار عالی میں سے اضلاع شمالی میں
براہ کا بندوبست توسط رزیڈنٹ صاحب بہادر خاص افسران انگریز کے
ہاتھوں کر دیا جائے اور اضلاع جنوبی کا بندوبست مہاراجہ چندو لال بہادر
کی نگرانی میں کرایا جائے۔ جناب رزیڈنٹ بہادر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے
کہ رعایا نے اس بندوبست کو بخوشی تمام قبول کیا۔ مگر رعایا کو اندیشہ
صرف ایک بات کا تھا کہ بدقولی نہ ہونے پائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ سال آخر تک اکثر اضلاع موقوفہ شمال دریائے گوداوری
میں مع برابر و نیز مغربی سرحد پر سے جو دریائے مذکور کی جنوب میں واقع
ہے کئی مقاموں پر بندوبست اراضی ایک مدت میں کیلئے ہو گیا تھا اور جنوبی مشرقی اضلاع
میں مہاراجہ چندو لال بہادر نے اسی اصول پر بندوبست کیا تھا جس طرح پر
اضلاع شمالی میں کارروائی ہوئی تھی۔

۸۲۱ء کے بندوبست کے متعلق جہاں تک معلوم ہوا اس سے پایا جاتا ہے کہ اس وقت بندوبست میں پائیش اور نپت بندی نہیں ہوئی۔ صرف ادائی جمع سرکاری کا تہہ ایک مدت میں کے لیے بطریق قول بندی ہو گیا تھا اور خاص نشاء سرکار کا شاید اس سرسری بندوبست یا انتظام قول بندی سے یہ تھا کہ جمع سرکاری میں اور تعلقہ قصبہ مزورہ کے حساب اور استعداد اراضی پسیدہ دار کی مناسبت سے جمع کی تشفیج کج جائے بلکہ یہ نشاء تھا کہ مطلوبہ رقم سرکاری کی آمد مقرر ہو جائے تاکہ رعایا دستاویز کی فوج کھوٹ سے نجات ملے اگر چہ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال پیش نظر تھا کہ حق سرکاری جو واجبی ہو وہ ضائع نہ جائے۔

اس وقت انتظام وصول رقم سرکاری کے متعلق یہ نتیجہ ہوئی تھی کہ ہر گاؤں کی جمع مقرر ہو کر بندوبست اور تہہ ادائی مالگزاروں کے پٹیل (یا مقدم) سے کی جائے اور وہ اس مقام کے الہی و مولیٰ (دہ) کی طرف سے وصول اور ادائی مالگزاری سرکاری کا ذمہ دار قرار پائے اسی طرح بندوبست کا اصول بھی قرار پایا تھا مگر بعض بعض اضلاع میں مقدموں اور پٹیلوں کے ساتھ بندوبست ہونا مناسب یا ممکن نہ تھا کیونکہ وہاں دیہیوں یا زمینداروں کا دخل و بیجا تصرف بہت زیادہ تھا اس لیے ان کے ساتھ بندوبست ادائی مالگزاری کا تول و قرار حاصل کرنا ضروری تصور کیا گیا اور

ایسی صورتوں میں اس بات کی رعایت رکھنے کی ضرورت سمجھ کر ہدایت لگائی کہ اصل منشا تجدیدِ رقم سرکاری و ملکی کاشت کار یا رعیت کا انتظام قرار واقعی کر دیا جائے ایسا نہ ہو کہ دیکھ یازمیندار اپنا مطالبہ غیر محدود قرار دے کر زیادہ تکلیف نہ دیں اس لیے یہ بھی خیال ملحوظ خاطر رکھ کر یہ تصفیہ کیا گیا کہ دیکھ یازمیندار اپنی طرف سے مقدم یا پٹیلوں یا کاشت کاروں کو غرضکہ جیسا جیسا موقع ہو قول یا پٹہ لکھ دیں اور اس میں جتنے برسوں کے لیے بندوبست کیا گیا ہے اتنے ہی سال کے لیے کاشت کار سے رقم دھارہ معین اور مقرر کریں کیونکہ اگر وہ نہ بھی کیا جاوے کہ سرکار اپنی رزتم کو محدود کرے اور کسی دیکھ یا اور شخص متوسط سے قول بندی کر دے اور اس کے اختیار کو رعایا کی نسبت غیر محدود و مجبوز دے تو وہی خرابی ہوگی جس کے مدارک و اسناد کے لیے تدبیر کی گئی تھی۔

اسی طرح یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ جب مقدموں یا پٹیلوں سے بندوبست اراضی کیا جاتا ہے تو اس وقت یہ بھی مقرر کر دینا چاہیے کہ یہ لوگ رعایا و اور کاشت کاروں سے کس طور پر سلوک کریں اور ان سے کس قدر زر لگان یا دھارہ وصول کریں غرض کہ ان کی رقم بھی جو کاشتکاروں سے ان کو وصول ہوتی ہے محدود کر دینی چاہیے کیونکہ سرکار کے بہترین اصول تو یہ ہیں کہ وہ رعایا کی بہسبودی اور آسائش کے خواہاں رہیں اور ان کو

اپنے اہلکاروں کے تصرف و نیز ٹپلیوں اور دیکھوں کی خود برد سے بچائے
 اُس وقت میں جناب صاحب مال شان بہادر وقت نے تشخیص جمع کے
 لیے پسند ہدائیں اہلکاران بندوبست کے لیے ارسال کی تھیں جن کا فضا
 یہ تھا کہ "تشخیص جمع کی کارروائی میں لازم ہے کہ حالات دریافت کرنے
 کی غرض سے گزشتہ برسوں کی رقم مانگداری اور سابق کی رقم کامل پر اطلاع
 حاصل کی جائے۔ مگر حال کی تشخیص کو اس پر مبنی نہ کرنا چاہیے بلکہ حال کی
 حیثیت اراضی اور رسم و رواج گاؤں کے مطابق بلا سحاطہ رقم سابق تشخیص
 کرنا چاہیے۔ خوش انتظامی اور کھیل تو اسی میں ہے کہ سرکار اپنا حق لینے میں
 ساعدہ ہی رعایا کی رفاہ کی بھی تدبیر کرے اور جہاں سرکار کے حق حاصل
 کرنے میں رتوہ رعایا میں خلل آتا ہو تو وہاں سرکار کو اس عارضی یا چند روز
 کے نفع کو قطع نظر کرنا چاہیے۔ اور صرف اپنے نفع ذاتی پر جو رعایا کی بددستی
 اور رفاہ سے ناخالص بدائی ہے نظر نہ رکھنی چاہیے (یہ قول نواب محسن الملک
 بہادر کا ہے)

امبی کاری - کنڑی و مراٹھی - اسم مذکر۔ پانی تقسیم کرنے والا۔ آبپاری
 کی خدمت کو انجام دینے والا۔ یہ خدمتی تالاب و ندی و نالہ سے رعایا کی ارضیا
 میں بجانب سرکار پانی تقسیم کرتے ہیں۔ ان کو ملک متلنگ میں نیلڑی کہتے
 ہیں اور زبان مرہٹی میں اولی گری بھی کہتے ہیں سکڑا اور جہ را جگان سے اس

خدمت کیے بنامہ عینہ الاول کو انعام از قسم اراضی و تہذیبی مقرر ہے۔ اس
 انعام کو انعام اسمی کا بھی یا انعام اولیٰ گری و انعام نیلوی بھی کہتے ہیں۔
 آمد۔ (فت) اسم موث۔ یا ماضی از آمدن و آنا۔ ادائی۔ آنے کی خبر۔
 فائدہ بہت آوری۔ (۲) آمدنی۔ یافت۔ پیدا۔ حاصل۔ پیداواری۔
 (۳) مال۔ رسد۔ پیداوار کا بازار میں آنا۔ (۴) آغاز۔ ابتداء۔ شروع۔ آور۔ لگنا۔
 (۵) یا آنا۔ ابھرنا۔ دل سے نکلا۔

آمد۔ صفت (۱) آورد کی مصدر۔ خود رو بے ساختہ۔ بلا تکلف۔ از خود بیہ
 خود بخود جو بات نکلتے بناوٹ سے خالی۔

آمدنی۔ (فت) اسمی۔ موث۔ فائدہ۔ یافت۔ پیداوار۔ محاصل۔ مال۔
 بالائی۔ درآمد۔ فائدہ بچت۔ نفع۔ سود۔ منافع۔ (۲) پیداواری کا موسم۔ وساری
 مال کے دن فیصل۔ وہ زمانہ کہ جس میں غلہ یا سوداگری کے مال کی آمد ہو
 پیداواری کے دن۔

چونکہ اکثر اسناد میں لکھا رہتا ہے کہ (از آمدنی سائر۔ یا جاگیر یا مقلعہ غیر)
 تو یہاں پر بالائی یافت کے معنی نہیں لیے جائیں گے۔ بلکہ اصل یافت
 مراد ہے۔

املی۔ (۵) اسم مذکر موضع یا مزرعہ کو کہتے ہیں جو زمینداروں کو بحاوضہ
 معاش متبوضہ عطا ہوا ہے۔ اراضی املی کا رواج اضلاع کرناٹک سے

ہوا ہے۔

الحی از قسم مقطع ہے صرف فرق یہ ہے کہ الحی بھی بندہ علی کا اثبات حق سرکار لازماً قرار دیا گیا ہے۔ اور ایک ٹکٹ حق المیدار۔ مجلہ الحی اپنے موقع یاغز عہ پر الحی دار ہی قابض رہتا ہے۔ مگر حق سرکار بہ اوقات مقرر از قسم بندہ ادا کرتا ہے۔ اس ادائی کا ذمہ دار الحی دار ہے جبکہ قطعہ دار اپنے قطعہ کے زمیندار المیدار ہوتے ہیں۔ اگرچہ کہ الحی اراضی سکاسہ کے مشابہ ہے لیکن اراضی صرف وطن داران پر گنہ کو دی گئی ہے۔

امیر کوئی۔ (ف) اسم مذکر۔ دیوان کو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق نے جب دکن کے انتظام مالگوداری کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے اس باب میں کئی ضابطے مقرر کیے اور مالگوداری کا محکمہ ہی علیحدہ قائم کیا اور اسلی نظام مالگوداری کے لیے مساوی مقدار کے قلعہات اراضی مختص کر کے ایک ایک شہدار (یعنی حاکم دیہات یا حال پر گنہ) مقرر کیا اگر جبکہ سلطان موصوف نے بعد از فراغ مہات دکن دالو اگو داوری کی طرف لوٹا تو آبادی ملک و توفیر و تکثیر زراعت کی طرف بہ توجہ خاص غلط بہ ہو کر جزر اخراج وضع کیا۔ اور خاص اس کے لیے ایک دیوان علیحدہ مقرر کیا۔ جس کا نام امیر کوئی رکھا۔ امین۔ (ف) اسم مذکر۔ بہا شاہ جہاں اسلام خاں وزیر نے ہر پر گنہ پر ایک امین کو تخصیص جمع کے لیے مقرر کیا تھا۔

امین یا باقی۔ (ن) اسم مذکر۔ بقایا وصول کرنے والا۔ ایک خاص عہدہ کا نام ہے۔ رویت پاملاحظہ ہو۔

امیدوار اند یا امیدوار ند۔ (ن) جملہ فعلیہ خواستگاریاں۔ استعفا ہے۔ مدعی ہیں۔ خواہاں ہیں۔ منتظر ہیں۔ مشتاق ہیں۔ خواہش رکھتے ہیں یا خواہش ہے۔ چاہتے ہیں۔ وفاتر اسنادی کا قاعدہ ہے کہ احکام غیر عطا کرتے وقت بجواز کاغذات پیش شدہ سلی لا کا نام لکھ کر یہ لکھتے ہیں کہ امیدوار اند ... بنام ... اجرا شود۔

انتظام۔ (ع) اسم مذکر۔ بند و نسبت۔ درستی ٹھیک ٹھاک۔ اتمام تدبیر (۲) ترتیب آرائشی (۳) قاعدہ ضابطہ۔

جس زمانہ میں ہندوستان اور وکن میں چھوٹی چھوٹی زمینداریاں اور ریاستیں تھیں اُس وقت حالیہ زمانہ کی طرح باریکیاں اور حقوق کے اقسام اور رستیں خیالات نہ تھے۔ گھاؤں کے راجہ یا الک کو کاشت کاروں کے جوئے ہوئے کھیت کی پیداوار سے بہت کم مقدار میں حصہ ملتا تھا اُس زمانہ میں نہ مالگوار ہی تھی اور نہ لگان تھا بلکہ ایک قسم کا محصول مقرر تھا جس کو ابواب کہتے تھے۔ یہ محصول صرف رعایا کی محنت کا بدلہ یا وجہ پاسبانی مقصور کیا جاتا تھا اور اُس کی مقدار پیداوار کا اٹھواں یا چھٹا یا بارہواں حصہ مقرر تھا جو قسم زمین و کاشتکار کی محنت اور خرچ کے لحاظ سے

ٹہرایا جاتا تھا۔ البتہ جبکہ ملک میں لڑائی درپیش ہوتی یا اور کوئی سخت مشکل اور ضرورت درپیش آتی تو ایسی صورت میں ہینڈاوار کے چوتھے تھے تھک لیتے تھے۔ چنانچہ جب سکندر اعظم نے ہندوستان پر چڑھائی کی تو اس کے مقابلہ کے لیے پورس اور دوسرے راجاؤں نے پیداوار اراضی میں سے چوتھائی حصہ مالگاری لیا ہے۔

اہل ہندو کے قدیم کتب جیسے راین اور مہا بھارت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ رام چندر اور جوہنتر کے زمانہ میں پیداوار اراضی کا چھٹا حصہ مالگاری لیا جاتا تھا۔

اہل اسلام کی عمارتوں میں مالگاری کی مقدار جملہ پیداوار کا آدھا یا تیسرا حصہ تھا۔

واضح باد کہ جن دیکنہاں و دیہاتوں وغیرہ وغیرہ کو مواضعات و پرگنہ جات وغیرہ کے انتظام رکھنے کا ذکر اگر اسناد میں درج ہو تو ان کا فریضہ ہے کہ جملہ انتظامات دیہات و پرگنہ جات وغیرہ کریں۔ ورنہ ان شروط کے ترک کرنے سے سزا کا وجوہ بیکار تصور کیا جائیگا

انجام۔ (ن) اسم مذکر۔ (۱) آخر۔ انتہا۔ ماقبہ و نت خاتمہ۔ اخیر۔ پورا۔ تمام۔ انصرام۔

۱۔ اس کی تفصیل پائش و مالگاری کے انتظام میں لکھی گئی ہے۔

(انچ)۔ انگریزی۔ اسم مذکر تین۔ جو طولانی کی مقدار۔
اندازہ۔ (ن) اسم مذکر۔ (۱) تعداد۔ شمار۔ (۲) تخمینہ۔ اٹل۔ تپاس۔ تکرار
(۳) ڈول۔ نمونہ۔ بانگی۔ (۴) طوبہ۔ ٹھنک۔ (۵) ناپ۔ تول۔ جانچ۔
فرہ اندازہ ایک خاص انشادی کاغذ کا نام ہے جس میں سال تمام کا
حساب آمد و خرچ بیع رہتا تھا اور یہ جملہ افراد حساب شروع سال میں
ترتیب پاتے تھے۔

اندر پرست۔ یا اندر پرست۔ (۵) اسم مذکر۔ پانڈو نے اندر پرست۔
ایک گاؤں آباد کیا تھا جس کی جگہ اب ملی آباد ہوئی ہے۔
آنسو آنسو یا آنسو آنسو۔ (۵) اسم مذکر (۱) دائرہ کا حصہ۔ کسر۔ ٹکڑا۔ جڑ
ڈگری۔ (۲) عطر۔ مغزست۔ گودا۔ جان۔ (۳) طاقت۔ قوت۔ کسبل (۴)
لطفہ۔ شمار کنندہ۔ قوت نما۔

آنسو آنسو۔ مرکب کیا گیا ہے۔ انس اور آنسو سے جو بیگہ کے چھوٹے
پیمانے کے اقسام میں داخل ہے جس کا سلسلہ بطریق ذیل بیگہ تک
پہنچتا ہے۔

آنسو آنسو یا آنسو آنسو بیسواں حصہ ہے۔
تیرا آنسو کا۔ تیرا آنسو یا تیرا آنسو بیسواں حصہ ہے۔
آنسو آنسو یا آنسو آنسو بیسواں حصہ ہے۔

بسودہ کا۔ بسودہ بیواں حصہ ہے بیکہ کا جو (۲۹۰۰) مربع ترکہ ایک بیکہ کہلاتا ہے۔

انشاء۔ (ع) اسم مؤنث۔ (۱) لغوی معنی کچھ بات دل سے پیدا کرنا (۲) عبارت۔ تحریر۔ علم معانی و بیان صنائع و بواعث۔ خوبی۔ عبارت۔ طرزِ تحریر۔ انصراف۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱) لغوی معنی کننا۔ اصطلاحی بجاء آوری انجام کو پہنچانا۔ (۲) بدو بست۔ انتظام۔

انضباط۔ (ع) اسم مذکر (۱) لغوی معنی پیوستگی اور مضبوطی ہے اصطلاحاً ترتیب (۲) حدود و بندی۔ تعین ذرا بلکہ ڈھنگ۔ انضباط انعام۔ یعنی تقسیم انعام و نواہی انعام۔ (ع) اسم مذکر۔ نعمت دینا۔ تحفہ دینا علیہ بخشش خلعت۔ نیکنامی یا کسی کام کا صلہ جو بادشاہوں اور حکام کی طرف سے مرحمت کیا جائے۔ بدلہ۔ اجر۔ عوض۔ انعام کی خاص تعریف بخشش ہے یہ بخشش اگر از قسم اراضی ہے تو اس کا لگان یعنی پن معاف ہو جاتا ہے اور اگر از قسم نقدی ہے تو اس کا کوئی حصہ سرکار میں داخل نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ خود سرکار یا قدیم زمیندار یا عامل مقتدر نے بغرض پرورش دیا بصلہ کارگزاری یا بغرض فراہمی رعایا دعو شہودی عطا فرمائی ہیں۔ اس بخشش کو انعام خارج جمع بھی کہتے ہیں۔

انعام کا درجہ جاگیر کے بعد ہے اور اس کے بعد جملہ اقسام کی معاش کا

درجہ ہے۔

انعام کے عطا کے لیے مصلیٰ کا مقتدر ہونا اور اسناد کے وجود کی سخت ضرورت ہے۔

متذکرہ عطا کے متعلق بعض متذہبین نے لکھا ہے کہ
”مقطعات اراضی انعام کے لیے نہ مصلیٰ کا مقتدر ہونا شرط ہے اور نہ
سنہ کا وجود لازمی ہے۔“

مولف کا خیال ہے کہ اس مضمون کے لکھنے والے اسباب سے غالباً
سہو نظری ہو گئی ہوگی کیونکہ انعام کے عطا کے لیے اگر مصلیٰ مقتدر نہ ہوتا تو
ضرور ہر ایک شخص جس قدر چاہے (دل کھول کر) عطا کرتا اور پھر بحال
معاش کے لیے اہل تہذیب کو دشواریاں درپیش نہ ہوتیں۔

جب تک معاش کا مسئلہ نہ اُٹھ کر لے، انا مقتدر نہ ہو اور اُس معاش کے
اسناد کا وجود ثابت نہ ہو کسی معاش کا بحال کرنا یقیناً سرکار عالی نظام و سرکار
انگریزی کو اراد فرمائے گی۔

اگر سرکار مصلیٰ کے اقتدارات پر نظر نہ رکھتی تو غالباً ہمارا جہ چند دلال
وراجہ رام بخش و نواب سراج الملک مرحوم کی معزولی کے زماہ کے اسناد
(جس کو سرکار مہموم اہل تصور کرتی ہے) ان سب کو قابل تسلیم اور بحالی
معاش کے لیے موثر تصور کرتی۔

قابل تعجب یہ امر ہے کہ بے بنیاد معاش لینے بے بندی معاش کی بجالی کے لیے دفاتر سرکار میں متعدد گشتیات جاری ہو چکی ہیں۔ اور متقنین جس آکر کے پیر و ہیں۔

آوارجہ۔ (ن) اسم مذکر۔ روزنامہ جمع و خرچ۔ دفتر کی کتاب۔
رجسٹر۔ ہی۔

آوارہ۔ (ن) دفتر حساب۔ آوارجہ معرب۔

آوارجہ معرب ہے آوارہ سے۔ آوارجہ اس سرکاری کاغذ کا نام ہے جس میں روزانہ کے اسناد احکام وغیرہ کا داخلہ رہتا ہے۔ اور اس کا نقل و نقیذات وغیرہ سے ہے بعض متقدمین نے آوارجہ سے مراد صرف عطایا الہی کی جھڑتی (جو بطور جمع و خرچ مرتب ہوتی ہے) تصور کیے ہیں۔

آوارجہ کی بناءً اللہ سے ہے اور سلسلہ تک آوارجہ مرتب ہوتا رہا۔ بجز دفتر دیوانی وال کے کسی اور دفتر میں آوارجہ کا داخلہ نہیں رہتا ہے۔ قبضہ کی شہادت آوارجہ میں نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے کہ آوارجہ میں قبضہ کا ذکر نہیں رہتا۔ اور نہ معاش خارج جمع کا داخلہ رہتا ہے۔

البتہ آوارجہ سے صرف اس قدر معلوم ہو سکتا ہے کہ معاش نقدی جس کے عوض میں دی گئی ہے اُس کی مقدار اور معاشدار کے نام کی صراحت اور وہ معاش جس موضع و پرگنہ و سرکار میں وقف کر دی گئی ہے۔ اُس کی

بالتفصیل وضاحت رہتی ہے و نیز وجہ عطا اور جس سلسلہ سے معاش کی بحالی کا حکم ہوتا تھا اس سلسلہ کا ذکر ضرور درج آوارجہ کر دیا جاتا تھا اور یہ روزانہ کے افراد سال میں یک جا کر کے اُس کا گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا جس میں مختلف مدت و رقومات و تعلقات وغیرہ درج ہو کرتے تھے۔ سابق میں جب گوشوارہ مرتب ہوتا تھا تو آوارجہ وغیرہ بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے اسی وجہ سے ان پر کسی حاکم وقت کی دستخط نہیں ہوتی تھی۔ لیکن سرکار نے اُن اسناد کی تصدیق و تحقیق کا انتظام متعطل نہیں رکھا۔ جن کا تعلق آسٹرا اول سے قبل ہے۔

عالم گیری اور قطب شاہی وغیرہ اسناد کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ آوارجہ وغیرہ کا دفتر ان سے بھی قدیم ہے۔

آصفیہ اولیٰ سے قبل کے اسناد کی تصدیق رکن میں کوئی محکمہ نہیں کرتا اور نہ کوئی ایسا خاص صیغہ سرکار عالی کی جانب سے مقرر ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر سرکار عالی جو اسناد بزانہ قطب شاہی دہریہ و عالم گیری وغیرہ وغیرہ جاری ہوئی ہیں۔ اُن کی تصدیق و تحقیق کے لیے اگر بصرہ کثیر ایک محکمہ مقرر فرمادیں تو بہت انسب ہوگا اور یقین ہے کہ اس سے رعایا کی پریشانی بھی رفع ہوگی۔

آؤت۔ (د) اسم ذکر دکن کی اصطلاح میں انٹی بیگ کا ایکٹ

آدمت کہلاتا ہے اور ایک تیل کی بڑی سے جس قدر ہل چلائی جائے
(جس کو فارسی میں قلابہ برائی کہتے ہیں) اس کو بھی آدمت کہتے ہیں۔

(۱) آدمت کے بڑے بڑے منے ہوتے ہیں اور ہر حقے کو بٹن کہتے
ہیں۔ نن آٹھ بیگا کا ہوتا ہے۔

(۲) آدمت کے چھوٹے بٹن ہوتے ہیں اور ہر حقے کو پرتن
کہتے ہیں اور پرتن دو بیگا کا ہوتا ہے۔

اوٹھم بیگنار۔ (دکنی) ایک قوم دھڑ کو اونٹ بیگنار کہتے ہیں جو دھڑ
دو پانچ ٹیلوں کا سامان وغیرہ لے جاتا ہے اس کو بھا کہتے ہیں۔

اوٹلی۔ (دکنی) اس کو فارسی میں کھیل پانہ اور ہندی میں پائیلی
کہتے ہیں۔ یہ تاپ دکن میں مختلف اوزان میں ہوتا ہے۔ کہیں چار سیر اور
کہیں تین سیر کہیں سالہ تیرہ کی ایک پائیلی کہلاتی ہے۔

اوٹلی گری۔ ہرٹی نامی ذکر پانی تقسیم کرنے والا۔ آبپاری کی خدمت کو
انجام دینے والا۔ اس کو ملک کشت میں امبی کار اور ملک تلنگ میں نیلڑی
کہتے ہیں۔ اس خدمت کے انجام دینے والے کا کام یہ ہے کہ رعایا کی
راضیات میں منجانب سرکار پانی تقسیم کرے۔ ایسے خدمتوں کو سرکار اور
راجگان سمتان سے انجام مقرر ہے۔

اولاد۔ (رع) اسم مونث۔ ہال۔ بچہ۔ بیٹا بیٹی۔ آل و میال۔ لڑکے

مرحوم (اولی) نے ہر سہل کیفیت اہل دفتر سرکار عالی بناب رزیدنٹ صاحب
بہادر کو جو بنو اب وارا انشاء دفتر ملکی سے ادا فرمایا ہے۔ اس کا ملخص درج
ذیل ہے۔

شفق شریف مع قلعہ خط گورنمنٹ بھیجی ہاں تہہ راک ایک در عطاء
پہنسد بافرزندان یا بشرط مع اولاد و اسناد آیا درال با چیزے
فرق و تفاوت است۔ و نیز استشار در کیفیت دراشت متذکرہ
ذیل خط وصول تو دو شمول نمود اہل دفتر سرکار عالی کیفیت تہہ
استفسار شدہ بود۔ کاغذیکہ در آں گذرانیدہ اند ملفوف ہوا است۔

کیفیت الفاظ اسناد عطاءے سلطانی

در سندے کہ لفظ با فردن اہل باشد	در سندے کہ لفظ بافرزندان مع اولاد
و لیسل می کند کہ تا قیام نسل حامل	و احفاد سند درج باشد ظاہر
کنندہ سند بر پسران و بنیرہ او پسران	می شود کہ بر پسران و بنیرہ نسل در
بنیرہ با بجال باشد۔	نسل حامل کنندہ سند بجال باشد اگر
	از اولاد حاصل کنندہ سند کسی نہ باشد
	و سند دوم گردد۔ و بہ اولاد و دختر
	ہم حق برسد

اولاً ذکر۔ (دکن دیہاتی) اسم مذکر۔ اُس شخص کو کہتے ہیں جو ایک گاؤں میں سکونت پذیر ہے اور دوسرے گاؤں کی زمین کاشت کرتا ہے اس کو پائیکار اور خوش باش بھی کہتے ہیں یہ انعام دار نہیں ہوتا۔
 اونا۔ (ہ) اسم مذکر۔ اُس ملازم خاص کو کہتے ہیں کہ جو زانی دروازے پر پہرہ دیتا ہے۔ زمانہ قدیم میں محلات کے فرامشات خدیو نے کے لیے یہی شخص مقرر رہتا تھا۔

اُون باشی۔ (ت) اسم مذکر۔ بادشاہ تیمور نے اپنے خاص سولہ غلام پر ایک سردار مقرر کر کے اس کے عہدہ کا لقب اُون باشی رکھا تھا جس کا

اُون بیگی (ت) سردار کو کہتے ہیں۔

اہالی و موالی (ع) اسم مذکر (اہل و مولیٰ کی جمع) مصائبین۔ نوکر و پیکار
 علم و فضل۔ ایمان دار کان۔ مالکان و صاحبان۔

اہلکار۔ (ف) اسم مذکر۔ (اہل۔ کار) عال۔ مقصدی۔ کارندہ۔ عملہ۔
 پچھری و دربار کے نشی۔

اہل تد۔ (ع) اسم مذکر۔ دفتر کا محافظ۔ صدر محرر عدالت۔ یا مکہ کا
 ہیڈ کلرک۔

آیاب۔ (ع) اسم مذکر۔ بازگشت۔

آیالت۔ (ع) اسم مونث۔ سرداری۔

آیام۔ (ع) اسم مذکر۔ جمع یوم (۱) روز۔ دن (۲) زمانہ۔

آیان۔ (ن) اسم مذکر۔ آئندہ۔ آنے والا۔

ایتام۔ (ع) جمع یتیم کی۔ وہ لڑکا جس کا باپ مر جائے یا ماں کے مرنے کے بعد اس لڑکے کو یتیم کہتے ہیں۔

ایچی۔ (ت) اسم مذکر (صحیح پلچی) مقاصد۔ نامہ بر۔ تابعدار۔ نوکر۔ ملازم۔

پنجا سبر۔

ایمار۔ (ع) اسم مذکر۔ اشارہ کرنا۔ اشارہ۔ اطلاع۔ (۱) رمز کنایہ۔ سین (۲) نشانہ۔ عندیہ۔ (۳) اس کا استعمال بجائے حکم بھی ہوتا ہے۔

ایہ وار۔ (ن) اسم مذکر۔ (ایچ۔ وار) امام۔ جمع۔

اہل اسلام کے مذہبی امورات ضروری کے لیے جن کو معاشیں اذ قسم اراضی یا نقدی سرکار سے دی جاتی ہیں ان کو ایہ دار کہتے ہیں اور جن ائمہ داروں سے کوئی رقم بعنوان حق سرکار وصول کی جاتی ہے اسکو مرقوڑ کہتے ہیں۔ معاش ائمہ داری بشرط ادائی خدمت ہے جبکہ سند میں اُس کے تفصیلی واقعات درج ہوں۔ ورنہ مشروط اخذ مست تصور نہ کی جائیگی کیونکہ اگر سند میں یہ لکھا ہو کہ (بنام ایہ دار قلاں بجال) تو اس کا تعلق ادائی خدمت سے مشور نہ ہوگا۔

آئین (۱) ات اسم مذکر - شرع - قانون - ذابیطہ - دستور العمل - شاسٹر -
فرز - کوش - رسم - رواج - ریت - قاعدہ - دستور - طریق - طور - ڈھنگ - عمل -
کلام - فتویٰ - حکم - فرمان - ترتیب - درستی - آرائش (فقہ) آئین ملک سے مراد
وہ قانون ہے جس کا تعلق اس ملک سے ہو۔ اس کے خلاف حاکم فیصلہ
نہیں کر سکتا۔

ہم نے اس وقت بادشاہان سلف کے جاری کردہ آئین ذیل میں درج
کیا ہے۔ (جو وزراء و خاص خاص عہدہ داروں سے متعلق ہیں) تاکہ معزز
ناظرین کے معلومات میں اضافہ ہو اور بحیال بقاؤ آئین مملکت مروجہ شاہان
سلف بطور یادگار آئین و قوانین ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔

آئین نمبر (۱)۔ عالماں وچوہریاں و تعلقہ اراں را در خلوت
راہ نہ دم۔ و مقرر کنند کہ سردیوان حاضر می شدہ باشند و زمرہ بیلا
و غرابکہ برائے عرض حال بیایند آں ہارا در خلا و ملاہادہ دادہ
بخود آشناسازد تا در اظہار حاجت محتاج توسط نہ باشد۔

آئین نمبر (۲)۔ بعالمان قدغن نماید کہ ہر سال و بہ وہ فرارح
بتقداد قلبہ و کشت رقبہ وار سند اگر رعایا بحال باشند ہر ستم
کشتہ کہ ہر یک بقدر استطاعت در اذیاد تخم ریزی کو شد و بہ

سلہ۔ قدغن کے اصطلاحی معنی تاکید۔ سلہ۔ ہر سال یعنی ہر سال یا شروع سال

نسبت سال گزشتہ افزودنی مزد و نارت بمل آرنند و از جنس ادخال
 بہ جشن بمل بمل فروخ تاوانند زمین استمال و دلاہہا بمل سو فور
 بجائو در باب و سہ حسب استغذاد رعایت لازم شناسند
 آمین نمبر ۳۱ کہ بہ امنا و پرگنات تاکید نماید کہ ہر سال بوجود آ
 مزد و عات وہ بہ وہ اسامی وار رسیدہ تمام جمع را از درے
 خبر سی بقصد ائے کفایت و غیر خواہی سرکار و در فاجیت رعایا و
 مشخص نمودن ڈول و جمع را بلا اہمال بدفتر والا ارسال
 می نمودن باشند۔

آمین نمبر ۳۲ کہ بعد تشخیص تمام جمع کہ مقرر شدہ باشد در
 باب بہ کردیاں قدغن کند کہ تحصیل محصول ہر فصل ہر حال شروع
 نمودہ بازخواست آل مطابق آل بمل آرنند و خود ہفتہ بہ ہفتہ
 خبر گرفتہ تاکید نماید کہ بدہ ادائی از قسط معین و چیزے باقی
 نگذارند و اگر اچیانہ از قسط اول قسطی داشتہ باشند بتاکید اکید
 در قسط دوم بقید وصول آرنند و در قسط سوم در مال تمام بے باقی نہا

لحہ۔ دفاتر اسنادی میں ڈول ایک خاص کا فذ کا نام ہے جس میں عاشر
 از قسم نقدی و اراضی کے وصول و باقی کا دخلہ بحوالہ اسوار درج رہتا
 ہے اس کو فرد ڈول و جمع و خرچ بھی کہتے ہیں۔

آئین نمبر (۵) - آنکه باقی سنوات را اقساط مناسب بقدر طاقت و حالت رعایاء قرار دای به کرد ریاں تاکید بلیغ نمایند که موافق وعده تحصیل در آرند۔ از سر انجام وصول آن خبر یاب باشند که از غفلت و سلاطه و مال در تعویق نیفتد۔

آئین نمبر (۶) - آنکه هر گاه که خود برائے دریافت کیفیت پرگنا بر آید و هر دوی که وارد شود صورت مزروعات و ربح آن و استقلا و قدر جمع بنظر در آرد و اگر در تفریق جمع بر هر واحد حساب لعل آید باشد مزایع را استمال ساخته بحق رسائد و گنجایش از تحت مبلغات بر آرد۔ سال حال و تفریق موجودات از زوئے جزئی پرواخته مفصل بنویسند۔ تا حقیقت کاروانی امنا و حسن یردا آن و زارت پناه ظاهر شود۔

آئین نمبر (۷) - آنکه نانکار و انعام موافق معمول عمل سرکار خالصه شریفه بحال انچه از عالم الان سرکار عالی متعالی افزوده باشند وارسیده که آن جماعت از ابتدائے تنخواه جاگیر چه قدر باقی

۱- سنوات جمع سنه بمعنی سال۔

۲- جمع امین بمعنی امانت دار۔

۳- نانکار بمعنی معالی۔ انعام۔

نگاشتہ و چہ مقدار بصیفہ کمی و آفت مجر اگر فتنہ نظر بریں مرتب
گزشتہ بازیافت نماید و آئندہ موقوف کہ ہر گاہ آہنا پر گناہ
را بحالت اصلی ظہور نواہند و اوجہ حقیقت معرض را الا خواہر رسید
و در خود دولت خواہی بہ امر رعایت خواہد شد۔

آمین نمبر ۸۔ آنکہ در قوطہ خانہ مقرر نماید و قوطہ و ارن رد پیہ
سکہ مبارک عالمگیری بگیرند و بر تقدیر ہم دم وجود اہل جنس شاہ
چہانی و چلی آنکہ راج بازار نہ باشد ہرگز دال قوطہ خانہ نکند
اگر بدانند کہ از بازار گردانیدن جنس ناقص در تحصیل توفیق نمی
و جملہ بادائی موافق حق و حساب از رعیت گرفتہ تبدیل آن را
زود بہ عمل آرند۔

آمین نمبر ۹۔ آنکہ خدا نخواستہ اگر آفت سہادی یاارضی در
مجلس رونماید بہ امتداد و عمل تاکید بلین کنند کہ موجودات مزہقا
بالمقرار واقعی کمال احتیاط و نگاہبانی نماید و مزارع دار ولد سیدہ
جمع از روئے جوری و موافق ہست بود شخص سازند آفت
سرشتہ کہ تفریق آن باعتبار چودہ صری و قانون گوئی و پٹواری
باشد ہرگز در عمل نیارند۔ تاریزہ رعیت بحق رسد و اند

۱۰۔ قوطہ دار خستہ اند و ارن کہتے ہیں۔

آسیب و نقصان امن اند و متغیبات قلب متوانند کرد۔

آئین نمبر (۱۰)۔ در باب عدم ملبہ و رفع اخراجات لکھ المال
دایواب ممنوعہ کہ باعث تفرق حال رعایا است۔ بہ انشاء و مال و
چند و میریاں و قاتون گویاں نایبہ بلین نمودہ چلکات بگیری کہ زیادتی
ملبہ و اخذ ابواب ممنوعہ و تہابید در نگاه خلایق پناہ ہرگز بعمل نیاید۔
و خود ہمیشہ خبریاب باشد را از احدی بر اں اقدام نماید و از
امناع و تہدید باز نیاید حتی ^و بحضور بنویسند تا از خدمت
معزول شود۔ بجائے دیگرے منصوب گردد۔

آئین نمبر (۱۱)۔ آئین برائے تحقیق برآمد ^{نام} نام (نامی) بہ برآمد
نویسی کہ از حضور بہ ایں منصوب شدہ باشد رجوع نماید و چون
آئین تحقیق برآمد خام اینست کہ برآمد نویس ہنگام ترجمہ کاغذ
بہ ہندی بفارسی تحقیق باچھ و بہرگی مال و اخراجات و رسومات
اسامی وار رسیدہ بہ جمعیت از خانہ محسوب ساختہ مابقی ^{چون} چون

۱۔ آسیب یعنی دکہ۔ دھکا۔ خطرہ۔

۲۔ اخراجات متعلقہ زمینداری کو ملبہ کہتے ہیں۔

۳۔ چند و پی۔ جمعندی۔ داخل و مخارج کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

۴۔ فصول مل۔ جمعندی۔ رسیدہ۔

ایمن و عالی و زمینداران و غیره نام بنیام بنویسند و نامکن باشد
 کاغذ خام تمام دیهات برگشته فراهم آورده ترجمه نماید. اگر به سبب
 عدم وجود پٹواری یا وجهی دیگری کاغذ مواضع متعدد بدست نیاید.
 آن زان خود از روی برآمد دیهات کلیه سرگرمی کرده بمایل
 طومار کند. دیوان رانی باید که بیدار شدن طومار بسنجد. اگر
 موافق دستور تعلیم آمده باشد. بجهت تصرف ممالک موافق و تصرف
 چو دهریان و قانون گوی و مقدم پٹواری آنچه از رسوم مقرری گرفته
 باشد بمعرض بازخواست دارد.

آئین نمبر ۲ از جماعت اشرار کرد و پال و فوطه داران هر
 کس که براستی و درستی و دولت خواهی بتقدیم خدمت قیام نماید
 و موافق دستور یک تعلیم آید. تمام ورزیده مراسم نیکو خدمت بجای
 آرد و اورا امسال ساخته بنویسند در کتابت آمدنشی و دیانت داری
 بدقیق پاره مندر خواهد شد. و اگر فلات آن عمل نماید حقیقت او را
 بمصنوع برنگار و که از خدمت معزول و از نوکری برطرف شده
 سزا می کرد و از این چهار در کنار خویش بنید تا دیگران عبرت پذیرند.
آئین نمبر (۱۳) آنکه گردآوری سرشته کاغذ تا یکید تمام وقت
 هنگام نماید و در محلی که خود اقامت داشته باشد روزنامه تحویل مال

وسائر زرخار روز بروز دوازہ پر گنات و دیگر روز نامچ تحصیل و موجودات
خزانہ پانترودہ روپیہ دار سٹھ تحویل فوطہ داراں و جمع و اصل باقی ماہ
بماہ و طوابع جمع و محل و جمع خرچ و جمعندی تحویل فوطہ دار بفضل از زر عالملا
بقید مفصل درآوردن را ملاحظہ نمونہ آنچہ زوالہ از حساب متصرف
شدہ باشد بمعرض بازخواست آوڑہ بد فترخانہ والا ارسال دارند
کافہ خریٹ تاریخ و کافہ رتبہ آخرین موقوف نگذارند۔

آئین نمبر ۱۴۔ امین و عامل و فوطہ دار کہ از خدمت معزول
شود کافہ آہنہا تا یکسہ تمام گرفتہ بر حساب زوائد الا ابواب ممدومہ
باقی اذروستہ بدر نویسی کہ موافق قاعدہ دیوانی عوض بازخواست
آوردہ کافہ بالسراسر شیشہ و سدل ابواب بدر نویسی عامل معزول کچری
والا بفرستہ کہ از محاسبہ فراغ ذمہ حامل نماید۔

آئین نمبر ۱۵۔ آنکہ نسخہ دیوانی را مطابق قاعدہ مہودہ فصل یہ
فصل مرتب بہر متمدان و تصدیق خود بد فترخانہ والا ارسال
میداشتہ باشد

دکن میں بہاراجہ چند ولال بہادر دیوان دکن نے تبلیغ ۲ صفر ۱۲۳۰ھ

۱۔ اسنادی و فائزین اس خاص کافہ کا نام ہے جس میں روزانہ کے جمع و خرچ کا
حساب درج کیا جاتا ہے۔ ۲۔ فوطہ دار ۳۔ بقایا نویسی کے عہدہ

دیسکھاں و دیسا پانڈیاں و تعلقہ داران در عایاء وغیرہ علاقہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے نام جو آئین و قوانین بغرض اقادہ رعایاء و انتظام مملکت و مالگداری وغیرہ وغیرہ مرتب و جاری کیے تھے۔ اُن کا مضمون بحسنہ بدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جس سے مہاراجہ بیادری کی بیدار مغزی و منتظمی کا پتہ بخوبی چل سکتا ہے۔

آئین مہاراجہ چند و لال بیادری کے ۱۴ ادفات
دفعہ (۱)۔ چوں تشخیص دیہہ بدیہی برائے آبادی ملک منظور
 ہو و حالاً تمام و کمال یا نصرام رسیدہ و ہر رقم برائے ہر دیہہ کہ مقرر
 شدہ است زیادہ ازان ترجیحہ گرفتہ نشود اگر چیز سے اضافہ
 زیادہ از تشخیص حاصل شود تا ایام قول حق السعی رعایاء است
 تصرف رعایا خواہ آمد و سرکار خواہ گرفت۔

دفعہ (۲)۔ بدیسکھاں و دیسا پانڈیاں و ٹپلاں و ٹپواریاں معلوم
 می شود کہ حکم سرکار چنان است کہ احدی زیادہ از تشخیص نگیرد
 کسی زیادہ از قول خواہ گرفت تقصیر دوست و چنان تہتین
 دانند کہ برائے زیادہ حکم از سرکار نیست لیکن ایں حرکت از
 نوکر پیدا رند۔

سہ۔ زیادہ۔

سہ۔ محنت کا پیہ۔ پن سرکار محال۔ لگان۔ مختار۔ اجرت۔ مزدوری۔

و قضا (۴) دیکھاں دویپاٹیاں پٹیاں و پواریاں بداند
 کہ اگر رعایا را بطرفی بامعنی یا برعکس اذیت نشود و یا از دست
 کسی اذیت رسانند و یا بدو دیگرے کردہ ایداد منہ دایں معنی بعد
 دریافت تحقیق گردد بہمہ وجہ تقصیر ایشان است و یقین دانند
 کہ وطن میراث و میری و حق رسوم و غیرہ انچہ باشد در سرکار ضبط
 خواہد شد در رعایا را اعلام آنکہ اگر از دیکھاں دویپاٹیاں
 و پٹیاں و پواریاں ہر کس کہ باشد اذیت و تکلیف رسد
 فی الفور مستحق سزا شدہ فریاد نماید و ہر قدر کہ قول از سرکار شدہ
 نہ بشنود از کلام داخل کچھ سازند اگر در رسانیدن عیوض بموجب
 قول تمہید نہ کرد یا دزدی خواہد شد مواخذہ آں خواہد شد
 و نیز سزا بہ طور نیکہ خواہد بود گرفتہ خواہد شد۔

و قضا (۵) دیکھاں دویپاٹیاں بداند کہ لازمہ ایشان است
 کہ از حقوق رعایا ہر شیئہ و غیر گہراں باشند ہر رقبہ کہ از ہر بخش
 وصول ہنود و نژاد تعلق دار رسد حساب آں تفصیل در دفتر خود باید نوشت
 و زمیندار را لازم است کہ ہر قصہ و فساد مقدمہ وطن داری یا سہولت
 یا حقوق میراث و دیگر گنہ یا در اطراف است یا در پیشہ جات یا

سلط۔ زائد سابق میں کئی تعلقہ کا ایک طرف کھلاتا تھا۔ لازمہ ایشان
 یعنی آں کا خفیہ ہے کہ یا آں کو چاہیے کہ۔ یا آں پر لازم ہے کہ۔

در پٹی های خود رو بکار شود هیچ حق واجب باشد در سرکار اظهار
نمایند تا اهل سرکار دریافت نموده حق بختدار خواهد رسانید و از دست
اطراف خود همیشه مرشید بود. برائے خاطر جمعی و پرورش رعایا هر
قدر سی باشد محل آمد و میل موافق قول سرکار از رعایا نگیرد. اگر
چیزی از قول سرکار ایزاد گرفته باشد و پس بدید بوجوب قول سرکار
بعل آورد و نیز نیندازد باند که آنچه مطالب در صد بابت شد بهین
عهد ایشان است در عهد خود ساهی و سرگرم باشد و بسبب همین
عهد حق رسوم زمینداری با ایشانی رسد و اگر در عهد خود چیزی
فرو گذاشت ساند و یا از کدام موضع چیزی زیاد از حق رسوم خود
گیرد و عهد زمینداری موقوف خواهد شد و حق رسوم ضبط خواهد گردید.
و فعلی که بمقدان و پواریان و کلک نیان و کرمان معلوم شود
که رعایا هر یک بموضع هر قدر مبلغ در رسوم و یا در عیوض تحصیل بوجوب
اقساط بزمیندار رساند. یا در سرکار و در رسیدن آن سیکرفته باشد و
گرفتن رسید هیچ مال نساند و اگر زمیندار برائے گرفته مبلغ زیاده
کند بلامال در سرکار استغاثه نماید و مقدمات و پواریان و غیره نیز

۱- خود یعنی اسبچه ملاقات می.

۲- رو بکار یعنی تمام - کرائی - حافظت - تسخیر - چند و بس -

لازم است کہ ہر قدر کہ ایشان از زمیندار بموجب اقساط بروقت
 سالانہ تفصیل وار بر عایا نیز می دارد باشد و نیز مقدمان و پواریاں
 و غیرہ بدانند کہ جلد رقم بروست ہر موضع کہ از سرکار مقرر یافتہ است
 آن رقم را دریافتہ بر عایا سے موضع فہانیدہ دہند و قبتیکہ زمیندار
 کہ حساب کشتکار اسامی وار از ایشان طلب کند باید کہ حساب
 اسامی وار بلا آمل و بلا خس پوشی بدستخط گواہی زمیندار در سرکار
 داخل نمایند۔

و فہ (۶)۔ در باب سکونت رعایا و تجویز این است کہ رعایا سے
 میراث وار در سابق بسبب بد قولی یا اذیت رسانی موضع د میراث
 خود گذاشتہ بموضع دیگر رفته است۔ اگر باز بموضع خود آمدہ سکونت
 در نزد میراث او کمال خواهند ماند۔ لیکن باز میراث خود گذاشتہ
 بموضع دیگر نرود در رعایا سے بے میراث کہ سابق موضع بموضع
 می ماند حالاً برائے او این طور مقرر یافتہ کہ رعایا سے بے میراث
 در موضع کہ بوقت شدن تعلیم یافتہ دران موضع خواهد بود و در موضع
 دیگر نرود۔

۱۔ دریافتہ بمعنی دریافت کر کے۔

۲۔ من پوشی بمعنی بلا ہذر و حیلہ۔

دفعہ (۷)۔ زمیندار و ٹیل بداند آنچه کہ قسط بندی مقرر یافته است
بوجب آن در سرکار دادنی خواهد شد و وقتیکہ سال تمام شود ہمہ
حساب صاف و طیار کردد بقایا و در بیج یک موضع نماید۔

دفعہ (۸)۔ تعلقہ دار را لازم است کہ پیوستہ در تعلقہ خود گشت
نماید و دریافت احوال رعایا سازد و چون از زمینداران و دیسکھاں
و دیسپانڈیاں و ٹیلیاں وغیرہ کہ این ہمہ زیر دست تعلقہ دارند اگر
چیزے حرکت بیا و تصور ازین باب نہور رسد پرمیش آن از
تعلقہ دار است و تعلقہ دار از عہدہ آن جواب خواہ داد۔ و نیز باید
کہ در ہر موضع علاقہ خود رفتہ حساب اسامی ہوار ہیا رکنایندہ دریافت
سازد کہ رقم بوجب تول تحصیل شدہ یا نہ و اگر از تشخیص زیادہ حاصل
است فی الفور در سرکار اطلاع نماید و نیز لازم آنست کہ ہر کس کہ
برائے انفصال مقدمہ خود فریاد نماید اول کیفیت آن را بخوبی
در یافتہ بعد از آن ہر جہہ بواجبی و انصاف باشد انفصال نماید
و نیز ہر گاہ کہ در مواضعات خود بروہ از ٹیلیاں و دیسکھاں

۱۔ در بیج یک موضع سے مراد کھج موضع ہیں۔

۲۔ زیر دست بمعنی ماتحت۔

در عیال، وغیرہ میمانندند (نذر دینی) نیز سے بطور ضیانت دیا بطریق
نذر از اراضی گزین نہ کند۔ اگر خواہد گرفت از سرکار سزا خواهد یافت
و نیز باید کہ حفاظت و احتیاط دزدان بخوبی نماید و دزدان یا غوینان
کہ گرفتار شوند اول آنها را پانزہمیر کردن نگاہ دارد و در سرکار
اطلاع سازد و احکام طلبد و اگر کسی تعلقہ از دزد یا خونی را بسبب
طمع بے حکم سرکار مخلصے خواہد داد گنہگار سرکار خواہد شد و نیز تعلقہ
ہرگز بیکار نہ گیرد و برائے گرفتار دگیان نیز تقید دارد۔

و قع (۹)۔ یہ جمیع مردان معلوم شود کہ اگر احد سے از پیشلاں
دپواریاں و دسیکھاں وغیرہ حصہ وطن بیگلی و یا پوار گری دیا و کبھی
را از اراضی فروخت نماید یہ حکم سرکار عالی فروخت نخواہد شد اگر
در سرکار موصوف اطلاع نموده و کاغذ ہمہی سرکار
طیار کشانیدہ وطن خود فروخت نماید البتہ فروخت خواہد شد۔

۱۰۔ نذر دینی۔ محاورہ۔ اس کا قدیم سے یہ طریقہ آرہا ہے کہ دینی راہبی پاک
میں دور یہ چار روپیہ یا پانچ روپیہ جب حوصلہ رکھ کر اپنے ہاتھوں سے بہت سی ارب
کیساتھ ہر ایک شخص گذرانتا ہے مگر خاص عہدہ داردیکی ندیں مقرہ ہیں جس میں
ذکی کجائی اور نہ زیادتی۔ نذرانہ وہ جو کسی معاملہ کے ضمن میں متحمل
رہنم حاصل کرے۔ ۱۱۔ مخلصے خواہد داد یعنی رہائی کر دیا جائیگا دیا پھر ادا کیا جائے۔

اگر بے اطلاع سرکار احد سے وطن خود فروخت کند کہنگار سرکار
خواہد شد

دفعہ (۱۰)۔ جمیع مردماں بدانند کہ اگر احد سے از وطن داراں
ظلم یا دختر کسے برائے پرورش گیرد و یا بر حق وطن خود کسے را
قائم سازد در سرکار موصوف اطلاع نماید و بعد حکم سرکار جمیل
آرد اگر بے اطلاع سرکار احد سے برآں عمل خواهد کرد قابل سزا
و گنجگار سرکار است۔

دفعہ (۱۱)۔ برائے فروخت نمودن پسر خود و یا دختر خود از سرکار
مانعت شده کہ کسے فرزند خود را فروخت نہ نماید اگر فروخت
خواہد کرد و بعد دریافت در سرکار ظاہر خواہد گردید اول فروخت
کنندہ بہ سزا خواہد رسید و بعد از اں فرزند او از نزد کسیکہ خرید
کرده است مسترد خواہد شد و مبلغ خریدی بدست خریدار نخواہد رسید
دفعہ (۱۲)۔ یہ جمیع قلعہ داراں و دیہاتکھاں و دیسپانڈیاں و
نیواریاں و ٹیلایاں و چواریاں وغیرہ معلوم شود کہ ہمہ تعلقات
و مواضعات خود برائے دزدی مانعت و تقلید قرار واقعی
نمایند و ہر یک علاقتہ وار و وطندار در علاقہ و وطن خود احتیاط و
تقلید قرار واقعی یعنی حسب منابطہ تاکید کی جائے۔

فردوسی دزدان بخوبی دارند و یکمال دبیبا پند یان از مواضعات
متعلقه خود را در سرکار جواب خواهند گفت و میخوران نیز از علاقده
خود جواب خواهند داد و پیلان و پوار یان نیز از مواضعات
متعلقه خود را از عهد آمل جواب خواهند داد. اگر بر راسته
سرحد دزدی شود و آمل سرحد بموضع کسیکه تعلق خواهد داشت
جواب آمل نیز بآمل کس خواهد گرفت و اگر دزدان دزدی نموده
بموضع دیگر روند و سران تا آمل موضع بهم رسد و پیشتر سران یافته
نشود بآمل موضع و آله از عهد دزدان جواب خواهد داد. چون
سران دزدان بموضع که اثبات رسیده عیوض دزدی آفت در
زیاد بود که اهل موضع ملاقات رسانیدن آمل ندارند درین صورت
حق رسوم در وطن پیل و پواری و غیره تا ادائی عیوض دزدی در
سرکار ضبط خواهد بود و نیز بمقدّمه خون آمل بخوبی یافته که در صدر
بمقدّمه دزدی بگارش یافت یعنی سران قاتل در موضع که معلوم
شود پیشتر از آمل معلوم نگردد. بآمل اهل موضع از عهد آمل جواب
خواهند گفت اگر جواب آمل ندهند گنهگاری در سرکار بدهند.

ملک سران بمقامه - ملک موضع و آله یعنی صاحب موضع یا پیل و پواری
و غیره مراد است. ملک گنهگاری در سرکار بدهند یعنی جوانه دال سرکار کند.

و نیز زمیندار و پویشیل و پویشی آن موضع بمجلسه محض و وطن خود را
گفته گاری مقدمه خون داخل سرکار سازند و مستم گفته نگار که در
سرکار خواهند گرفت علی قدر موضع خواهد بود.

دفعه ۳ سال دز و س کیسکه خیرید کنند و بعد در یافت
آن مال نزد آن کس بهم رسد مال از آن کس گرفته بمالک مال
خواهند شد و کسانیکه دز را اخفا کنند و مال دز و س خرید سازند
آنها بمنزله دزد و سر خواهند یافت.

دفعه ۴ پیشتر بمقدمه موقوفی بیکار حکم سرکار عالی شده است
برای هم باز برائے اطلاع جمیع علاقه داران از سرکار موصوف
اطلاع کرده می شود که احدی از مسافران و پاسبانان و ملازمان
و غیره که ادھر تعلقات سرکار موصوف آمده شدی دلند برائے
گرفتن بیکار هرگز اراده نساود و زبردستی نکند که از سرکار
مانعت مطلق است و اگر ضروری دهد و مزبور رضامند شود و مقارن
نیست و اگر رضامند نشود زبردستی نکند و اگر زبردستی کند فی الحال
در سرکار اطلاع نمایند و نیز اگر کسی از صاحبان علاقه سرکار چسپی
انگیزی یا از ملازمان صاحب برائے گرفتن بیکار اراد نماید و
زبردستی کنند تعلقات را لازم که اطلاع زیادتی ایشان سرکار سازد.

آئندہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک لفظ کے تحت مثلاً قانون۔
 دستور العمل۔ ضابطہ۔ وغیرہ وغیرہ میں بالتفصیل واقعات بیان کریں گے
 اس وقت ہم جملہ مضامین قانونی کو تحت لفظ آئین لکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔
 آئین (ہندی)۔ (ت) اسم مؤنث۔ قانون یا دستور العمل یک جا
 کر کے مرتب کرنا۔ سلسلہ سے قانون جمع کرنا۔ قانونچہ۔
 آئین دیوانی۔ اسم مذکر۔ ملکی قانون یا شرع۔
 آئین فوجداری۔ اسم مذکر۔ فوجی قوانین۔ جنگی قوانین۔
 آئین مال۔ اسم مذکر۔ قواعد مالگزاری۔ رسوم۔ محاسن۔ مداحسل۔
 قوانین خرچ۔



ب۔ (ع) اسم مؤنث۔ (۱) عزلی۔ اردو۔ الف۔ بے۔ تے کا
دوسرا اور ہندی حروف صحیح کا نیسیواں اور ششویں کا تیسرا حرف ہے
بائے ابجد۔ بائے موحده۔ بائے مازی اور ہندی میں ب کہتے ہیں۔ اہل
عرب اس کا تلفظ الف کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

(۲) حساب محل میں اس کے دو عدد فرض کیے گئے ہیں۔

(۳) یہ حرف اردو میں فارسی اور عربی کے الفاظ کے ساتھ کبھی صحت
کبھی قسم۔ کبھی صلہ۔ و اتصال۔ کبھی صاحب اور والا کے معنوں میں بافتح
آتا ہے۔ لیکن جہاں والا کسے معنی دیتا ہے وہاں الف کے ساتھ لکھتے
ہیں چنانچہ حسب ذیل مثلاً اس سے ثابت ہے۔

بجھا۔ واٹھ ہاٹھ۔ رنگ برنگ۔ دم بدم۔ بدل و جان (عوام نے
ہندی الفاظ کے درمیان بھی اس ب کو برتا ہے جیسے گھر بہ گھر ہاتھ
یہ ہاتھ۔ وغیرہ وغیرہ) با ایران۔ بادشاہ۔ باتیز۔ یعنی صاحب تیز۔ وں دار۔
ایسان دار۔

یا۔ (ن) حرف ربط۔ ساتھ۔ ہمراہ۔ مع۔ باوجود اور باوصف وغیرہ۔
 سائنس۔ طرف وغیرہ۔ بازکا منفق۔ جو شکاری ہے۔

باچھ۔ ہ۔ اسم مونث بیٹی۔ چنڈہ۔ بہری۔ جعبندی۔
 باضابطہ۔ (ف) تالیف فعل۔ حسب دستور حسب قاعدہ۔ حسب
 معمول۔ بموجب قانون مروجہ۔

باقاعدہ۔ (ف) تالیف فعل۔ با ترتیب۔ ترتیب وار حسب دستور
 باقرینہ۔ با موقع تعلیم یافتہ بطرز جدید کا نام فوج باقاعدہ۔

باب۔ (ع) اسم مذکر۔ (۱۱) دروازہ۔ و در۔ (۲) مقدمہ۔ محالہ۔
 (۳) کتاب کا حصہ۔ فصل عنوان۔ (۴) دفعہ ادھیاء۔ حد (۵) نوع قسم۔
 (۶) بابتہ حساب۔ مدے۔ (۷) مقصد۔ مطلب۔ غرض۔ مدعا۔ اشار۔ مراد۔
 (۸) مضمون۔ بحث۔ تذکرہ۔ (۹) دربار۔ درگاہ۔ جیسے باب عالی۔

بابیت۔ (ع) اسم مونث۔ (۱) حساب۔ مدے۔ (۲) لیے۔ واسطے۔
 (۳) مقدمہ۔ محالہ۔ (۴) کان۔ سبب (۵) نسبت۔

بائیز۔ (ہ) اسم مونث۔ ایک قسم کی گھاس ہے۔
 بائیز۔ (ہ) اسم مذکر۔ خاندان مغلیہ کے ایک بادشاہ کا نام جو جلال الدین
 اکبر شاہ دہلی کا دادا تھا۔

بابک۔ (ف) آئین۔ دستور۔ قاعدہ۔ معمول۔ قرینہ۔ نام ایک بادشاہ کا۔

باج۔ (ن) اسم مذکر۔ خراج۔ نفل بندی۔ زمین کا محصول جو بادشاہ کو دیا جاتا ہے۔ کر۔ زراعت کاری۔ گناہ۔ جہنمی کا روپیہ۔
 باجھ۔

باج دار۔ (ن) اسم مذکر۔ محصول دینے والا نوکر۔
 باج گزار۔ (ن) اسم مذکر۔ خراج ادا کرنے والا۔ رعیت۔ مطیع۔ محکوم۔
 فراں

بیر۔ (ن) اسم مذکر۔ خراج لینے والا۔ محصول لینے والا۔ ٹیکس
 مالک۔ وہ بادشاہ جس کو حاکم ماتحت و دربار و غیرہ مطیع ہو کر سالانہ
 نذرانہ داخل کریں۔

باجی۔ (ن) اسم مذکر۔ خراج دینے والا۔
 باجھ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ (۱) پٹی۔ چنڈہ۔ پہری۔ جہیندی۔
 باحور (ع) اسم مذکر۔ موسم گرما میں سخت گرمی کے دن۔ اور یہ ایام
 انیسویں توڑ سے چھبیس دن تک آٹھ روز مقرر ہیں۔ اگر یہ آٹھ روز شدت
 کی گرمی سے گزر جائیں تو غلہ کے ارزانی کی علامت سمجھنا چاہیے
 اگر یہی آٹھ دن نہایت سردی سے گزر جائیں تو غلہ کے گرانی کی علامت
 ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آٹھ دن حاکم ہیں۔ آٹھ ماہ کے احوال پر
 ۱۷۔ نذرانہ شاہی جو حاکم ماتحت دے۔

باد۔ (۵) اسم مذکر۔ (۱) جھگڑا۔ جمیع۔ کردہ۔ (۲) دستوری۔ کمیشن۔
(۳) خرچ دینے کے وقت جس قدر معاف کیا جاتا۔ ہے اُس کو بھی باد
کہتے ہیں۔ (۴) مقدمہ۔ تالش۔

بادشاہ۔ اسم مذکر۔ جمیع (بادشاہ) مالک۔ تخت۔ شاہ۔ مالک۔ ملک۔ راجہ۔
(۲) مالک۔ حاکم۔ محمد۔ (۳) سردار۔ کامل۔ (۴) آزاد۔ خود مختار۔
بادشاہ تیمور نے حسب ذیل بادشاہوں کو لقب عطا فرمایا تھا۔
(۱) بادشاہ ہندوستان کا لقب دارا۔ (۲) بادشاہ روم کو قیصر۔
(۳) بادشاہ چین اور ہمایوں و جنبا کو فقور (۴) بادشاہ ترکستان کو خاقان۔
(۵) بادشاہ ایران کو شہنشاہ۔

اس وقت ہم ان بادشاہوں کا ذکر ذیل میں درج کرتے ہیں جنہوں نے
ہندوستان میں حکومت کی ہیں اور جن کے اسناد متعلقہ معاش و جاگیر و
انعام و عیس و غیرہ ہندوستان میں موجود ہیں۔

(۱) ظہیر الدین بادشاہ بابر (فردوس مکنی) نے اٹھائیس سال
ہندوستان اور متفرق ملکوں میں سلطنت کر کے ۹۳۹ھ میں انتقال کیا۔
(۲) نصیر الدین محمد ہالوی ابن ظہیر الدین بابر (جنت آشیانی)
۱۴۳۱ھ جادی الثانی ۹۳۹ھ کو سریرا سے ہند ہوا اور پچیس سال ۱۰۱۰ھ
۵ یوم سلطنت کر کے بتیخ الزنج الاول شریف ۹۶۳ھ رحلت کی۔

(۳) جلال الدین محمد اکبر بن جلیوں (عرش آشیانی) بتاریخ ۲۲ ربیع الثانی شریف ۹۶۳ھ تخت نشین ہوا اور ۱۵ سال ۱۲ ماہ دو یوم حکومت کر کے بتاریخ ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۱ھ کو انتقال فرمایا۔

(۴) محمد سلیم نور الدین محمد جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ (جنت بکھانی) بتاریخ ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۱ھ کو تخت نشین ہوا اور ۲۴ سال ۱۱ ماہ ۲۳ دن کے بعد بتاریخ ۲۲ صفر المنظر ۱۰۳۷ھ انتقال کیا۔

(۵) ابو المنظر شہاب الدین محمد شاہ جہاں بن نور الدین جہانگیر بادشاہ (فردوس آشیانی) نے بتاریخ ۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ زمام حکومت ہاتھ میں لی اور ۳۱ سال ۴ ماہ ۲۲ یوم ۱۰ شوال ۱۰۶۷ھ کے بعد حکومت سے سبکدوش ہو کر بتاریخ ۲۶ رجب المنظر ۱۰۷۱ھ بحالت قید رحلت فرمائی۔

(۶) ابو المنظر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بن شاہجہاں (خلد آرام گاہ) نے بتاریخ یکم ذی قعدہ ۱۰۶۷ھ قابض تخت پیدر ہوا اور ۵۰ سال ۲۴ یوم تک ہندوستان پر حکومت کی بعد ازیں بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۵ھ منتقل بہ دار البقا ہوا۔

(۷) محمد اعظم شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۵ھ تخت حکومت دکن پر بیٹھا اور ایک سال ۲۰ روز کے بعد جنگ میں زخمی ہو کر ۱۹ شوال ۱۱۱۵ھ میں انتقال کیا۔

(۸) محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بن عالمگیر اورنگ زیب۔ بتاریخ
سلج محمد ۱۱۹۰ھ تخت حکومت پر بیٹھا اور ۵ سال ایک ماہ کے بعد بتاریخ
۱۱۹۸ھ محرم الحرام ۱۱۹۲ھ انتقال کیا۔

(۹) محمد الدین جہاندار شاہ۔ بن بہادر بتاریخ، محرم الحرام ۱۱۹۳ھ
تخت نشین ہوا اور دس ماہ ۱۰ یوم کے بعد بتاریخ ۱۱۹۳ھ
ذی قعدہ ۱۱۹۳ھ انتقال کیا

(۱۰) جلال الدین محمد فرخ میر۔ بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بتاریخ
۱۱۹۳ھ ذی قعدہ ۱۱۹۳ھ تخت نشین ہوا اور ۶ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم حکومت کر کے
بتاریخ ۹ ربیع الاول ۱۱۹۴ھ رحلت کی۔

(۱۱) رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن شاہ زادہ رفیع الشان بن
بہادر شاہ بتاریخ ۹ ربیع الثانی ۱۱۹۴ھ تخت نشین ہوا اور ۳ ماہ گیارہ یوم
بعد بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۱۱۹۴ھ انتقال کیا۔

(۱۲) شمس الدین رفیع الدولہ بن رفیع الشان بن بہادر شاہ
بادشاہ نے بتاریخ ۲۰ رجب المرجب ۱۱۹۴ھ جانشین ہوا اور ۳ ماہ ۲۸ یوم
کے بعد بتاریخ ۸ ذی قعدہ ۱۱۹۴ھ انتقال کیا۔

(۱۳) ابوالفتح روشن اختر شاہ شاہزادہ نجمتہ اختر بن محمد معظم شاہ

۱۔ میں موصوفین نے تاریخ انتقال ۸ محرم الحرام ۱۱۹۵ھ بتلایا ہے

(فردوس آرام گاہ) نے ۱۵ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ کو دہلی پر حکمران ہوا اور ۲۹ سال ۵ ماہ ۶ یوم کے بعد بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی شریف ۱۱۶۱ھ انتقال کیا (۱۴) مجاہد الدین ابونصر احمد شاہ - ابن محمد شاہ بادشاہ (خدا آرام گاہ) بتاریخ ۲۴ ربیع الثانی شریف ۱۱۶۱ھ تخت سلطنت پر بیٹھا اور ۶ سال ۱۱ یوم کے بعد بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۱۱۶۷ھ انتقال کیا۔ (۱۵) عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ (عرش منزل) بتاریخ ۱۰ شعبان المعظم ۱۱۶۷ھ دہلی میں تخت نشین ہوا اور ۲ سال ۱۰ ماہ ۲۸ یوم تک حکومت کی۔ اس کے بعد بتاریخ ۱۰ ربیع الثانی شریف ۱۱۶۷ھ انتقال کیا۔

(۱۶) محی الملک شاہ جہاں ثانی بن محی السنہ بن مرزا کام بخش ۱۱۶۷ھ میں حکمران رہا۔ ۱۱ ماہ ایک یوم کے بعد ۱۱۶۷ھ میں علحدہ کیا گیا۔ (۱۷) عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ - بن عزیز الدین عالمگیر ثانی (فردوس منزل) نے بتاریخ ۸ جمادی الاول ۱۱۶۷ھ دہلی پر حکمرانی شروع کی اور ۸ سال ۴ ماہ ۳ روز کے بعد بتاریخ ۱۰ رمضان المبارک ۱۱۷۲ھ ہجری انتقال کیا۔

(۱۸) بیدار شاہ بن احمد شاہ دہلی میں ۱۱۷۲ھ تخت پر بیٹھا

۱۱۷۲ھ بیدار شاہ وہ ہے جس کو غلام تاج نے شاہ عالم کو اٹھکانے کے بعد تخت پر بیٹھا تھا اور اس کو شاہ عالم نے پھانسی دے دیا تھا۔

اور دو ماہ ۲۵ یوم کے بعد ۱۲۲۱ھ میں انتقال کیا۔

(۱۹) ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی شاہ عالم شاہ (عرش آراگام) تخت دہلی پر تبارخ، ۲۱ رمضان ۱۲۲۱ھ بمطابق اور ۲۲ سال ۱۰۹۱ھ ۲۱ یوم کے بعد ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو انتقال کیا۔

(۲۰) ابو الظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ ثانی تبارخ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ تخت نشین ہوا اور ۲۱ سال ۱۰۹۱ھ میں مغزول اور حجاج کیا گیا اور ۱۲۵۹ھ میں بمقام رنگون اس کا انتقال ہوا۔

اب ہم دکن کے اُن مسلمان جو تخت بادشاہی کا ذکر بھی درج کرتے ہیں جن کی ابتدا بہمنیہ سے ہے۔

بادشاہ علاء الدین حسن گانگو بہمنی۔ اس کا اصلی نام حسن تھا ناصر الدین نے اس کو خطاب (ظفر خاں) سرفراز فرمایا اور گلبرگہ شریف کے قریب ایک جاگیر عطا فرمائی۔ ایک زمانہ بعد ناصر الدین نے بوجہ پیرانہ سالی حکومت سلطنت سے سبکدوش ہو کر حسن (الخطاب یہ ظفر خاں المعروف علاء الدین حسن گانگو بہمنی) کو ۱۲۷۱ھ میں تاج شاہی سے سرفراز فرمایا۔ اور اس نے دکن کا دار السلطنت گلبرگہ شریف مقرر کر کے اس کا نام حسن آباد (یعنی اپنے نام سے) مشہور کیا۔ اس بادشاہ نے گیارہ سال دو ماہ سات یوم تک تخت نشین رہ کر یکم ربیع الاول ۱۲۹۱ھ کو وفات پائی۔

(۲) سلطان محمد شاہ - بن سلطان حسن گانگوئی۔ اس نے ۵۹۰ھ میں تخت نشین ہوا اور اکثر دکن کے بت خانہ توڑوا ڈالا اور اس نے اپنی سلطنت کے چار حصہ کر کے (۱) گلبرگہ شریعت (۲) دولت آباد۔ (۳) تلنگانہ (۴) برابر۔ ہر حصہ پر ایک طرف دار بھٹائے خطاب وغیرہ مقرر کیا۔ اس نے سترہ سال نو ماہ سلطنت کر کے بتاریخ ۹۰۵ھ ذی قعدہ ۶۶۹ھ رحلت کی۔

(۳) سلطان مجاہد شاہ بہمنی - بن سلطان محمد شاہ بہمنی ۶۶۹ھ میں تخت نشین ہوا اور چار سال حکومت کر کے بتاریخ ۹۰۵ھ ذی الحجہ ۶۶۹ھ وفات پائی (یعنی مارا گیا)

(۴) سلطان داؤد شاہ بن علاء الدین حسن گانگو بہمنی - سلطان مجاہد شاہ کے مار جانے کے بعد قائم مقام کیا گیا اور ایک ماہ پانچ یوم کی حکومت کے بعد بتاریخ ۹۰۵ھ محرم الحرام ۶۶۹ھ (بوقت نماز سجدہ میں) شہید کیا گیا۔

(۵) سلطان محمود بہمنی - بن سلطان علاء الدین حسن گانگو بہمنی - یہ علاء الدین حسن کا چھوٹا فرزند ہے جس کو تلمذین سلطنت نے داؤد شاہ کا قائم مقام ۶۷۰ھ میں بادشاہ بنایا۔ اس کی حکومت ۱۹ سال ۹۰۹ھ - ۶۸۰ھ یوم سلطنت بہمنیہ پر رہی۔ اس کے بعد بتاریخ ۹۰۹ھ رجب المرجب ۶۷۹ھ میں رحلت کی۔

(۶) سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود بہمنی اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت نشین ہوا اور ایک ماہ انیس یوم تک حکومت کی۔
(۷) سلطان شمس الدین بن سلطان محمود بہمنی نے جلد ۵۷ دن سلطنت کی۔

(۸) سلطان فیروز شاہ بن سلطان داؤد شاہ بہمنی ۷۵۷ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۷۸۱ھ میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز حجتہ اللہ علیہ روضہ افروز پبلگر ہوئے۔

سلطان فیروز نے اپنے عہد میں ہندی بیجا کے کنارے ایک بہترین شہر آباد کر کے اس کا نام فیروز نگر رکھا۔ اور ۲۵ سال، ۵ ماہ ۵ یوم تک حکومت کر کے ۸۱۰ھ شوال المکرم ۷۲۵ھ کو انتقال کیا۔ مادہ تاریخ و فائنات (جنت آشیاء) ہے۔

(۹) حضرت سلطان احمد شاہ بہمنی المعروف ولی بہمنی بن سلطان داؤد شاہ بہمنی کو بتاریخ ۸۲۵ھ شوال المکرم ۷۴۰ھ فیروز شاہ نے تخت نشین کیا۔ احمد شاہ کے اوصاف حمیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اشراق کی ناز کو بھی اپنی تمام عمر میں قضا نہیں فرمائی۔

۷۵۰ھ سلطان غیاث الدین کو غلچین دامیر الامراء دیوان نے اندھا کر دیا۔

۷۵۰ھ سلطان شمس الدین کو فیروز شاہ اور احمد شاہ فرزند ابن داؤد شاہ نے مقید کر دیا۔

یہ بادشاہ تخت نشین ہوتے ہی اپنا نام احمد شاہ بہمنی رکھا۔ غلبہ اور
دکن کے سکھ مروجہ کو اپنے نام سے جاری کروایا۔

اس بادشاہ نے اپنے باد میں خلیفہ حسن بھری کو مکمل سلطنت
مقرر کر کے ملک التجار خطاب دیا۔ اور فیروز شاہ کے غلام ہو شیہار کو
امیر الامرائی کا خطاب اور بیدار غلام کو دولت آباد کی فوج کا سپہ سالار
مقرر کیا۔

اس بادشاہ کے زمانہ میں رائے ورنگل نے جنگ میں مارا گیا۔ اس کی
ابتدائی حکومت میں شاملان بہمنیہ کا پایہ تخت گلبرگہ شریف تھا۔ بجائے
گلبرگہ شریف کے یہ نیک بادشاہ نے اپنا پایہ تخت بیدر شریف مقرر کیا۔ اس
نے اپنے آخری زمانہ میں شاہزادہ محمود خاں کو ولایت رام نگر مدہول حکم۔
سرفراز فرمایا۔ اور (دوسرے فرزند) شاہزادہ داؤد خاں کو تلنگانہ کی حکومت
عطا کی۔ ولی عہد شاہزادہ علاء الدین والا شان کو اپنی بادشاہت سرفراز کی
اور شاہزادہ محمد خاں کو بڑے بجائی کے ساتھ امور شاہی میں شریک فرمایا۔
اس کے بعد آنے کو شہنشاہی اختیار کی اور بتایا کہ ۱۲۸۸ رجب المرجب ۱۲۸۸
کو انتقال فرمایا۔ آپ نے سلطنت دکن پر بارہ سال فواہ چوبیس دن حکومت کی
غفر اللہ لہم

مولف کا خیال ہے کہ ہندوستان کے بادشاہوں میں غالباً دو ہی

بادشاہ ایسے گزرے ہیں جن کی ولایت مانی جا کر ان کی مزار شریف پر
بلاناغہ ہر پنجشنبہ کو بلا امتیاز قوم و ملت (پول) چڑھائے جاتے ہیں۔
(۱) سلطان احمد شاہ بہمنی بن سلطان داؤد شاہ بہمنی (۲) حضرت نواب
میر محبوب علی خاں بہادر غفران مکان خسرو دکن

(۹) سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ ولی بہمنی۔ سلطان
علاء الدین بہمنی نے ۸۳۲ھ میں بیدر شریف کے تخت پر جلوس فرمایا۔
اس بادشاہ نے اپنے چھوٹے بھائی محمد خاں کو راجپور اور مدگل
بلور جاگیر عطا کی تھی۔

سلطان علاء الدین بہمنی ۸۶۲ھ میں جہان فانی سے رخصت ہوا
اس نے ۲۳ سال ۹ ماہ ۲۰ یوم تخت بیدر شریف پر حکومت کی۔

(۱۰) سلطان ہمایون بن سلطان علاء الدین بہمنی ۸۶۲ھ
میں بیدر کے تخت پر بیٹھا تین سال چھ ماہ سلطنت کیا۔ اس کے بعد
تاریخ ۳۸ ذیقعدہ ۸۶۵ھ مارا گیا۔

(۱۱) سلطان نظام الدین شاہ بہمنی بن ہمایوں شاہ بہمنی بمبہ
۳۸ سال ۸۶۵ھ میں تخت نشین ہوا اور دو سال ایک ماہ سلطنت کر کے
۸۶۶ھ میں انتقال کیا۔ اس کے دو دریر تھے (۱) خواجہ جہاں ترک
(۲) ملک التجار گکواں۔

(۱۲) سلطان (شمس الدین) محمد شاہ بہمنی ۶۶۷ھ میں ہجر
 ۹۸۷ھ سال تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی کمسنی کی وجہ اس کی والدہ
 مخدومہ جہاں جو نہایت عاقلہ اور دور اندیش تھی بذاتِ خود جملہ امور
 ریاست کے انتظامات کرتی تھی اور احکامات وغیرہ اسیلوں کے ذریعہ
 جاری کرتی تھی۔ اس ملکہ کے دو وزیر تھے (۱) خواجہ جہاں ترک۔
 (۲) ملک التجار گادان۔ اس بادشاہ کے عہد میں خواجہ جہاں ترک
 وزیر اعظم مقرر ہوا اور ملک التجار محمود گادان امیر الامرائی پائی۔ خواجہ جہاں
 کے قتل ہونے کے بعد محمود گادان کو وزارت ملی۔ اس بادشاہ نے بجائے
 چار صوبوں کے آٹھ صوبہ داریاں قرار دیں اور دار السلطنت بجائے
 احمد آباد کے محمد آباد بیدر رکھا۔

یہ بادشاہ ۷۰ سال سلطنت کر کے بتایح غزوہ صفر المنظر ۷۷۷ھ ہجری
 انتقال کیا۔

(۱۳) سلطان محمود شاہ بن سلطان (شمس الدین) محمد شاہ بہمنی
 ۶۷۷ھ میں تخت نشین ہوا۔

اس کے زمانہ میں امیر برید و انتظام الملک بکری اور قوام الملک
 بکیر و منیر اور یوسف عادل شاہ اور بشک اجیب اشتر اور مجیب اللہ
 صاحب اور معزز امراء تھے

یہ بادشاہ ۳۷ سال ۲۰ دن حکومت کر کے بتلیخ ۳ مرد کیچہ احمد ۹۲۳ء
رحلت کی۔

(۱۴) سلطان احمد شاہ ثانی بن سلطان محمود شاہ بہمنی کو امیر برید
نے ۹۲۳ء میں تخت سلطنت پر بٹھایا۔
یہ بادشاہ دو سال ایک ماہ تخت حکومت پر بیٹھا اور ۹۲۷ء میں
انتقال کیا۔

(۱۵) سلطان علاء الدین ثانی بن سلطان احمد شاہ بہمنی ۹۲۷ء
میں تخت نشین ہوا اور دو سال تین ماہ کے بعد ۹۲۹ء میں انتقال کیا۔
اس بادشاہ کا وزیر بھی امیر برید ہی رہا ہے۔

(۱۶) سلطان شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود شاہ بہمنی ۹۲۹ء میں
تخت نشین ہوا اور ۹۳۰ء میں انتقال کیا۔ اس بادشاہ کے زمانہ میں امیر برید
ہی وزیر بلکہ خود مختار بن گیا تھا۔

(۱۷) سلطان شاہ کلیم اللہ بن سلطان محمود شاہ بہمنی۔ یہ خاندان بہمنی
کا آخری بادشاہ ہے جو امیر برید کے ہاتھوں میں تھا۔ یہ بادشاہ برائے نام
تخت سلطنت پر ۹۳۰ء میں بیٹھا اور ۹۳۳ء میں انتقال کیا۔ امیر برید نے
دیکھا کہ اب خاندان بہمنیہ میں کوئی باقی نہیں رہا تو خود سلطنت برسر پر

لے۔ بعض مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان شاہ کلیم اللہ بہمنی ۹۳۳ء میں انتقال کیا۔

خود مختار بادشاہ بن گیا۔ اس انقلاب کی وجہ ہر ایک طرف دار (یعنی صوبہ دار) اپنے اپنے ملک پر قابض ہو کر خود مختار بادشاہ بن گئے اور شاہانِ بہمنیہ کے بعد دکن میں پانچ سلطنتیں قائم ہوئیں۔ جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بیدر شریف میں برید شاہ (طرفدار) (۲) ہرار میں حماد شاہ۔

(طرفدار) (۳) بیجاپور میں عادل شاہ (طرفدار) (۴) احمد نگر میں نظام شاہ

(طرفدار) (۵) گولکنڈہ میں قطب شاہ (طرفدار)

خاندانِ بہمنیہ میں (۱۸۰) سال سلطنت رہی۔

حکومت برید کے واقعات درج ذیل کیے جاتے ہیں جس نے خاندانِ بہمنیہ کو تباہ کر کے خود مختار بادشاہ بن گیا تھا۔

(۱) محمد قاسم برید۔ اولاً یہ شاہانِ بہمنیہ کا غلام تھا۔ اس نے سلطان محمد شاہ

بہمنی کے عہد میں امارت پائی۔ اور سلطان محمود شاہ بہمنی کے عہد میں خدمت

وزارت سے سرفراز ہوا اور رفعتِ رفعت سلطان کلیم اللہ بہمنی بن محمود شاہ بہمنی

کے زمانہ میں محمد قاسم خود مختار بن گیا۔

(۲) امیر برید ابن قاسم برید بعد سلطان محمود شاہ بہمنی بعد طرفدار

(یعنی صوبہ دار) بیدر مقرر تھا بعد انتقال احمد نظام شاہ بھری ۹۳۲ھ میں امیر برید

کا قتل صرف بیدر شریف پر ہوا۔ امیر برید ۵ سال سلطنت کر کے ۹۳۹ھ

میں دولت آباد (یعنی بالا گھاٹ) کے مقام پر انتقال کیا۔

(۳) علی برید ابن امیر برید ۹۴۹ء میں قائم مقام پدر ہوا۔ علی برید نے اپنے عہد میں بیدر شریف کی فصیل (یعنی حصار کی دیوار) بنوائی اُس نے صرف ۲۸ سال حکومت کر کے ۹۸۷ء میں انتقال کیا۔

(۴) ابراہیم برید۔ ابن علی برید ۹۸۷ء میں تخت نشین ہوا اور آٹھ سال کے بعد ۹۹۴ء میں انتقال کیا۔

(۵) قاسم برید ثانی ابن علی برید ۹۹۴ء میں اپنے بھائی ابراہیم برید کا قائم مقام ہوا اور تینتالیس سال کئی ماہ سلطنت کر کے ۱۰۱۹ء میں انتقال کیا۔

(۶) علی برید ثانی بن قائم برید ثانی ۱۰۱۹ء میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور بارہ سال حکومت کر کے ۱۰۳۵ء میں انتقال کیا۔

(۷) امیر برید ثانی ابن علی برید ثانی ۱۰۳۵ء میں جانشین پدر ہوا مگر چند روز کے بعد اراکین کے مشورہ سے میرزا علی نامی ایک شخص تخت بیدر پر بٹھایا گیا۔ مرزا علی ۱۰ سال حکومت کر کے ۱۰۴۵ء میں انتقال کیا۔

خاندان برید شاہیہ کی حکومت سلطنت بیدر شریف پر ۶۷ سال رہی۔ اب ہم طرفہ، دار طرفہ، جیا پور کا ذکر ذیل میں درج کرتے ہیں جو بعد ختم خاندان بہمن شاہیہ خود مختار بادشاہ بن گیا۔

(۱) یوسف عادل شاہ۔ خاندان عادل شاہیہ کا بانی یوسف عادل شاہ

جو بعد شاہان ہمنیہ امیر (مرفخدار) بیجا پور و ناظم بیجا پور مقرر تھا۔ جب سلطنت
ہمنیہ میں کمزوری دیکھی تو خود اپنے کو بیجا پور کا بادشاہ مقرر کیا۔ اور اپنا
دار السلطنت بیجا پور قرار دیا۔

یوسف عادل شاہ ۹۶۶ء میں خود مختار ہو کر ۱۰ سال سلطنت کیا۔ اور
۹۷۶ء میں انتقال کیا۔

(۲) اسماعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ اپنے باپ کے تخت پر
۹۷۶ء میں بیٹھا اور ۲۴ سال سلطنت کر کے ۹۸۰ء میں انتقال کیا۔

(۳) ابراہیم عادل شاہ بن اسماعیل عادل شاہ جبکہ ملو عادل شاہ ابن
اسماعیل عادل شاہ تخت نشین ہوا۔ تو امور سلطنت سے بالکل بے خبر ہونے کی
وجہ امر سلطنت نے اس کو اندھا کر کے اس کے بجائی ابراہیم عادل شاہ
کو تخت نشین کیا۔

ابراہیم عادل شاہ ۱۰۲۱ھ سال سلطنت کر کے ۹۶۱ء ہجری میں
انتقال کیا۔

(۴) علی عادل شاہ ابن ابراہیم عادل شاہ ۹۶۱ء میں تخت سلطنت پر
بیٹھا اس نے اپنے عہد میں رام راج کو قتل کر کے ریاست بیجا نگر کو اپنے
تہذیب میں لے لیا۔ علی عادل شاہ نے ۲۷ سال سلطنت کر کے ۱۰۰۰ء میں
انتقال کیا۔

(۵) ابراہیم عادل شاہ ثانی بنیو ابراہیم عادل شاہ اول (۱۸۸۰ء) میں تخت نشین ہوا اور ۵۴ سال حکومت کر کے ۱۵۳۲ء میں انتقال کیا۔
 (۶) محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ ۱۵۳۲ء میں تخت نشین ہوا اور بتائے شاہ جہاں بادشاہ دہلی ۳۶ سال سلطنت کر کے ۱۵۶۹ء میں انتقال کیا۔

(۷) سکندر عادل شاہ ۱۵۶۹ء میں تخت نشین ہوا لیکن اس کی کم الفتائی کی وجہ جو خرابیاں سلطنت میں واقع ہو رہی تھیں اس کی اطلاع عالمگیر شہنشاہ دہلی کو ملتے ہی عالمگیر نے اپنے فرزند محمد اعظم شاہ کو بہرہی غازی الدنخیاں بہادر فیروز جنگ وغیرہ روانہ کیا۔ بالآخر سکندر عادل شاہ ۱۵۹۷ء میں مفید کیا جا کر قلعہ دولت آباد میں نظر بند کر دیا گیا۔ عادل شاہی سلطنت ۱۹۱ سال کے بعد شاہی تصرف میں آگئی۔

خاندان نظام شاہی کا ذکر (جن کا دار السلطنہ احمد نگر تھا)۔

(۱) نظام الملک احمد شاہ بھری۔ اس کا باپ بزمانہ سلطان احمد شاہ بہمنی (جس کا سنہ جلوس ۱۵۹۷ء ہے) بدر فتح بیجا نگر قیدیوں کے ساتھ لایا گیا۔ اس نے اپنا نام حسن رکھ کر غلامان شاہی میں داخل ہوا چوتھے شاہزادے سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ ولی البہمنی کا ہم عمر تھا۔ اس لئے شاہزادہ کی خدمت میں رہ کر لیاقت پیدا کی۔

جب شاہزادہ سلطان علاء الدین بہمنی نے بدرا انتقال حضرت والد مرحوم تخت نشین ہوا تو اس کو نظام الملک بھری کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اور ناظم (طرت دار) تلنگانہ مقرر کیا مگر سلطان محمود شاہ بہمنی ثانی کے بدانتظامی کی شہرت سن کر اس نے بھی ۷۸۵ھ میں خود مختار ہو گیا۔ اس نے اپنے عہد میں ملک تلنگ کے گرد و نواح کے قلعہ جات حاصل کر کے دار السلطنت احمد نگر نام رکھا۔ بالآخر ۸۱۳ھ میں انتقال کیا۔

نظام الملک احمد شاہ بھری نے جملہ ۲۰ سال سلطنت کی۔

(۲) برہان نظام الملک بھری ۸۱۳ھ میں تخت نشین ہوا۔ اور ۴ سال سلطنت کر کے ۸۱۶ھ میں انتقال کیا۔

(۳) حسین نظام شاہ بن برہان نظام شاہ ۸۱۶ھ میں دارالحکومت احمد نگر میں تخت نشین ہوا اور گیارہ سال کے بعد ۸۲۷ھ میں انتقال کیا۔

(۴) مرتضیٰ نظام شاہ بن برہان نظام شاہ کو بالاتفاق امراء سلطنت نے ۸۲۷ھ میں تخت نشین کیا اور ۲۴ سال سلطنت کر کے ۸۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۵) میرال حسین بن مرتضیٰ نظام شاہ ۸۹۶ھ میں تخت نشین ہوا اور دو ماہ تین یوم کے بعد ۹۹۶ھ میں انتقال کیا۔

(۶) اسماعیل نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ و برہان نظام شاہ بن

حسین نظام شاہ۔ اسماعیل نظام شاہ کو امراء نے بالاتفاق ۹۹۶ھ ہجری میں تخت نشین کیا۔

مگر اسماعیل نظام شاہ کی بد اعتقادی کی کیفیت برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ سن کر بہ تائید اکبر بادشاہ دہلی سنہ ۱۰۰۰ھ میں قلعہ احمد نگر فتح کیا۔ اور چار سال سلطنت کر کے سنہ ۱۰۰۳ھ میں انتقال کیا۔

(۷) ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ سنہ ۱۰۰۳ھ میں تخت نشین ہوا اور چارہاں کے بعد انتقال کیا۔

اب اس حکومت کے چار حصہ ہو گئے۔ احمد نظام شاہ جو خاندان نظام شاہیہ سے تھا بہ کمک منجمو امیر قلعہ اوسہ کا مالک بن گیا۔

بہ تائید چاند بی بی بہادر شاہ نامی شہزادہ نے قلعہ احمد نگر کا مالک بن گیا امیر اخلاص خاں نے موتی نامی ایک لڑکے کو دولت آباد کا مختار بادشاہ بنادیا۔ ابہت خاں حبشی نے شاہ علی بن نظام شاہ معمر ۲۰ سال کے تفویض پر بندہ کی حکومت کی اور وہاں کا مختار بنایا۔

جب اکبر نے عبدالرحیم خان خاں کو احمد نگر پر روانہ کیا تو چاند بی بی نے اس کے مقابلہ میں قدم جاکھی اس لیے آپس میں صلح ہو گئی۔ اور سنہ ۱۰۰۸ھ میں شاہزادہ دانیال ابن اکبر شاہ احمد نگر پر چڑھائی کر کے فتح کر لیا۔

(۸) مرتضیٰ نظام شاہ بن شاہ علی کے انتقال کے بعد دولت آباد میں

ملک عنبر حبشی ناظم مرہٹواری نے باتفاق آرا چنگیز خاں کے سر پر تاج حکومت رکھا اور ملک عنبر حبشی وکیل سلطنت ترار پایا۔ اسی نے اپنے ہمدم میں شہر کھڑکی قریب دولت آباد کے آباد کیا۔ اس کی حکومت کے چند روز گزرے تھے کہ انتقال ہو گیا۔

مرتضیٰ نظام شاہ و چنگیز خاں کی حکومت ایک سال (سنت ۱۰۱۸) میں تمام ہو گئی۔

(۹) برہان نظام شاہ بن مرتضیٰ نظام شاہ سنت ۱۰۱۸ میں تخت نشین ہوا۔ چند روز کے بعد شہزادہ خورم بن جہانگیر بادشاہ دہلی نے برہان نظام شاہ سے مقابلہ کر کے فتح مندی حاصل کی اور برہان نظام شاہ و ملک عنبر حبشی خراج گزار ٹہرے۔ برہان نظام شاہ سنت ۱۰۲۲ میں انتقال کیا۔ اس نے کل ۲۶ سال سلطنت کی۔ اس کے بعد مہابت خاں خانخاں الہ بکم شاہجہاں برہان پور سے دولت آباد کو مقابلہ کیا۔ اس لڑائی میں فتح خاں قید کیا گیا اور یاقوت حبشی و مہابت خاں مارے گئے۔ یہ جملہ واقعہ سنت ۱۰۲۳ سال ۱۶۱۰ء کا ہے نظام شاہی حکومت بیجاپور ۱۲۶ سال رہی۔

عماد شاہیوں کا ذکر جن کا پایہ تخت ملک برار تھا۔

(۱) فتح اللہ عماد شاہ پہلے یہ خان جہاں کا غلام تھا۔ اس وقت

خان جہاں سپہ سالار ملک برار تھا چونکہ فتح اللہ عہد شاہ لائق تھا اس لیے رفتہ رفتہ خان جہاں کا مستعد بنا۔ اس کے بعد سلاطین ہندیہ کا ہم جلس امیر ہوا محمد شاہ کے عہد میں اس کو عہد الملک کا خطاب ملا اور یہ ملک براڈ کاسٹر شکر (قلعدار) مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن محمود شاہ کے عہد میں یہ سال ۸۹۲ ہجری خود مختار ہو گیا۔ اور اپنا نام سکہ و خطبہ میں جاری کیا۔ اس نے ۲۰ سال حکومت کر کے ۹۲۲ء میں انتقال کیا۔

(۲) علاء الدین عہد شاہ بن فتح اللہ عہد شاہ ۹۲۲ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے عہد میں قلعہ کاویل کو اپنا مستقر حکومت بنایا۔ ۹۲۳ء میں بعض موزین کا یہ خیال ہے کہ خداوند خاں حبشی طرفدار امور تھا۔ جس کو خداوند خاں طرفدار نے قتل کر کے قلعہ ماہور پر اپنا قبضہ کیا۔ اس نے ۹۶۶ء میں ۴۵ سال حکومت کر کے انتقال کیا۔

(۳) دریا عہد شاہ فرزند اکبر علاء الدین عہد شاہ ۹۶۶ء میں جانشین ہوا اور چند روڈ بادشاہت کر کے انتقال کیا۔

(۴) برہان عہد شاہ صغریٰ میں حاکم رہا تھا پھر اس کے بعد وہ بھی خود مختار ہو گیا۔ اور تھاول خان دکنی جو دولت خاں کا غلام تھا حاکم برار

۱۔ دریا عہد شاہ کے انتقال کی صحیح تاریخ مولف کو نہیں ملی۔ انشاء اللہ تعالیٰ طبع ثانی میں اس کی مکمل تحقیقات کے بعد وضاحت کی جائے گی۔

مختار کل مقرر ہوا۔ اسنے چند روز کے بعد ابراہیم قطب شاہ اور حاکم نادر علی
برہان پور سے سیل کر کے برہان عماد شاہ کو قلعہ گزنار میں قید کر دیا۔ اور
اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ مگر چند روز کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ نے
تغاول خاں دکھنی اور اس کے بیٹے شمشیر الملک وغیرہ کو گرفتار کیا۔
۹۸ھ میں سلطنت عماد شاہی کا خاتمہ ہو گیا۔ ملک براڑ عماد شاہیہ میں
(۱۰۶) سال رہا۔ اس کے بعد مرتضیٰ نظام شاہ بحری کا قبضہ براڑ پر ہو گیا۔
اب ہم قطب شاہی حکومت کے واقعات درج ذیل کرتے ہیں جن کا
پایہ تخت گو لکندہ تھا

(۱) سلطان قلی قطب شاہ ابن ابیس قلی بہمد شاہان بہمنیہ
تلنگانہ کا ناظم (طرف دار) مقرر کیا گیا تھا۔ تلنگانہ کے سرکشوں کو جب اپنا
مطیع بنایا تو سلطان بہمنیہ نے قطب الملک کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اس
کے بعد قلعہ گو لکندہ کا حاکم مقرر کیا۔ جب دیکھا کہ بہمنی سلطنت میں انقلاب
پیدا ہو گیا ہے تو قطب شاہ نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ۹۱۸ھ میں دکن
کا بادشاہ بن گیا اور جلد اسناد و احکام وغیرہ خود ہی اجرا کرنا شروع کیا۔ لیکن
اس کی سادت مندی یہ تھی کہ سلطان بہمنی کے انتقال تک خطبہ میں اپنا نام
نہیں پڑھوایا۔

۱۰۰۔ بعض مورخین نے نقل خاں نام بتلایا ہے۔

سلطان قلی قطب شاہ نے رفتہ رفتہ تمام ملک تلنگانہ (یعنی دکن) کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور قلعہ نلگنڈہ کو بھی اپنے قبضہ میں لالیا۔ اس نے بڑو ربادو شہر قلعہ مستح کیے۔ اور تیلانچ ۲۲ جاوی الثانی ۹۵۰ھ میں انتقال کیا۔ سلطان قلی قطب شاہ نے (۳۲) سال سلطنت دکن کی حکومت کی۔ (۲) سلطان یار قلی جمشید خان ابن سلطان قلی قطب شاہ ۹۵۰ھ میں تخت نشین ہوتے ہی اپنا نام جمشید قلی قطب شاہ رکھا اس وقت ملک قاسم برید نے سلطان جمشید کے الطاف و ہمدردی کی وجہ سے سرکار میدک حسن آباد۔ ذرائع کھیت و نذر گزارانی سلطان جمشید قلی (۱) سال سلطنت کر کے ۹۵۶ھ میں انتقال کیا۔

(۳) سجان قلی قطب شاہ ابن جمشید قلی قطب شاہ کی ماں نے عین الملک سیف خاں کو دیوان سلطنت بنا کر سجان قلی قطب شاہ کو تخت نشین کیا۔ اس کے زمانہ میں اراکین سلطنت کے مشورہ سے دولت قلی خاں قلعہ بھونگیر سے رہا کیا گیا اسنے قلعہ بھونگیر کے اطراف بڑے بڑے مقامات پر قبضہ کیا تھا لیکن سیف خاں عین الملک نے دولت قلی خاں اور جگدیراؤ ناٹک واڑی کو گرفتار کر لیا اس کے بعد سجان قلی مع ہمسایوں کے گرفتار ہو گیا۔ سجان قلی نے صرف چھ ماہ حکومت کی۔ (۴) ابراہیم قلی قطب شاہ فرزند ششم سلطان قلی قطب شاہ ۹۵۸ھ

یہ کوشش تمام قلعہ محمد نگر کا بادشاہ قرار پایا۔ اس نے عین المملکت کے انتقال کے بعد خان اعظم مصطفیٰ خاں کو اپنا وزیر بنایا۔ اور راجہ رام راج والی جیانگر سے مقابلہ کر کے اپنے ملک کو واپس لے لیا۔ اور حسین نظام شاہ والی احمد نگر کی بہن سے عقد خوانی کی۔ اس کے چھ فرزند تھے (۱) عبد القادر المعروف بہ شاہ صاحب (۲) حسین قلی مرزا (۳) محمد قلی (۴) ابوالفتح (۵) مرزا محمد خدا بندہ (۶) محمد امین۔ ابراہیم قلی نے قلعہ محمد نگر سے ساحل سمندر تک اپنا قبضہ رکھا۔ اس نے ۳۰ سال سلطنت کر کے ۲۱ ربیع الثانی شریف ۱۰۶۸ھ روز پنجشنبہ کو انتقال کیا۔

(۵) محمد قلی قطب شاہ بن سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ اس بادشاہ کے عہد میں لڑائی کثرت سے ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ امراء سلطنت جب سلام کے لیے حاضر دربار ہوتے تھے تو سامان جنبگی مہیا کر کے آتے تھے تاکہ حکم کے ساتھ ہی سفر کریں۔

اس نے قلعہ تلنگتھہ کو فتح کیا اس کے عہد میں امین الملک اور افضل خاں حوالدار مرغنی نگر اور ونیکٹ پتی رائے والی جیانگر اور ابن امیر شاہ میر اور راجہ نرسنگ راج اور خدا بندہ خاں اور اعتبار خاں اور راجہ دستاد پووالی درنگل۔ اس کے بعد اس کا بیٹا راجہ کشن۔ یہ سب

برسر خدمت تھے۔ راجہ کشن نے سلطان محمد قلی قطب شاہ کو خراج دینا شروع کیا۔ قلندر خاں حاکم بجا نگر کو اعتبار خاں نے حسب حکم شاہ دہلی گرفتار کیا۔

محمد قلی قطب شاہ بوجہ خرابی آب و ہوا قلعہ گو لکنڈہ کے قریب ایک شہر کی بنیاد ڈالی اور اس کا نام حیدر آباد رکھا۔

(امیر شاہ میر) امیر سلطنت یہ محمد قلی قطب شاہ کا خسر (یعنی سسر) تھا اور مرزا محمد امین اس کا وزیر اعظم اور خزانہ دار امیر ابو طالب تھا۔ یہ بادشاہ ۳۲ سال سلطنت کر کے بتاریخ ۱۷۷۱ ارڈی قعدہ ۲۸ سنہ ۱۱۷۱ انتقال کیا۔

(۶) سلطان محمد قطب شاہ ابن محمد امین (برادر زادہ محمد قلی قطب شاہ) بتاریخ ۱۷۷۱ ارڈی قعدہ ۲۸ سنہ تخت نشین ہوا۔ اس کا مقرب اور باو قعت امیر میر محمد امین المعروف بمیر حبلہ تھا۔ سلطان محمد قطب شاہ کے دو فرزند تھے (۱) عبد اللہ مرزا (۲) سلطان علی مرزا اس بادشاہ نے کل ۱۴ سال ۵ ماہ کئی دن سلطنت کر کے بتاریخ ۱۳۱۳

سنہ ۱۱۷۱ یہ مشہور ہے کہ شہر حیدر آباد کن جس مقام پر آباد کیا گیا ہے اس سے پہلے ایک چھوٹا سا قریہ آباد تھا۔ جس کا نام جاک نگر رکھا گیا تھا۔ اور اس سے بھی قدیم نام موضع چلیم تھا۔

جمادی الاول ۱۰۳۱ھ ہجری انتقال کیا۔

(۷) سلطان عبدالعزیز قلی شاہ ابن سلطان عبدالعزیز شاہ
بتاریخ ۱۳ جمادی الاول ۱۰۳۱ھ تخت پر بنیا۔ اس کے عہد میں شہنشاہ
شاہ جہاں دہلی پر حکمراں تھا جب شہنشاہ شاہ جہاں نے اورنگ آباد پر
چڑھائی کی تو سلطان عبدالعزیز نے چند شرائط پیش کر کے صلح کی
اور سالانہ پیشکش بھی داخل کرنا شروع کیا۔ اس کے عہد میں بھی
میر جملہ وزیر تھا اس کے بعد شاہ جہاں نے اپنے پوتے سلطان محمد
ابن اورنگ زیب عالمگیر کو حیدر آباد مستخ کرنے کے لیے فوج کے
ساتھ روانہ کیا۔ سلطان محمد اس لڑائی میں کامیاب ہوا مگر یہ شرائط قابل
سلطان عبد العزیز کو سلطنت حیدر آباد پر حکمراں رہنے کا موقع ملا۔ غرض کہ اس
نے ۴ سال، ۱ ماہ کئی یوم سلطنت کر کے بتاریخ ۱۵ محرم الحرام ۱۰۳۳ھ
انتقال کیا

(۸) سلطان ابوالحسن ماما شاہ ہم خوش (دادا) سلطان عبدالعزیز
قلعہ شاہ میر مظفر وزیر کی کوشش سے بتاریخ ۵ محرم الحرام ۱۰۳۳ھ تخت
نشین ہوا عالمگیر نے ۹۶ھ میں بیجاپور فتح کرنے کے بعد اپنے فرزند
سلطان آصفیہ ص ۳۲ سطر (۱۷) میں ۱۰۳۱ھ درج ہے اور کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵
۱۰۳۳ھ درج سے یہی سنہ صحیح ہے

اکبر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ کو دکن پر بغرض لڑائی روانہ کیا۔ اس وقت
 تانا شاہ کی ملازمت میں یہ لوگ برسر خدمت تھے (سید قرضی وزیر اور اسکے
 بعد پھر (۲) نانا وزیر ہوا (۳) اکنا برادر ادا پیشکار (۴) ابراہیم خاں سپہ سالار
 (یعنی سرکش کر) (۵) عبداللہ خاں تعلقدار و مصاحب خاص۔ اس لڑائی میں
 سب سے پہلے ابراہیم خاں نے تانا شاہ سے مخالفت کر کے شہزادہ معظم شاہ
 سے ملکر تانا شاہ کی فوج کے مقابلہ میں لڑا۔ غرض کہ میدان جنگ شہزادہ
 معظم کے ہاتھ رہا۔ صلح اس شرط سے ہوئی کہ تانا شاہ ایک کروڑ بیس لاکھ
 روپیہ خراج داخل کرے۔ اور ادا و تیز اس کا بھائی اکنا کو خدمت سے
 معزول کرے۔ اسی بنا پر اکنا اور ادا دونوں خدمت سے علیحدہ کر دیے
 گئے۔ اس کے بعد اورنگ زیب عالمگیر نے سعادت خاں اسیر کو نذرانہ
 وصول کرنے کی غرض حیدر آباد روانہ کر کے ادھر سے خود بھی چڑھائی
 کی۔ بالآخر ۱۰۹۸ء میں عالمگیر کا قبضہ قلعہ پر ہو گیا۔

شاہزادہ معظم جاہ کے ہمراہ امانت خاں و دیانت خاں
 (سپہ سالار) تھے۔ سلطان ابوالحسن تانا شاہ ۱۰۹۹ء میں قلعہ دولت آباد میں

سلطنت کر رہے تھے۔ سلطان ابوالحسن کے زمانہ کی متوسط کیفیت اس طرح لکھی ہے کہ سلطان
 ابوالحسن تانا شاہ کی عمر چودہ سال صرف تھیں۔ اور چودہ سال تحصیل علم میں۔ چودہ سال
 حضرت شاہ راجہ قتال حسین دہشتہ اللہ علیہ کی خدمت میں اور چودہ سال سلطنت میں
 اور چودہ سال قید میں گزری۔

مقتید ہو گیا۔ تانا شاہ کو ایک لڑکا ہوا (جبکہ یہ مقتید ہو گیا تھا) اس کا نام
تانا شاہ نے بندی سلطان رکھا۔

دکن پر قطب شاہی حکومت (۱۸۰) سال رہی۔

اب یہاں سے دکن کی صوبہ داری اور اُس کے بعد سلطنت آصفیہ
کی خود مختار بادشاہت کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) نواب نظام الملک آصف جاہ (اول) مغفرت آباد

آپ کا اصلی نام میر قمر الدین خاں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی
نواب میر شہاب الدین خاں المصطفیٰ بہار فیروز جنگ
مرحوم بن نواب عابد علی خاں آپ کا اجدادی سلسلہ شیخ المثنیٰ حضرت
مولانا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے اور
یہاں سے حضرت شیخ صاحب کانسب مبارک حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ
اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہا ہوتا ہے۔

نواب آصف جاہ بہادر کے نانا نواب سعد اللہ خاں بہادر عمدۃ الملک
وزیر اعظم شاہجہاں تھے۔

آپ کو پہلا خطاب چچین قلیج خاں بہادر علیہ السلام میں شاہ دہلی کی
طرف سے سرفراز ہوا اور نواب صاحب الامیر (بوجہ تبادلتہ تم دل لیا)
کرناٹک کے فوجدار مقرر ہوئے۔ عالمگیر نے شاہیہ میں ایک

انگٹری سرفراز کی جس پر چین خلیج خاں بہادر کا تاتم کف رہا تھا۔
 بعد انتقال عاسگیر بہادر شاہ نے ۱۲۳۳ھ میں آپکو خان دورانی
 کا خطاب عطا فرما کر صوبہ دار اودھ کیا۔ جب فرخ میر ۱۲۳۳ھ میں تخت نشین
 ہوا تو آپ کو فتح جنگ نظام الملک کا خطاب عطا فرما کر صوبہ داری
 دکن پر روانہ کیا۔ مگر آپ تین سال کے بعد دکن سے واپس چلا گئے۔
 نواب آصف جاہ اولی کے بعد امیر الامرا سید حسین علی خاں
 بہادر امیر بخشی صوبہ داری دکن پر مامور ہوئے تو ان ہی کے زمانہ میں
 دکن کی صوبہ داری بخشی گری کا ضمیمہ قرار پائی تھی۔

۱۲۳۱ھ میں جب روشن اختر الملقب بہ محمد شاہ المعروف بزرگیشاہ
 تخت نشین ہوا تو نواب آصف جاہ بہادر کو صوبہ دار مالوہ مقرر کیا۔ اس کے بعد
 ۱۲۳۳ھ میں (یعنی بوجہ انتقال اعظم والدہ محمد امین خاں بہادر
 نصرت جنگ وزیر المملک وزیر بادشاہ دہلی) محمد شاہ بادشاہ نے نواب
 آصف جاہ اولی کو دہلی بلا کر بتایا کہ پنجم جمادی الاول ۱۲۳۳ھ عہدہ وزارت
 و صدارت کل سے سرفراز کیا۔ یہ کن ناظم گجرات کی بناوٹ کی وجہ
 سے محمد شاہ نے بعض مہین وزارت مالوہ و گجرات دکن کی صوبہ داری عطا
 فرمائی۔ نواب آصف جاہ بہادر نے حید علی خاں ناظم گجرات کے قرار دینے
 کی وجہ اپنے چچا حامد اللہ خاں کو پیشگاہ حضور سلطانی سے معزز الدولہ

صلابت جنگ کا خطاب دلا کر خدمت نائب صوبیداری گجرات سے
متنازع فرمایا۔

اپنے چچا زاد بھائی عظیم اللہ خاں بہادر کو نواب آصف جاہ بہادر
نے نائب صوبہ دار مالوہ مقرر فرمایا۔ اس اثنا میں مبارز خاں المخاطب
بہ عماد الملک ^{۱۳۶} اللہ میں ناظم حیدر آباد مقرر کیا گیا تھا لیکن ایک عرصہ
کے بعد نواب آصف جاہ بہادر سے بمقام اورنگ آباد تبادلہ ۲۳ محرم الحرام
^{۱۳۶} اللہ عماد الملک مبارز خاں جنگ آرا ہو کر مارا گیا۔ اس وقت اسکے
دو فرزند جو مقید کیے گئے ان کے نام یہ ہیں (۱) خواجہ محمود خاں
(۲) حامد اللہ خاں۔

جلال الدین محمود خاں بن عماد الملک مبارز خاں نے اپنے فرزند
کو نائب مقرر کر کے اورنگ آباد پر بفرس مقابلہ نواب آصف جاہ بہادر
چلا گیا تھا نواب صاحب نے اسے معزول فرمادیا۔

نواب آصف جاہ بہادر نے عماد الملک کے بڑے فرزند کو شہادت
بہادر خطاب عطا فرمایا۔ اور فرزند خرد کو خطاب مبارز خاں سرزاد
فرمایا۔ اور بطائے منصب پنجنزاری اور سوار چھوچھ نیر امرات آصفیہ میں
حامد اللہ خاں کو مقرر فرمایا۔ اس کے بعد ^{۱۳۷} اللہ میں نواب صاحب کو
آصف جاہ کا خطاب شاہ دہلی نے مرستہ فرما کر دہلی میں طلب فرمایا نواب

آصف جاہ بہادر نے سہ ماہ میں دہلی جانے سے پہلے دکن کے ضروری انتظامات حسب ذیل کر لئے تھے۔ اپنے فرزند ناصر جنگ شہید کو صوبہ اردکن مقرر فرما کر محمد انوار اللہ خاں بہادر کو ناصر جنگ بہادر کا دارالمہام مقرر کر کے آپ دہلی تشریف لے گئے۔ ان دنوں راجہ جے سنگ صوبہ دار اکبر آباد اور بابجے رائے صوبہ دار مالوہ باغی ہو چکے بادشاہ دہلی نے یہ دونوں صوبہ داریاں نواب آصف جاہ بہادر کو عطا فرمایا۔ چونکہ نواب صاحب ادھر کے جھگڑوں سے نجات نہیں پائے تھے کہ دہلی پر نادر شاہ نے آپہنچا۔

اسی سال بمقام قصبہ برہنہ لڑائی چھتری اور فوج مغلیہ کو شکست ہوئی۔ برہنہ الملک سادات خاں سر لشکر گرفتار ہوا اور امیر الامرا جو بادشاہ دہلی کی طرف سے مقابلہ کے لیے گئے تھے لڑائی میں کام آئے جب نواب آصف جاہ بہادر کو اس جنگ کی کیفیت ملی تو فوراً بذات خود نادر شاہ کے پاس تشریف لے جا کر دو کروڑ روپیہ نفل بہانے کے لیے نادر شاہ کو مجبور فرمایا اور بیحد و پیمان صلح ہو گئی۔

اس صلح میں بادشاہ دہلی نے خاں دوراں اور امیر الامرا کو خطا عطا فرمایا۔

گوبرہن الملک کی ناعاقبت اندیشی اور مذاکیوں کی گھوٹ کی وجہ

دہلی میں غدر ہوا مگر نواب آصف جاہ بہادر نے اس خطرناک حالت کو دیکھتے ہی
بلکہ خود تلوار کو حامل کئے ہوئے نادر شاہ کے پاس پہنچ کر اس شکر کو بڑھا۔
کسے نماند کہ دیگر بے تیغ ناکشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و با دشمنی

نادر شاہ نے نواب آصف جاہ بہادر کے اس شجاعانہ کلام کو سنتے ہی
شکر اکر سر جھکا لیا اور تلوار کو نیام میں رکھ لی۔ اور نواب آصف جاہ بہادر
سے کہا کہ "یریش سفیدت بخشیدم"۔ اس کے ساتھ ہی ایرانی نقیب
وغیرہ آہاں ہاں کہتے ہوئے پھرتے رہے اور وقت واحد میں ہنگامہ
مختر فرود ہو گیا۔ سلطنت کے کاروبار کے ساتھ دونوں بادشاہوں کی صحبتیں
پھر بدستور جاری ہو گئیں۔

جب دکن میں نواب ناصر جنگ بہادر کے بغاوت کی شہرت اُڑی تو
نواب آصف جاہ بہادر نے ۲۰ جمادی الاول ۱۱۵۸ھ کو نواح اترک آباد
میں آنے کے بعد لڑائی ہوئی اور پھر آپس میں ملاپ بھی ہو گئی اس وقت
مرست خاں بنی جمدار ایلچور تھے جو نواب ناصر جنگ بہادر کے مقابلہ
کے لیے آ گئے۔

۱۱۵۶ھ میں نواب آصف جاہ بہادر نے ملک کرناٹک کو مسخر
فرمایا۔ اور قلعہ ترچنپلی راہراؤ گھوڑ پڑی سے چھین لیا اور قوم نوایت سے

ارکات حاصل فرمایا۔ اور ۱۱۵۰ھ میں مقرب خاں دکنی کے برادر
نبی منور خاں سے قلعہ بالکنڈہ لے لیا۔ غرض کہ نواب آصف جاہ بہادر
اولیٰ مرحوم نے بنور شمشیر علاقہ دکن میں "نبرد اسے انتہائے صوبہ بجاپور
اور حیدرآباد سے دریائے شوریہ سمیت بندری راہ شوریہ" تک داخل فرما کر
آصف جاہی عہداری پھیلائی۔

نواب آصف جاہ بہادر کے (۶) فرزند بلند اختر ہوئے۔

(۱) امیر الامراء نواب میر محمد نپاہ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ
(ثانی) (۲) نواب نظام الدولہ بہادر میر احمد خاں ناصر جنگ شہید۔
(۳) امیر الممالک آصف الدولہ سید محمد خاں صلاحیت جنگ (۴) نواب
نظام الملک میر نظام علی خاں بہادر اسد جنگ آصف جاہ ثانی۔
(۵) نواب امیر الامراء میر محمد شریف خاں بہادر الخطاب بابت جنگ
برہان الممالک۔ آپ کا دوسرا خطاب شجاع الملک بھی تھا (۶) نواب
ناصر الملک ہمایوں جاہ بہادر معتمد الدولہ جبین خلیج خاں میرغل علی خاں۔
نواب آصف جاہ مغفرت مآب بتاریخ ۳۰ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ
داخل محبت ہوئے۔

(۲) نواب نظام الدولہ میر احمد علی خاں ناصر جنگ شہید تبار خج، مر
جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ میں سریر آرائے سلطنت دکن ہوئے۔ آپ

ستخت نشین ہوتے ہی تقسیم خدات کی طرف مخاطب ہوئے۔ چنانچہ پورنچند دیوان کو معزول کر کے نواب مصمصام الدولہ شاہ نواز خاں صوبہ دار برہار کو وزیر دکن اور مورو پیٹنٹ کو پیشکاری کی خدمت سے سرفراز فرمایا۔ اس سے قبل خدمت پیشکاری عطا نہیں ہوئی تھی مگر نواب ناصر جنگ شہید نے خدمت پیشکاری کو ایجاد کر کے مورو پیٹنٹ کو اس خدمت پر مامور فرمایا تھا۔

حبیب الملک بادشاہ دہلی جب نواب ناصر جنگ شہید ^{۱۶۲۲} سالہ میں عازم دہلی ہوئے تو نواب مصمصام الدولہ شاہ نواز خاں کو نائب صوبیدار دکن مقرر فرمایا۔ اس وقت نواب شہامت جنگ انور الدین خاں بہادر ناظم ارکاٹ تھے جو بعد میں دیوان صوبہ دکن مقرر کیے گئے تھے۔ اور ابو انخیر خاں شمشیر بہادر کو نواب شہید نے اپنا صاحب خاص مقرر فرمایا تھا۔ آخر رمضان ^{۱۶۲۲} سالہ میں اورنگ آباد خیمہ تنہا بنیاد ابو انخیر خاں شمشیر بہادر کے سپرد فرما کر نواب ہدایت محی الدین خاں منظر جنگ بہادر صوبیدار بیجاور کے مقابلہ میں قلعہ لے گئے۔ اس وقت نواب شہید کے ہمراہ محمد علی خاں والاچاہ فرزند انور الدین خاں شہامت جنگ اور افسران انگریز بہادر و نیز امیر الممالک ملا بہت جنگ اور خشیالی فرج مشدا

۱۔ انگریزوں کے قدم ناصر جنگ شہید کے راز سے دکن میں پڑتے چلے۔

صفت شکن خاں مجاہد جنگ میر آتش دکن اور ترک لہاسپ خاں
وظفر باب خاں تھے اور نواب منظر جنگ کے طرف سے فوج فرانسسی
اور حسین دولت خاں عرف چند اصحاب ہمراہ تھے۔

نواب ناصر جنگ شہید، امر محرم الاحرام ۱۱۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔ انہوں
نے دو سال، ماہ دس یوم حکومت کی۔

(نواب صاحب کی شہادت کی کیفیت سنکر بادشاہ دہلی نے نواب
غازی الدین خاں کو نظام الملک کا خطاب مرحمت فرما کر ملک دکن کا صوبیدار
مقرر کیا تھا) (۳) بہایت محی الدین خاں منظر جنگ (سعد اللہ خاں)
بہادر اس وقت صوبیدار بیجاپور تھے نواب ناصر جنگ شہید کے انتقال
کے بعد ہی، امر محرم الاحرام ۱۱۶۲ھ کو جانشین ہوئے۔ انہوں نے متصدی
رام داس کو جس نے نواب ناصر جنگ بہادر کی شہادت کے لیے
کوشش کی تھی دیوانہ کن مقرر فرما کر گھونامتھ داس کا خطاب عطا
فرمایا تھا۔

۱۱۶۲ھ میں ہمت خاں نے بوقت جنگ
ایک تیر آنکھ میں ماری جس کی وجہ سے نواب صاحب کا انتقال ہو گیا۔
ہمت خاں کی خواہی میں رنست خاں تھا اس کو نواب نظام علی خاں
بہادر آصف جاہ ثانی نے قتل کیا۔

۱۱۶۲ھ میں موزین نے رام داس کا خطاب دیا تاکہ لکھا ہے۔

اسی لڑائی میں نواب نظام الملک آصفیہ ثانی کے چہر مبارک پر ایک تیر کا زخم لگا تھا۔

نواب مظفر جنگ جوم نے صرف دو ماہ حکومت کی۔ (۳۶) نواب امیر الملک آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خاں بہادر بتایا ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۱۶۵ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئے۔

نواب صلابت جنگ بہادر نے محمد ابوالخیر خاں المتخاطب شمشیر بیا کو امام جنگ کا خطاب سرفراز فرما کر ایک پانچویں حرمت کی اور صوبہ دکن پرمان پور مقرر فرمایا۔ اور رگھوناتھ داس کو اپنا دیوان مقرر فرمایا لیکن رگھوناتھ داس ۱۱۶۵ھ میں مارا گیا۔ اس کے بعد نواب صلابت نے رکن الدولہ سید لشکر خاں کو مدار امہامی سے سرفراز فرمایا اسی اثناء میں نواب فیروز جنگ بہادر خلف اول نواب مغفرت آباد آصفیہ اولی اور نام آباد پہنچے تھے کہ، رذیجہ ۱۱۶۵ھ کو انتقال ہو گیا۔

نواب صلابت جنگ مرحوم کے عہد میں بالاجی باجے راؤ نے شکست کھائی۔ یہ کیفیت سنکر ۱۱۶۶ھ میں بادشاہ دہلی نے نواب صلابت جنگ کو آصف الدولہ کا خطاب عطا فرما کر سپہ سالار و صوبہ داری دکن کی سند عطا کی

سید لشکر خاں رکن الدولہ کی علیحدگی پر بتایا ۱۱۶۷ھ

صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہ نواز خاں خدمت دیوانی دکن سے سرفراز
کئے گئے۔ اور اسی سال نواب میر نظام علی خاں بہادر صوبہ دار برار مقرر
ہوئے۔ اور آپ کی نظام الدولہ کا خطاب سرفراز ہوا۔ ابراہیم خان نائب
صوبہ دار دکن نے بتایا کہ ہر رمضان المبارک ۱۱۶۵ھ انتقال کیا۔ اس
آثناء میں نواب صلابت جنگ نے موسیٰ بھوسی کو سیف الدولہ عمدہ الملک
خطاب دیکر کاکول کو روانہ فرمایا۔ نواب نظام علی خاں کو سالکہ میں اپنا
ولی عہد بنا کر نواب صلابت جنگ نے نظام الملک آصف جاہ ثانی کا
خطاب عطا فرمایا اور نام حکومت آصف جاہ ثانی کے نامہ میں دیدی۔ اس
وقت حیدر جنگ کارکن دکن تھا اس زمانہ میں بالاجی راؤ زمیندار پونہ
اور جانجی راؤ زمیندار برار تھے جو مقابلہ میں ہت ہو گئے۔ اس آثناء میں
نواب صلابت جنگ بہادر نے شوکت جنگ کو دیوان خانگی پر مامور فرمایا
اور شیر جنگ بہادر دکن کے دیوان مقرر ہوئے۔ اور میر محمد شریف خاں
بہادر شجاع الملک بسالت جنگ کو مدار المہام بنایا۔ یہ واقعہ ۱۱۶۵ھ قعدہ
۱۱۶۵ھ کا ہے۔

۱۱۶۳ھ میں بادشاہ دہلی نے نواب آصف الدولہ صلابت جنگ
بہادر کو امیر الممالک کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس زمانہ میں رگھوناتھ راؤ
برادر بالاجی راؤ میدک پر تھا۔

۱۲۰۰ء میں امیر الممالک محمد صفدر خاں بہادر بن شیر خجک حیدر خاں
بہادر کو غیور جنگ اشجع الدولہ کا خطاب نواب آصف جاہ ثانی نے سرفراز فرمایا
نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ نے ۱۲۰۲ء کو بھوجا محلہ
۱۲۰۳ء میں گوشتہ نشینی اختیار کی نواب میر نظام علی خاں بہادر قلعہ بیدرتیں
سریر آرائے سلطنت دکن ہوئے۔

(۵) نواب غفران آباد آصف جاہ ثانی نظام الملک نظام الدولہ
میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفاداریہ نواب آصف جاہ بہادر
اولیٰ کے چوتھے صاحبزادہ ہیں آپ کا اصلی نام میر نظام علی ہے اپنے والد بزرگوار
کے ظل ماطفت میں خطاب خانی اور جنگی سے امتیاز پایا۔ رفتہ رفتہ امیر الممالک
صلابت جنگ نے ۱۲۰۳ء میں آصف جاہ ثانی سے مخاطبت فرما کر اپنا ولی عہد
فرمایا۔ اسی سال حیدر جنگ مارا گیا۔

نواب غفران آباد آصف جاہ ثانی ۱۲۰۳ء میں بہ مقام بیدرتیں شریف
مستقل رئیس ہوتے ہی ہمارا جہ پرتاب وند کو مختار کل (دیوان) مقرر فرمایا اور
اسی سال زمینداران شولاپور سے پیشکش (نذرانہ) لیکر حیدر آباد روانہ ہوئے
آپ کے عہد میں مرہٹے زمینداروں میں رگھوناتھ راؤ اور مادھوراؤ جاجی
بھوسلا تھے۔ محمد مراد خاں بہادر نواب غفران آباد کے مصاحب خاص تھے۔
اور اس وقت ناظم اور نگاہدار سالار جنگ درگاہ قلی خاں تھے۔ اسی زمانہ

میں دارالحرب پونہ کو آگ لگا دی گئی۔

حیدر آباد میں اس وقت بہادر دل خاں شجاع الدینہ ناظم ملکہ تھے۔
مرہٹوں کی خانہ جنگی نے سٹالہ میں راجہ پرتاب ومنت کو مار ڈالا۔ اس کے
مرنے کے بعد میر ہوئی خاں خدمت مدار المہامی سے سرفراز فرمائے گئے اور ان کو
احتمام جنگ کنالدولہ کا خطاب مرحمت ہوا اور غلام سید خاں کو معین الدولہ
سہراب جنگ کا خطاب سرفراز فرما کر ناظم صوبہ دار برار مقرر فرمایا۔

نواب شیر جنگ حیدر یار خاں بہادر جو قدیم امیر آصف جاہی عہد جلیلیہ
ممتاز تھے ان کو خطاب نیر الدولہ نیر الملک بہادر سرفراز ہوا۔ چونکہ اول دیوانی
سرکار اور دوم دیوانی صوبہ جات دکن سے سرفراز ہوئے تھے۔ خلیل کار کبر الدولہ
ہو کر تمام ہات اپنے اختیار میں لے لئے۔ اس زمانہ میں نواب شجاع الملک
بہالت جنگ بہادر قلعہ کرنول میں تھے اس وقت وہاں کا حاکم منور خاں
تھا اور قلعہ دار فرست خاں اور آصف جاہ ثانی نے اسماعیل خاں کو سٹالہ
میں برار کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اور غلام سید خاں معین الدولہ کو برار سے بدل کر
سالار جنگ درگاہ قلی خاں کی جگہ اورنگ آباد پر ناظم مقرر فرمایا۔
نواب آصف جاہ ثانی سٹالہ سے سٹالہ تک کل دس سفر فرمائے انشاء اللہ
آئندہ کسی موقع سے اس کا ذکر کیا جائے گا۔

نواب آصف جاہ ثانی غفران آباد تیلخ، اربعہ الثانی شریفیت، روضہ جاوہانی کوثر شرف

لے گئے نواب غفران آباد کے (۸) صاحبزادوں کے اسرار گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) نواب عالیجاہ بہادر (۲) نواب اکبر علی خان بہادر آصفیہ ثالث
(۳) نواب جہاندار جاہ میر ذوالفقار علی خاں بہادر (۴) نواب میر حمید علی خاں
حمید جاہ بہادر (۵) نواب فریدون جاہ میر سحان علی خاں بہادر (۶) نواب اکبر جا
میر تیمور علی خاں بہادر (۷) نواب سلیمان جاہ میر جہانگیر علی خاں بہادر (۸) نواب
کیوان جاہ حضرت غفران آبادی (۹۲) سال حکومت کی۔

(۶) نواب مغفرت نزل میر کبیر علی خاں فولاد جنگ نزل الدولہ آصف الملک
سکندر جاہ بہادر آصف جاہ ثالث جل الجتہ مشواہ تلخجہ ۱۲۱۵ ہجری
میں فرماں روئے سلطنت دکن ہوئے۔ تین بیانیوں کو جو تین تین ہزار روپیہ
تنخواہ تھی المضاعف کی اور نواب فریدون جاہ بہادر مرحوم کو جو سب سے
بڑے تھے چار ہزار کے اضافہ سے شرف عزت بخشا۔

ایک روز نواب سکندر جاہ بہادر کی سواری مبارک بہ ہمارے ہی نواب
شمس الملک شمس الامراء بہادر اعظم الامراء اسطو جاہ بہادر و حشمت جنگ و امجد الملک
محمد امجد خاں بہادر و دیگر عمائدین سلطنت تالاب حسین ساگر کو پہنچی وہاں حضرت
خاص سنون و کھلائے اور پھر نواب مغفرت نزل کشتی میں سوار ہو کر سیر فرما
رہے تھے اتنے میں امجد الملک محمد امجد خاں بہادر فوراً تالاب میں کود پڑے

اور تیرتے ہوئے حضرت مغفرت منزل کی کشتی تک پہنچ گئے۔ حضرت غفران نے خاں بہادر کو کشتی میں بٹھالیا اس اثنا میں شاد عالم بادشاہ دہلی نے ایک فرمان والا شان ارسال فرمایا جو استقلال سلطنت و کن کے متعلق تھا۔ نواب آصف جاہ ثالث نے استقبال فرمان کے لئے باغ لنگم پی میں تشریف فرما ہوئے جب اس فرمان مبارک کو بہ اغزاز تمام حاکم فرمایا تو دارالسلطنت میں تشریف لانے کے بعد ندیں گزرائی گئیں اور بتایا کہ ہر ذیحجہ ۱۲۱۵ء میں سب پہلے شاہزادہ بیدار بخت نواب میر فرخندہ علیخان بہادر کو ناخبر جنگ اور بڑے میر بشیر علی خاں بہادر کو مصمم جنگ اور شاہزادہ میر گوہر علی خاں کو مبارک جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ بتایا کہ ۲۸ محرم ۱۲۱۹ء نواب مشیر الملک اسطو جاہ بہادر کا انتقال ہو گیا تو رگھوتم راؤ پیشکار دو ماہ مدار المہامی کے کام کو انجام دیا اس کے بعد نواب سکندر جاہ بہادر نے ۵ ربیع الثانی شریف ۱۲۱۹ء میں میر ابو القاسم میر عالم کو خدمت دیوانی سے ممتاز فرمایا۔

۱۲۱۹ء میں رگھوتم راؤ راجہ اندر (پیش دست غلام سید خاں) خدمت پیشکاری سے معزول کر دیا گیا اور راجہ مہمپت رام شہر بدر کر دیا گیا۔ ۱۲۲۰ء میں نواب سکندر جاہ بہادر نے بتقریب ساگرہ مبارک نواب شمس الامرا بہادر کو تیس لاکھ روپیہ کی جاگیر اور سات ہزار سوار اور سات ہزار بارہ کی بخشی گری سرفراز فرمائی اور نواب میر الملک بہادر کو تیرہ دیوانی بادشاہی

اور جمعیت وغیرہ سے سرفراز فرمایا۔ چونکہ رگھوتم راؤ کی مغزولی کی وجہ سے پیشکاری پر کسی کا تقرر نہیں ہوا تھا تو نواب میر عالم ہی کی نگرانی میں تھی۔ اسی سال یعنی ۱۲۲۱ء میں شاہ عالم بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہو گیا۔

بتلیج ۲۷ صفر المظفر ۱۲۲۱ء میں نواب میر عالم بہادر نے پیشکارہ حضور سے خدمت پیشکاری پر مہاراجہ چند لعل بہادر کو متمنا فرمایا۔ میر عالم بہادر بتلیج ۱۹ شوال ۱۲۲۲ء انتقال کیا۔ ۱۰ شعبان ۱۲۲۳ء میں نواب سکندر جاہ بہادر نے نواب فیہر الملک بہادر کو خدمت وزارت سے سرفراز فرمایا اس زمانہ میں رزیدنٹ مسٹر تاس المناطیب سڈلم یا رنگ بہادر موجود تھے اسی زمانہ میں باجی راؤ پٹیوا والی علی آباد المعروف بہ پونہ اور کھوکھرا باجی راؤ والی ناگپور سے مقابلہ ہوا تھا جس میں پٹیوا کو شکست ہو گئی۔ ۱۶ محرم الحرام ۱۲۳۲ء کو باجی راؤ پونہ سے بے دخل ہو گیا نواب سکندر جاہ بہادر بتلیج ۷ ذی قعدہ ۱۲۳۳ء میں خلد بریں میں جگہ پائی۔

نواب مغفرت منزل ۲۶ سال سریرائے ملک و کن ہے۔
نواب سکندر جاہ بہادر کے (۹) صاحبزادوں کے اسماء گرامی یہ ہیں

۱۔ اس آدمک کو کون خدمت مدار المہادی کو انجام دیا اس کی وضاحت مورخین نے ظاہر نہیں کی۔ اس لیے مولف نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی موقع سے ذکر کیا جائے گا۔

- (۱) نواب میر فرخندہ علی خاں بہادر ناصر الدولہ آصف جاہ رابع
 - (۲) نواب میر بشیر الدین علی خاں بہادر مصمص الدولہ (دولت علیہ)
 - (۳) نواب میر گوہر علی خاں بہادر مبارک الدولہ۔
 - (۴) نواب میر تقی علی خاں بہادر عرف پیر بادشاہ
 - (۵) نواب میر منور علی خاں بہادر منور الدولہ۔
 - (۶) نواب میر ذوالفقار علی خاں ذوالفقار الدولہ
 - (۷) نواب میر محمود علی خاں بہادر
 - (۸) نواب میر داؤد علی خاں قمر الدولہ بہادر
 - (۹) نواب میر فتح علی خاں ظفر الدولہ بہادر
 - (۱۰) نواب فضیلت آباد ناصر الدولہ مظفر الممالک نظام الملک آصف جاہ رابع
- میر فرخندہ علی خاں بہادر غفران منزل نے بیلجیئم ۱۸۴۲ء میں قیدہ ۱۸۴۲ء
فرمانِ روایتی سلطنت کو قدم نہایت لزوم سے عزت افزائی بخشی۔ اور
مہاراجہ چند لعل بہادر نے کوئٹہ میں علی خاں بہادر کے در پیکہ شہر
حیدر آباد میں نواب ناصر الدولہ بہادر کے تحت فیشی کی منادی کرا دی
اس وقت مہاراجہ چند لعل بہادر پیشکار و مدار الہام کل بھی تھے۔
نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل نے بمقرب جلوس مبارک ایک
کرور روپیہ بابتہ قرضہ حضرت غفران آباد محاف فرمایا اور چار

نے جمیع امور مالی اور ملکی کے مختار ہو گئے۔ آپ کے عہد مبارک میں نیرالملک بہادر دیوان ہمارا جہ چند ولعل بہادر پیشکار و مختار کل بہادر ام بخش این راجہ گویند بخش و نواب سراج الملک بہادر ابن نواب نیر الملک بہادر (دیوان) مرحوم امیر کبیر شمس الامرا بہادر نواب سالار جنگ بہادر ابن اشج الدولہ خلف نیر الملک بہادر۔ راجہ زندر پرشاد بہادر ابن راجہ بالاپرشاد بہادر خلف راجہ چند ولعل بہادر۔ قاضی ذوالفقار علی خاں مفتی حافظ فتح اللہ خاں۔ کو تو ال طالب الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ بر خدمت موجود تھے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر خفراں منزل نے محنتوں کی ممانعت کے احکام اجرا فرمائے اور سیندھی وغیرہ شہر کے باہر فروخت کرنے کے احکام اجرا فرمائے ۱۲۲۶ھ میں بمقرب جشن نوروز حضرت مغفرت منزل کے صاحبزادے کو حسب ذیل خطاب عطا فرمایا گیا۔

معتشم جنگ منور الدولہ ہمایون جنگ ذوالفقار الدولہ قطب الدولہ قمر الدولہ یطفر الدولہ اور نواب شمس الامرا بہادر کو امیر و کبیر اور ان کے فرزندوں میں سے محمد رفیع الدین خاں بہادر کو نامور جنگ عہدہ الدولہ اور محمد سلطان الدین خاں بہادر کو سبقت جنگ معتشم الدولہ اور محمد بدر الدین خاں بہادر کو رفعت جنگ معظم الدولہ اور محمد رشید الدین خاں بہادر کو

بہادر جنگ اقتدار الدولہ اور نیر الملک بہادر کو امیر الامرا اور ان کے
فرزندوں کو یہ خطایات عطا ہوئے ۔ (۱) شجاع الدولہ (۲) سراج الدولہ
(۳) شجاع الدولہ (۴) اکرام الدولہ اور بہاراجہ چند و لعل بہادر کو بہاراجہ
راجا یاں ان کے فرزندوں میں سے راجہ بالا پر شاہ کو راجہ دھراج اور
راجہ نانک بخش کو راجہ بہادر اور راجہ گویند بخش بہادر کو منصب کے
اصناف کے ساتھ چار ہزار سوار اور علم و تقارہ و قوہ و جاگیر سرفراز کی گئی
اور ان کے فرزندوں کو خطاب راجہ و منصب سے ممتاز کیا گیا۔

غلام حیدر خان قوم نور کو اقتدار جنگ اور حسن علی خاں کو تو ال کو
طالب الدولہ خطایات عطا کئے ۔ و نیز دیگر امیرزادے اور نصیہ دار
اور اہل دفتر کو خطاب خانی و جنگی اور راجگی سے ممتاز فرمائے ۔

بہاراجہ چند و لعل بہادر نے حسب احکم سرکار ۱۲۴۷ھ میں سکھوں
کو شہر بند کر دیا ۔

۱۲۴۹ھ میں نواب نیر الملک بہادر کا انتقال ہو گیا ۔ چونکہ
بہاراجہ چند و لعل بہادر نواب نیر الملک بہادر کی زندگی میں امور
دیوانی کو آپ ہی خود انجام دے رہے تھے اس لئے بدستور قدیم
خدمت مدار المہامی بہاراجہ پر بحال رہی ۔

تیسرے ۳۰ مئی ۱۲۴۹ھ اکبر شاہ ثانی باؤ شاہ دہلی کی طرف

فرمان واجب اذعان متضمن بہ تعزیت رحلت حضرت نواب مخفرت
منزل و بہنیت جلوس نواب ناصرالدولہ بہادر روانہ کرنے کی کیفیت
معلوم ہوتے ہی نواب ناصرالدولہ بہادر نے حسب عادت قدیم باغ
لنگم ملی تک استقبال فرما کر وہاں سے مراجعت فرمائی۔

اب مؤلف اُس فرمان مبارک کا القاب ہدیہ ناظرین کرتا ہے
جس کو شاہ دہلی نے نواب آصف جاہ ناصرالدولہ بہادر کو حسب عادت
قدیم جیسا کہ شاہان دہلی نے خاندان آصفیہ فرماں روایان و کن کو بیجا
تعلقات قدیم لمقب فرما کر مغرور و مفتخر فرمایا۔

آرت و یالت منزلت شوکت و سالت مرتبت مندار اکین دولت
قاہرہ موید سلاطین باہرہ نص خاتم ابہت و جلالت مرکز دار شہرت
و عظمت فدوی خاص انخاص مودہ الاخلاص الاختصاص شمع محفل
صدق و ارادت چراغ نورافروز انجمن فدویت عالی فطنت و انی
فطرت متہد سرانجام بہات سلطانی شکفل انصرام تدبیرات جہاں بانی
مستوجب الغایات و الاکرام متلزم تقاضا و الاحترام ما دون التصرف
علی الاطلاق مرجع الامر بالارادات و الاستحقاق موسس الارکان دولت
صاحبقرانی مقوم اعیان و دومان گورگانی فرزند مرتبت بلند جگر گوشہ
بجائ ہونہ مظفر الممالک نظام الدولہ افضل الالہ اکین السلطنہ آصف جاہ

میر فرخندہ علی خاں بہاؤ ستج جنگ پہ سالار یار وفادار تھم دورانِ اسطی
 فرمان متر شدہ صدر کا آخری مضمول جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ
 القاب تذکرہ بالا شاہان ہند نے بہ لحاظ تعلقات جان نشاری
 و وفاداری خاندان آصفیہ فرمان فرمایاں و کن کو لقب منسبہ کر
 معزز و مفتخر فرمایا ہے) برج ذیل ہے۔

دربارہ درخواست خطاب و القاب بدستور پدید خود کہ بہ عرض
 عرض بندگان اقدس اعلیٰ رسانیدہ بود نظر بہ تقدیم بندگی و فدویت
 آن فرزند مرتبہ بلند مورث الارادت باقتضائے فرط تفضلات خسروانی
 کہ نمونہ فیوضات ربانی است بالقاب و خطاب مورد وثق پدیری و ہم
 و فور توجہ سلطانی الفاظ چند زاید بر آں در جلد وی نیکو بندگی آن فرزند
 خاص و انفی اختصاص نمودہ سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ مراسم ارادت
 و شکر و سپاس ایں مراحم بے قیاس و مکارم افزوں از قیاس بسہ
 دوست پرست فدویت آپہ تقدیم رسانند مبلغ یکصد و یک مہر شیخ
 مرادید بہ تفصیل کہ بر فرد علیحدہ مرقوم آمدہ بہ مجربہ نظر کرامت نظر
 اقدس گذشت کہ یہ شرط تفضلات خسروانی بشرف قبول موصول
 گشت لازمہ رسوخ فدویت و صدق خانہ زادوی کہ مدام علی الدوام
 عرایض رسوخیت و ارادت التیام خود بحضور ساطع النور ارسال می نمود

باشند و توہجات خاصہ بادولت و اقبال راقرین حال فدویت اتمال
خود روز افزوں ابد مقبول دانند انتہی۔

واضح ہو کہ اس القاب میں افضل الاراکین السلطنت کے اضافہ سے
شاہ اکبر ثانی نے (خاص اعلیٰ حضرت نواب ناصر الدولہ بہادر کے لئے)
مقرر و ممتاز فرمایا۔

تقریباً چھ نوروز بہ سال ۱۵۸۶ء نواب ناصر الدولہ بہادر نے صاحب
کلاں کامنگار کو افضل الدولہ کا خطاب اور چھوٹے صاحبزادہ کو روشن الدولہ
کا خطاب عطا فرمایا اور اپنے بھائیوں کو مصمصام الملک اور سیف الملک
میر تقی علی خاں بہادر منور الملک ذوالفقار الملک قمر الملک نظم الملک
اور فرزندان نواب شمس الامرا امیر و کبیر بہادر کو حمید الملک محترم الملک نظم الملک
آق دار الملک اور نواب سراج الدولہ بہادر کو سراج الملک اور غلام
حیدر خاں کو حمید الملک کے خطاب سے غرت افزائی فرمائی جب
استعداد ہمارا جب چند و لعل بہادر ہر ایک جاگیر دار و قلعہ دار و جمہدار اور
اکثر عربوں اور پٹھانوں و نیز متصدیوں کو خطابات خانی جنگی و رہائی
سے سرفراز فرمایا۔ ہمارا جب چند و لعل بہادر نے یہ ۱۵۸۶ء بعض تنخواہ سلیمانجا
بہادر تعلقہ کاری موٹگی دیدی۔

۱۵۸۹ء میں جنرل فریئر بہادر رزٹنٹ نے بالاستقلال گدنی نشینی

کی خبر سے آگاہی دی۔ اور اسی وقت سے خود بدولت نے اپنے آپ کو مختار واقعی تصور فرمایا۔ انحضرت نواب ناصر الدولہ بہادر نے امر شیخان المعظم ^{۱۲۵۹ھ} میں بہاراجہ چند و لال بہادر کو خدمت پیشکاری سے معزول فرمایا اور راجہ رام بخش بہادر جو بہاراجہ چند و لال کے بھتیجے تھے خدمت پیشکاری پر مقرر فرمایا بعد ازیں نواب ناصر الدولہ بہادر نے نواب سراج الملک بہادر کو رزیدنٹ بہادر کا وکیل مقرر فرمایا۔ لیکن یہ سفارش گورنر جنرل نواب سراج الملک بہادر کو حضور پر نور نے دربار عام میں بتایا، امر ذی قعد ^{۱۲۶۱ھ} دیوانی کی خدمت سے سرفراز فرمایا۔ ^{۱۲۶۴ھ} میں محمد وزیر خدمت کو توالی سے سرفراز کئے گئے۔

بوجہ عدم التفاتی نواب سراج الملک بہادر رزیدنٹ صاحب نے حضور پر نور سے کہا کہ میں جانتے ہی لاڈ گورنر جنرل صاحب بہادر سے عرض کرتا ہوں اور ایسا حکم لاتا ہوں کہ جناب (حضور) ان کو معزول فرمادیں اور جسے چاہیں خدمت سے ممتاز فرمادیں۔
راجہ رام بخش بہادر کو حضور نے مکرر خدمت وزارت سے بعد استعفا نواب خورشید جاہ بہادر سرفراز فرمایا۔

ساجد علی قزاقی وکالت نواب سراج الملک بہادر نے دفتر دارالاشاعہ و سوجہ دفتر مکتی قائم کیا۔

بتایں ۲۵ شوال المکرم ۱۲۶۲ لکھ نرڈینٹ بہادر نے دربار عام میں حاضر ہو کر غریبہ گورنر جنرل صاحب بہادر گزراں کر شرف عزت حاصل کی۔ اس غریبہ کا شخص یہ ہے کہ ”آپ اپنے خانگی مقدمات کے مختار ہیں۔ انھیں دینے سراج الملک بہادر کو معزول اور کسی کو نوب فرادین ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں۔“

بتایں ۲۴ اردی حجه ۱۲۶۲ لکھ نواب سراج الملک بہادر خدمت دیوانی سے معزول کیے گئے۔ اس کے بعد نرڈینٹ فریر صاحب بہادر نے نواب سراج الملک بہادر کی طرف سے سفارش کی جس پر الموصرت حضور نے مثل برہنہ شمشیر کے غضب میں آگئے اُس وقت کے جو شیلے الفاظ بتایں میں ملاحظہ کے قابل ہیں۔ اس کے بعد غلام سید رجاں نے سیف جنگ ابن امجد الملک محمد امجد خاں کے طرف سے سفارش کی۔ جب اسکی اطلاع گورنر صاحب کو ملی تو انھوں نے لکھا کہ ”اخبار سے ہم کو معلوم ہوا کہ وہ خود (یعنی سیف جنگ) اپنے خانگی مقدمات کی کارروائی پوری طور سے نہیں کر سکتے ہیں تو یہ بڑا کام ریاست کا ہے اس کا نظم و نسق اُن سے کیونکر ہو سکتا۔“

لے مولف صاحب لسان آصفیہ نے صفحہ ۱۴۲ میں لکھا ہے کہ نواب سراج الملک بہادر کے بعد نواب سیف جنگ ابن امجد الملک کا تقرارہ دیجیہ ملائیس عہدہ وزارت پر ہوا اور محرم ۱۲۶۵ء کو معزول کیے گئے۔ لسان آصفیہ کے ص ۶۶ میں صرف یہ بتلایا ہے کہ نواب سراج الملک نے تواریخ کی ایک بعد کئی بار وزارت میں تغیر و تبدل ہوا چنانچہ حضور سے دین کے بعد نواب شمس اللہ اور امیر کبیر و راجہ رام شمس

گورنر صاحب بہادر کی یہ مخلصانہ رائے حضور پر نور کے بہت پسند خاطر مبارک ہوئی تو حضور پر نور نے بتایا کہ ۴۲ مہر بیع الثانی شریف ۱۲۶۵ھ کو بوقت مغرب نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو خدمت وزارت و وکالت سے مفتخر و متماز فرمایا اسی زمانہ میں چند جبل سازوں نے دیوانی و پیشکاری کی جعلی جہریں بنا کر حسب دل خواہ اپنے ولی مطالب پورے کر رہے تھے کہ گرفتار کر لیے گئے چھ ماہ کے بعد نواب شمس الامرا بہادر نے یکم رمضان ۱۲۶۵ھ کو استعفا داخل کر کے بتایا کہ ۱۰ مہر رمضان المبارک ۱۲۶۵ھ کو خدمت سے سبکدوش ہو گئے ۱۲۶۶ھ میں بتقریب جشن نوروز اٹھ حضرت نواب ناصر الدولہ بہادر نے محمد محی الدین خاں بہادر عرف شبلی صاحب بقی حضرت مغفرت منزل) خلف اقتدار الملک محمد رشید الدین خاں کو طلب فرما کر موروثی خطاب تیغ جنگ مرحمت فرمایا۔

ماہ جمادی الاول ۱۲۶۶ھ میں نبدگان عالی نے جملہ تعلقات کی گذار غلام حیدر خاں سے طلب کر کے راجہ رام بخش بہادر کے پاس بھجوا دی۔ بتایا کہ ۴ مہر ذی حجہ ۱۲۶۶ھ راجہ رام بخش بہادر پیشکاری سے معزول کرے گئے۔

بتایا کہ ۲۶ صفر ۱۲۶۶ھ کنیش راؤ نبیرہ پرتاب وید کو یاد منسہر باکر

(بقیہ گذشتہ) پیشکار مدارالہامی کے کام کو انجام دیتے ہوئے مولف تیار رشید الدین خاں نے لکھا ہے کہ بعد بتقدوسی خدمت وزارت ۱۵ مہر شوال ۱۲۶۶ھ غلیبہ پیشکاری کی خدمت مجوزہ مرحمت ہوئی اور اہل خاتر کو حکم ہوا کہ مفتخر الیہ سے رجوع کریں ۱۲۰۰ھ پرتاب وید حضرت خیراں باب کا دیوان تھا ۱۲

بندگان عالی نے خدمت پیشکاری سے ممتاز فرمایا۔

راجہ راجہ بخش بہادر کی معزولی کے بعد سے دینی۴۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۲۶۱ھ سے ۲۷ شعبان ۱۲۶۱ھ تک خدمت دیوانی کے جملہ کاروبار بالکل موقوف ہوئے۔
تاریخ ۲۸ شعبان المعظم ۱۲۶۱ھ بندگان عالی نے نواب سراج الملک بہادر کو مکرر عہدہ دیوانی سے اسرفراز فرمایا۔ آخر ذی قعدہ ۱۲۶۱ھ میں اعلیٰ حضرت نے ایک جاگیر جس کا محال سالانہ پانچ ہزار تھا پیر جادہ صاحب حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ بابرہ علی بہر خاص ذریعہ سند گزرائی۔

۸ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ کو محمد وزیر کو توالی سے موقوف کئے گئے اور ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ کو فضل الدین خاں بن امام الملک خدمت کو توالی سے ممتاز ہوئے۔

۱۳ صفر ۱۲۶۱ھ کو حسن علی خاں طالب الدولہ خدمت کو توالی پر مامور کیے گئے۔

بہ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۱ھ راجہ ناکت بخش خدمت کو واپس لے کر بلدہ سے معزول کیے گئے۔ اور راجہ بالملک اس عہدہ پر مامور کیے گئے۔
بوجہ زیادتی قرض و ادائی تخواہ کشنچٹ ملک بہار ذریعہ ہمارے ہاں کیا۔
تاریخ ۸ شعبان المعظم ۱۲۶۱ھ نواب سراج الملک بہادر کا انتقال ہو گیا۔

بتایں ۲۲ شعبان المعظم ۱۲۶۹ء بالک بخش کرو گیری پر (بوجہ مغزولی
راجہ بالکنڈ) مقرر کیے گئے۔

بتایں ۲۲ شعبان المعظم ۱۲۶۹ء نواب سالار جنگ بہادر ابن
شجاع الدولہ بن نواب میر الملک بہادر کو عہدہ دیوانی پر اعلیٰ حضرت بندگان
نے ممتاز و مفتخر فرمایا۔ ساتھ ہی ساتھ راجہ نرندھرو پرادین راجہ
بالا پرادین ہمارا راجہ چند و لعل کو بھی خدمت پیشکاری سے غرت افزائی فرمائی
بتایں ۲۲ رمضان المبارک ۱۲۷۳ء نواب ناصر الدولہ بہادر
داخل حبت ہوئے۔ آپ نے ۲۸ سال، ۵ ماہ ۵ یوم سلطنت فرمائی۔

حضرت غفران منزل کے دو صاحبزادہ
(۱) نواب میر تہنیت علی خاں بہادر افضل الدولہ آصفیہ خاں

(۲) نواب میر جہانگیر علی خاں بہادر روشن الدولہ مرحوم

(۸) آصف جاہ خامس نواب میر تہنیت علی خاں بہادر افضل الدولہ
نظام الملک نظام الدولہ (معفرت مکان) ۲۲ رمضان المبارک
۱۲۷۳ء سرسری آراء اورنگ دکن ہوئے۔

آپ کے ابتداء عہد میں برسر خدمت نواب سالار جنگ بہادر علی
مرحوم راجہ نرندھو بہادر پیشکار و امیر و کبیر بہادر وغیرہ وغیرہ موجود تھے۔

۱۲۷۳ء غلام العلیات میں مغزولف نواب عزیز جنگ بہادر نے بجا تہنیت علی خاں بہادر کے برائے عہدہ

اسی سال دہلی میں غدر مچا تھا اس خطرناک موقع پر اگر نواب
نظام الملک آصف جاہ بہادر سرکار انگریزی کے ساتھ یا نہ تعلقات
نہ رکھتے اور بلند ہمتی سے کام نہ لیتے تو غالباً کسی قسم کے منصوبے پورے
نہ ہوتے۔ اس وقت یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرکار نظام کی سچی محبت
و وفاداری کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ آج ہند کی
حکومت برٹش گورنمنٹ کے اختیار میں ہے اور برٹش گورنمنٹ بھی سچے
دل سے سرکار نظام کی اظہار وفاداری و سچی محبت پر شکر گزار ہے اور
یقین ہے کہ ہمیشہ شکر گزار رہے گی۔

یکم ربیع الثانی شریف سالکین بنیرگان امیر و کبیر کو خطابات حسب
ذیل عطا کیے گئے۔

تیج جنگ بہادر - خورشید الدولہ بہادر اور محمد وزیر الدین خاں
سبقت جنگ بہادر - محمد منظر الدین خاں رفعت جنگ بہادر - سگے
دیگر معززین کو بھی خطابات خانی و جنگی و بہادری و دولائی عطا کیے

۱۔ انوس بچہ کہ معزز مولف بہتان آصفیہ نے اپنے مبارک خیالات ظاہر کرتے ہوئے خلاف توقع نواب فضل الدولہ
بہادر کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ نواب الدولہ بہادر کو خوراجی جان کا خوف تھا
ملاحظہ ہو کہ بہتان آصفیہ صفحہ نمبر ۶۹ سطر ۱۸۰۰ میں لکھا ہے کہ میر نہیں رہ گیا کہ شاہان سلطانی
یہ وفادار کسی جان بکارتے والے کو نہیں بنایا اور نہ کسی نرول کو یا وفادار کا لقب دیا گیا۔ چنانچہ اس آیت مذکور
ہمارے نفل امیر شہنشاہ دوسرے جہاننا اصرار و الشوری و الفتن کی پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی دینی شان آصفی
اور ہی خود محمدانہ عظمت کو بحال رکھا ہے جس کی راست و شجاعت و وفاداری کی ادھر خود سرکار
انگریزی دیتی ہے۔ دعا ہے کہ خداوند عالم ہمارے بادشاہ دلی جاہ کو ہمیشہ بجاہ و اقبال سلامت رکھے آمین

بتاریخ ۱۲ صفر المظفر ۱۲۶۶ لکھنؤ راجہ رے رایاں بہادر کی انتقال ہو گیا
 یہ ۱۲۶۶ء میں ۱۸۶۰ء تعلقہ راجپور وغیرہ سرکار انگریز نے واپس لے
 اور دیگر تعلقات صرف خاص مبارک و جاگیرات نواب مختار الملک بہادر
 سپرد ہوئے۔

۱۳ جنوری ۱۸۶۱ء میں رزٹرنٹ ڈیوڈسن نے ایک فروگزاشت
 تعلقات راجپور و دھاراسیون اور شوراپور بیڑ وغیرہ رقمی تیس لاکھ
 چھیالیسھ ہزار چھ سو اکتیس روپیہ کلدار اور ایک فرد متعلقہ تعلقات صرف
 مبارک و بعض جاگیرات نواب مختار الملک بہادر پیشگاہ حضور میں گذرانی۔
 غرض سوال ۱۲۶۶ء میں نواب خورشید الامر بہادر کو جاہی کا خطاب
 حضور نے سرفراز فرمایا۔

۱۲۶۵ء میں دکن کا قدیم سکہ جس پر بادشاہ دہلی کا نام تنظیماً درج
 کرتے تھے محب تحریک گورنر جنرل لارڈ کننگ بہادر موقوف کر دیا جا کر
 بجائے بہادر شاہ فازی شاہ دہلی کے ایک طرف نظام الملک
 آصف جاہ بہادر دوسرے طرف ضرب حیدر آباد قرار پایا۔

بتاریخ ۱۳ ذی الحجۃ الحرام ۱۲۸۲ء شیخ الاکبر حضرت سیدنا شیخ جمی عالی
 صاحب قبلہ ابو العلامی قدس سرہ الغزیز کا وصال شریف ہوا حضرت
 قبلہ کے جانشین حضرت عمر علی شاہ صاحب قبلہ ابو العلامی قدس سرہ
 ہوئے۔

بتایںج ۵ ربیع الثانی شریف ۱۲۸۳ھ علحضرت حضور پر نور نواب
میر محبوب علی خاں بہادر آصف جاہ سادس (حضرت غفران مکان)
کی ولادت باسعادت عمل میں آئی۔ اسی سال میں ضلع بندی قائم ہوئی۔
بتایںج ۱۳ مزدی قعدۃ الحرام ۱۲۸۵ھ حضرت افضل الدولہ
مغفرت مکان داخل حبیث ہوئے۔ حضرت مغفرت مکان علاوہ
دیگر خیرات کے ماہ محرم میں تین لاکھ روپیہ خیرات فرماتے تھے۔ اپنے
کل بارہ سال ایک ماہ میں دن دکن پر حکومت کی۔

(۹) آصف جاہ سادس نواب میر محبوب علی خاں بہادر والی دکن
غفران مکان بتایںج ۱۴ مزدی قعدۃ الحرام ۱۲۸۵ھ سرسرای تخت دکن ہو
علحضرت غفران مکان کے کستی کی وجہ نواب مختار الملک سرالخانگ
بہادر اولے مدار الملہام اور نواب امیر کبیر عمدۃ الملک شمس الامرا
بہادر (منجلیہ میاں) نائب (یعنی کورحیث) مقرر ہوئے اور ان دنوں
مغز امرا کی شرکت سے امور سلطنت انجام پاتے رہے۔

بتایںج ۲۱ ماہ ربیع الاول شریف ۱۲۹۲ھ نواب عمدۃ الملک شمس الامرا
امیر کبیر بہادر کورحیث کا انتقال ہو گیا۔

بتایںج ۲۰ رمضان المبارک ۱۲۹۴ھ نواب سر وقار الامرا بہادر و
امیر کبیر رشید الدین خاں بہادر نائب حضور مقرر ہوئے گورنر بنائے

۱۲۹۹ء بعد انتقال نواب امیر کبیر شمس الامرار شید الدین خاں بہادر
(نائب حضور) نواب سرسالا رجب مختار الملک اولیٰ المستقل مدار الہام
مقرر ہوئے۔

تاریخ ۲۹ ربیع الاول شریف سن ۱۲۹۹ء نواب مختار الملک بہادر کا
انتقال ہو گیا۔

حسب الحکم اعلیٰ حضرت بندگان عالی جہا راجہ نرندر بہادر پیشکار امور
دیوانی کو بھی بطریق منصرم انجام دیتے رہے۔ بعد ختم تعلیم وجملہ فنون
پہ گری تاریخ ۲۹ ربیع الثانی شریف سن ۱۲۹۹ء اعلیٰ حضرت حضور پر نور
آبائی مندر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور اسی تاریخ سے خود مختارانہ
حکومت پر متکفل ہوئے۔ اس مبارک تقریب مندر نشینی میں ہزار سنی
لارڈ پرنس گورنر جنرل ہندوستان دیگر مغربی یورپین عہدہ دار و دیگر علیدین
سلطنت و مغربین و جاگیرداران و منصبداران وغیرہ کچھ عہدے
اسی روز بہ تقریب مبارک حضور نے نواب میر لائق علی خاں بہادر
غیر الدولہ (ثانی) کو خدمت نیابت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔ اور
خطاب مع خلعت کے سالار جنگ غیر الدولہ عطا و سرفراز فرمایا۔
و نیز دیگر مغربین و عہدہ داران سرکار عالی کو حسب ذیل خطابات
و خلعت کے سرفراز فرمائے گئے۔

(۱) میرسعادت علی خاں کو غور جنگ شجاع الدولہ بہادر (۲)
 راجہ راجایان راجہ نرندریہادر کو مہاراجہ (۳) نواب ظفر جنگ بہادر
 کو شمس الدولہ (۴) نواب امام جنگ بہادر کو خورشید الدولہ (۵)
 آغا مرزا بیگ کو خانی و بہادری و سرور جنگ بہادر (۶) ہری کشن
 بہادر کو راجہ و بہادری (۷) مولوی حافظ محمد انور خانی و بہادری و
 محبوب نواز جنگ بہادر (۸) مرزا نصر اللہ خانی و بہادری و وارث
 یار جنگ (۹) میر غنیمت علی عرض بیگی کو خانی و بہادری و قوی جنگ
 بہادر و دیگر معرزین خانی و بہادری کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔
 آخر بیع الثانی سنہ ۱۲۳۰ھ کو اعلیٰ حضرت نے کونسل آف سٹیٹسٹ
 کا انعقاد فرما کر خود بدولت میر مجلس قرار پائے۔ اور سب ذیل الرکین
 مقرر ہوئے۔

(۱) نواب سالار جنگ فیروز الدولہ بہادر (۲) راجہ راجایان مہاراجہ
 نرندریہادر (۳) نواب عہدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر اللہ
 بہادر (۴) نواب شمس الامرا امیر کبیر سرخو شید جاہ بہادر (۵) نواب
 سرور قار الامرا اقبال الدولہ بہادر (۶) نواب شمشیر جنگ بہادر (۷)
 نواب تہاب جنگ بہادر (۸) نواب میر سرور حسین خاں بہادر

رہ اس مولف کے کہ تادم مولوی محمد حسن الدین صاحب کے حقیر وار و حافظ محمد نور علی صاحب
 پر محبوب نواز جنگ بہادر ہیں۔

مستند مجلس مولوی سید حسین موتمن جنگ بہادر مقرر کئے گئے۔
 ۲۳ جمادی الاول ۱۳۰۲ء کو نواب فیروز الدولہ مختار الملک بہا
 ثانی کو شجاع الدولہ فیروز الملک بہادر خطاب عطا فرمائے کے علاوہ اور
 مغزین کو بھی خطابات سرفراز فرمائے گئے۔
 اسی سال دکن میں بجائے فارسی ریل و رسائل کے دفاتر میں اردو
 خط و کتابت کی ابتدا ہوئی۔

تین بج ۱۹ ربیع الثانی شریف ۱۳۰۲ء منجانب گورنمنٹ برطانیہ
 رزیڈنٹ صاحب حیدر آباد نے انگریزی دربار میں حضور کو جی سی
 میں آئی کا خطاب و اشارت آف انڈیا کا تمغہ حرمت کیا۔
 یکم محرم الحرام ۱۳۰۳ء کو اعلیٰ حضرت نے مجلس انتظام صرف خاص
 کا انعقاد کرا یا۔

تین بج ۲۴ جمادی الاول ۱۳۰۳ء اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے
 مع رزیڈنٹ مسٹر کاٹرمی و نواب سالار جنگ بہادر ثانی مدار المہام
 و نواب خورشید جاہ بہادر وغیرہ وغیرہ کے گورنر جنرل ہند کی ملاقات کیلئے
 جب مدراس کو تشریف لے گئے تو اس وقت منجانب اعلیٰ حضرت
 نواب سر آسمانجاہ بہادر و نواب فیروز الملک بہادر انتظام سلطنت
 دکن کے لیے مقرر ہوئے۔

آخر جاوی الثانی سنہ ۱۲۸۶ء کو حال اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی نواب میر عثمان علی خاں بہادر دام اللہ اقبالہم و عاف اجلاہم کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی۔

۲۴ رجب سنہ ۱۲۸۶ء کو نواب سالار جنگ بہادر ثانی نے خدمت وزارت دکن کا استعفاء اخل کر کے بکدوش ہو گئے اس کے چند ماہ بعد حضرت بندگان عالی نے دیوانی کے کام کو زینت بخشے رہے۔

۸ مئی قعدہ سنہ ۱۲۸۶ء کو نواب سر آسمانجاہ بہادر کو اجپ کہ لندن میں تھے، اعلیٰ حضرت نے خدمت وزارت سے منقحر فرمایا اس وقت کرنل مارشل متھمیشی خاص تھے جو اسی سال خدمت سے علیحدہ ہو کر پنجاب کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۱ سنہ ۱۲۸۶ء میں نواب فیروز الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ مرحوم) نے استقال کیا۔

بتاریخ ۲۴ رجب المرجب سنہ ۱۲۸۶ء کو نسل آف ایٹل کے بجائے کنیٹ کو نسل قائم ہوئی۔

۱۲ مئی جاوی الاول سنہ ۱۲۸۶ء میں (نواب سر آسمانجاہ بہادر کی خصمت شش ماہی کی وجہ) نواب سرو قار الامرا بہادر خدمت مدار الہامی سے ممتاز کیے گئے اور بتاریخ ۲۴ ربیع الاول شریف سنہ ۱۲۸۶ء کو مستقل مدار الہام

مقرر ہوئے۔

بتایں۔ امر جمادی الاول ۱۲۱۹ھ تک خدمت وزارت سے (نواب قارالار
بہادر) مستعفی ہو گئے۔

۱۰۔ امر جمادی الاول ۱۲۱۹ھ کو ہمارا جہ سرکشن پر شاہ بہادر یحییٰ سلطانہ
پیشکار منصر مدار الہام مقرر ہوئے۔ اور ۱۲۱۹ھ شعبان المعظم ۱۲۱۹ھ کو
مستقل مدار الہام ہو گئے۔

بتایں۔ ۱۱۔ ال انکرم ۱۲۲۰ھ منجانب شہنشاہ دہلی جی۔ سی۔ بی
کا خطاب اعلیٰ حضرت کو غلط آیا گیا۔

۱۲۔ مذی حجۃ الام ۱۲۲۰ھ کو بتقریب عید اضحیٰ اعلیٰ حضرت نے ہمارا
بہادر کو یحییٰ سلطانہ کا خطاب سرفراز فرمایا۔

مختصر یہ کہ حضرت غفرال مکان کی سخاوت و شجاعت و وفاداری
دنیا میں مشہور ہے۔ ہم آئندہ دوسرے موقع پر تفصیلی حالات
ہدیہ ناظرین کریں گے۔

۱۳۔ اعلیٰ حضرت غفرال مکان ۲۴ سال ۱۹۱۹ھ یوم سلطنت دکن پر
حکومت نہایت شان و شوکت سے فرما کر بتایں ۲۴ رمضان المبارک
۱۲۱۹ھ دنیا سے فانی ہوئے۔ رحلت فرمائی۔
حضرت غفرال مکان کے صاحبزادوں کا ذکر۔

(۱) اعلیٰ حضرت قدر قدرت رفیع مرتبت بلند اختر نواب میر عثمان علی خاں
بہادر خسرو دکن خلد اند ملکہ و سلطنتہ

(۲) نواب میر محمد محمدی الدین علی خاں بہادر

(۳) نواب میر محمد محمدی الدین علی خاں بہادر

حضرت غفران مکاں کو حقیقت میں ولی الدکن کہا جائے تو
بہت مناسب ہے اس واسطے کہ ان کے نام کے چلہ ہر موضع اور
دیہات میں موجود ہیں۔ اور ان کی فرار شریف پر روزانہ خصوصاً
پنجشنبہ و جمعہ کو بلا امتیاز قوم بھول وغیرہ چڑھاے جاتے ہیں
اور اب تک بھی سانپ وغیرہ کے کاٹے ہوئے کو نواب
میر محبوب علی خاں بہادر کے نام کی دہائی دیکھتی ہے۔
(۱۰) اعلیٰ حضرت ولی نعمت قوی شوکت رستم دوراں ارسطو
زماں سپہ سالار یار و فادایں فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک
منظر الممالک آصف جاہ ہزار کز الٹڈ مانیں نواب سر
میر عثمان علی خاں بہادر جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سی۔ بی۔ ای۔
خلد اند ملکہ و سلطنتہ بتاریخ ۴ رمضان المبارک ۱۲۲۹ھ سرور آراے
دکن ہوئے۔ آپ نے بہت بڑے بڑے امور کو طے فرمایا ہے۔ جو
آج تک کسی بادشاہ نے ایسے اہم اہم امور کو طے نہیں کیا۔

آپ کی لیاقت۔ شجاعت و وفاداری کی داد سرکار انگریز
بہا در دیتی ہے۔

آپ کے سخاوت کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ غریب و امیر کے
علاوہ شاہان اولو العزم کی بقائے شان کی غرض سے ہمارے ہتھارہ
صاہبا اندر عن الشرور والقل نے معقول تنخواہیں مقرر فرمادی ہیں۔ اور
غربا کی پرورش کا بہترین طریقہ یہ نکالا گیا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے
صرف سے بڑی بڑی تعمیریں بنوائی جا رہی ہیں اور جملہ ملازمین دفاتر
سرکار عالی کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے گریڈ
قائم کئے گئے ہیں۔ غرض کہ شاہان سلف نے جو جو کام نہیں کئے ان کو
ہمارا خود مختار بادشاہ و کمن بخوبی انجام دیا اور دے رہا ہے۔
خداوند عالم ہمارے بادشاہ ذی جاہ کی صدوسی سال کی
عمر کرے اور اس کو ہر ارادہ میں کامیاب کرے۔

(آمین ثم آمین یا رب العالمین)

اس وقت یہ مولف برکات و درغمانیہ کا تفصیلی تذکرہ
اس وجہ سے نہیں کیا ہے کہ ہمارے ظل اللہ کے عہد مبارک میں
آئندہ بہت بڑے بڑے نمایاں کام ہونے والے ہیں جو ہمیشہ
بہ شکل تیلخ ہدیہ ناظرین ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بَارُہ۔ اسم مذکر (۱) وقت۔ سماں۔ موقع (۲) یوم۔ دن روز۔
 (۳) دیر۔ عرصہ۔ (۴) مرتبہ۔ دفعہ۔ کرت (۵) دُور آر۔ دروازہ۔ منفقہ کار پونچر
 بَارُف۔ اسم مذکر۔ (۱) بوجھ۔ بھار۔ اباب۔ بست (۲) رخصت
 دخل۔ اجازت (۳) پھیل۔ ثمر (۴) مرتبہ۔ کرت۔ نوبت (۵) اندوہ و غم
 (۶) عدالت۔ منہ عدالت (صفت میں) دشوار۔ اجیرن۔ ناگوار (۸) خدا
 اللہ (۹ صفت میں) تعالیٰ بزرگ۔ بالا۔ برتر (۱۰) باریدن کا امر (۱۱) حل
 گرجہ (۱۲) مرادف کار۔

بار۔ اصطلاح دکن۔ دکن میں نواب میر نظام علی خاں بہادر آصف جاہ
 ثانی نے جو انان بار کا دوسرا نام اسد اللہ رکھا تھا۔
 بار ملو تہ دار۔ اصطلاح دکن۔ اسم مذکر۔ اُن خدائیوں کو کہتے ہیں جو
 زمینداران و دیساٹھیان و مقدمان و پٹواریان کے علاوہ ہوتے ہیں ان کو
 شامان قدیم سے انعام بھی مقرر ہے۔
 بارج۔ اصطلاح۔ دکن کے اسنادی اصطلاح میں درمیانی تحریر کو بارج
 کہتے ہیں۔

باردار۔ اسم مذکر۔ شامان بہنہ کے خمد میں چوہدار کو باردار کہتے تھے
 اس کو دیادل۔ سوچی بھی کہتے ہیں۔
 باروانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ صحیح باروان (۱) کسی چیز کے رکھنے کا برتن۔

خوہیں۔ تھیلا (۲) اسباب رکھنے اور باندھنے کا سامان (۳) فوج وغیرہ کے کھانے اور پینے کا سامان (۴) انگر کھنگڑ۔ دکان کے برتن بھاٹے۔ سوداگری اسباب آنے کے کبس۔ بیٹھن۔ بورے وغیرہ۔ بادرچی خانہ کا اسباب بارگاہ۔ ف۔ اسم مونث۔ اجلاس کی جگہ۔ دربار کی جگہ۔ کچہری۔ زنا قدیم میں بادشاہ یا خود مختار رئیس اپنے آپ کو بارگاہ سے مخاطب فرماتے تھے۔ مثلاً بارگاہ جہاں پناہی۔ بارگاہ خداوندی۔ اور اکثر بادشاہ کی جناب میں جب درداد وغیرہ معروضہ گذرانتے تھے تو شاہ کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے تھے کہ بارگاہ جہاں پناہی میں عرض ہے۔ بارگاہ خداوندی میں عرض ہے یا بارگاہ ہمایونی میں عرض پر داز ہے۔

زمانہ قدیم میں بارگاہ کے دو قسم تھے۔

بارگاہ کل بارگاہ خاص

(۱) جب شاہان ہند نے دہلی کو دارالسلطنت بنایا تو سلاطین عجم کی تقلید میں دربار مقرر کئے تھے ایک بارگاہ کل جس کو دربار عام کہتے ہیں۔ اس دربار میں ہر ایک امیر و غریب باریاب ہوتا تھا۔

(۲) بارگاہ خاص۔ دربار خاص کو کہتے ہیں اس میں امراء و علمائین سلطنت کے سوا کوئی دوسرا شخص داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ شاہان بہمنی کے زمانہ میں دونوں دربار بہت ہی شان سے ہو کرتے تھے۔

بارگاہ کل۔ یعنی دربار عام۔ ہر ہفتہ میں ایک بار بروز چار شنبہ
 صبح سے دوپہر تک بڑی عظمت و شان سے ہوتا تھا۔ بارگاہ کل کا محل ریشمی
 فرش و قالین لمبے زرین سے آراستہ کیا جاتا تھا اور اس محل کے دروازے تختی
 پر دوں سے سجائے جاتے تھے۔ بارگاہ کل کے سامنے تین دروازے تھے۔
 اور ہر ایک دروازہ کے درمیان سو دیڑھ سو گز کا فاصلہ تھا (اور اس کے اطراف
 میں جلو خانہ تھا) اور ہر ایک دروازہ پر سپاہ و نقیبوں کی نشست (یعنی پہرہ)
 رہتی تھی صاحب استغاثہ و غیر استغاثہ کو کسی قسم کی روک ٹوک نہ تھی۔ دربار اور
 نقیب کا قاعدہ تھا کہ جو شخص دربار میں حاضر ہوتا تھا اس سے ہتیار رکھ لیتے
 تھے۔ کوئی شخص یا ہتیار دربار میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ بجز خاص خاص صاحب کے
 نقیبوں کا لباس۔ ریشمی قباٹیں۔ زرین ٹوپیاں۔ بگلوس مکرمل عصائے نفرو
 لمبے میں لئے ہوئے ادب سے کھڑے رہتے تھے بادشاہ کی طرف سے ان کو یہ حکم
 تھا کہ اگر اہل اسلام دربار میں آتے ہوئے دیکھیں تو بسم اللہ کا آواز دیں اور اگر
 دوسری قوم جیسے اہل ہندو وغیرہ کو دربار میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ آواز
 دیں کہ یداک اللہ۔ نقیبوں کے آواز دینے کے بعد ہی یہ لوگ بہ ادب تین مرتبہ
 تسلیم ادا کرتے تھے۔ دربار میں وزراء و امرا اپنے اپنے مقرہ مقامات پر اوبکا
 دست بہ کھڑے رہتے تھے جب تک بادشاہ حکم نہ دے یہ جملہ معزز حضرات
 دربار میں نہیں بیٹھ سکتے تھے البتہ دربار میں صرف وہ لوگ بیٹھتے تھے جو طبع

علماء و مشائخین سے تھے۔ اس دربار میں بادشاہ استغاثہ لیا کرتا تھا اور کئی فریاد سنتا تھا۔ مظلوم لوگ لال رنگ کا لباس پہنکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے تھے وزراء و امراء وغیرہ کا لباس ایک ہی ہوتا تھا اور سر پر دستار سفید ہوتی تھی۔ مورخین کا بیان ہے کہ دستار کا رواج بادشاہ حسن گنگو بہمنی کی ایجاد ہے۔ چنانچہ انھیں کی تقلید میں شاہان مغلیہ نے دستار وغیرہ کا رواج اختیار کیا۔

بارگاہ خاص۔ اس دربار میں خاص خاص لوگ حاضر رہتے تھے۔

جیسے وزراء و امراء و اقران فوج و معززین بلدہ و مقربین شاہ و دیگر سادات و مشائخین و علماء و شعراء۔ یہ دربار جس وقت بادشاہ چاہتا مقرر کرتا تھا۔ دکن میں آج تک بفضلہ تعالیٰ دو دربار ہوتے ہیں ایک دربار انگریزی۔ دوسرا دربار مغلائی۔ اس کی طرحت ردیف دال میں ملاحظہ ہو۔

بارگیر۔ ف اسم مذکر۔ بوجھ اٹھانے والا جانور۔ بارکش۔ وہ سوار جس کا ذاتی گھوڑا نہ ہو۔ اس وقت تک دکن میں بجلاتہ صرف خاص مبارک یہ طریقہ جاری ہے کہ گھوڑا اہل اسم کے نام اور دوسرا شخص اس کو نوکری میں لیجانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

بارمی۔ اسم مونث۔ نوبت (اردو۔ نوبت) ف نوبت

بارو۔ ف۔ اسم مونث۔ قلعہ کی دیوار

بارہ۔ ف۔ اسم مونث۔ حصار۔ قلعہ کی دیوار۔ قلعہ (صفت) نیز قنار

گھوڑا - مضمون - ایک دفعہ - بابت - حق - شان - قاعدہ بوزہ جو نشکی
چیز ہے - اصطلاح میں درست کے بھی معنی متعل ہیں -

باریاب - کچھری میں داخل ہونے والا - کسی بادشاہ یا امیر کے
پاس آنے والا -

باسم یا بنام - اسم مذکر - اسنادی عام قاعدہ ہے کہ تدجس کے
نام جاری کیا جاتی ہے اس کا نام اس طرح لکھتے ہیں - باسم فلاں یا بنام فلاں
جاری شدہ لیکن دفاتر میں صرف نام کا اطلاق آئندہ نسل سے متعلق نہیں
کیا جاسکتا - جب تک کہ نام کے ساتھ باولاد و اخاد یا نسل بعد نسل و بطن
بعد بطن درج نہ ہو -

باز - ف - اسم مذکر - خراج -
بازخواست - ف - فعل - انگشت - واپس طلب کرنا - مانگنا - بقایا
طلب کرنا - اضافہ رقم داخل خزانہ کرنا -

باع - ع - اسم مذکر - ف - قولاج دار و باہام اصطلاح دکن میں (د ۱۸۰)
گو گو باہم کہتے ہیں -

باغات - ف - اسم مذکر (باغ کی جمع) دکن کی اصطلاح میں باغات
اس خطہ زمین کو کہتے ہیں جس کی پیداوار باولی کے پانی سے ہو خواہ وہ اتریم
نملہ ہو یا نیشکر - اس کے محصول کے متعلق خانی خاں نے لکھا ہے کہ بمقابل

محصول زراعت کے محصول یا فعات کہتے ہیں۔

باغبان ف۔ اسم مذکر۔ مالی باغ کا محافظ۔ چمن پیرا۔ باپ اور مربی سے مراد لیتے ہیں۔ ملک دکن کے مواضع میں باغبان اس شخص کو کہتے ہیں جو پیاز۔ اورک۔ لہسن وغیرہ فروخت کرتا ہے۔

باقی۔ ع۔ اسم مونث۔ بچی ہوئی چیز۔ باقی بچت۔ بقایا۔ بقیہ (۲) صفت پائیدہ۔ قائم۔ دیر پا۔ غیر فانی۔ زندہ۔ موجود۔ (۳) واجب الادا واجب الوصول۔ دین۔

باگا۔ اسم مذکر (ہندو) خلعت نوشہ۔ دولہا کا جوڑا۔ پوشاک۔ لباس زرین۔

بال چھتری۔ اسم مونث۔ ایک قسم کی دوتا پگڑی کو کہتے ہیں جو شاہجہانی پگڑی سے موسوم ہے۔

بالا۔ اسم مذکر۔ (۱) چھوٹی عمر کا بچہ۔ سولہ برس کا بالک۔ بڑا بچہ۔ (۲) بچوں کا سا (۳) ناسمجھ۔ بھولا۔ نادان۔

بالا۔ ف۔ صفت (۱) فوق۔ اوپر۔ اپر (۲) مذکورہ۔ مذکورہ (۳)

دراز۔ لمبا۔ اونچا۔ بلند۔ چوٹی کا (۴) آگے۔ سامنے (۵) اسم مذکر فریب۔

حیلہ۔ بہانہ۔ اردو میں قد و قامت۔ کوتل گھڑا۔ دکناہ (ملک خراسان)

بالان۔ ف۔ اسم مونث۔ دیوڑھی۔

بالائی ف۔ تلمع فعل (۱) ہندی۔ اونچائی (۲) علاوہ غیر معمولی۔
اوپری۔ (۳) سطح کی۔ اوپر کی۔ (۴) دودھ کی ملائی۔

بالائی یافت۔ ف۔ اسم مونث۔ غیر معمولی آمد۔ دستوری۔ تنخواہ
کے علاوہ یافت۔ رشوت۔ گھوس۔ زمانہ سابق میں معاشداروں کی معاش سے
پائیوں کا وہ حصہ جو تین پائی سے کم ہو سرکار میں داخل کیا جاتا تھا اور بعض
اشخاص کو سرکار نے معاف بھی کر دی ہے۔ یہ بالائی آمدنی جو معاف کر دی
گئی ہے ایک قسم کی عطایں داخل ہے۔

بالشت۔ اسم مونث۔ اشتر۔ وجب۔ بلند (ف) بدست۔ بالشت
اس مسافت کا نام ہے جو انگوٹے کے سزاخن سے چنگلیا کے سزاخن تک ہوتی ہے
بالاک۔ ہ۔ ہندی۔ بال کے سرے کو کہتے ہیں۔ بالاک سے بڑے
خلی تانے جو ایک گز شرعی تک پہنچتے ہیں۔ آٹھ بالاک کا ایک لیک اس کو زبان
اردو میں لیکہ یا لکہ کہتے ہیں۔ لیکہ جوں کے اٹھے کو کہتے ہیں جو سر کے
بالوں میں پرورش پاتی ہے۔ لیکہ کو عربی میں صوابہ کہتے ہیں۔ آٹھ لیک
کا ایک ٹروک کہلاتا ہے۔ جوں کو ہندی زبان میں ٹروک کہتے ہیں۔ آٹھ
ٹروک کا ایک جواد آٹھ جو کا ایک انگل۔

علمائے اسلام اور فقہائے ہند کے پاس ایک انگل (۶) جو کا ہوتا ہے
چار انگل کا ایک ملام کہلاتا ہے۔ رام کو ہندی میں مٹھی اور عربی میں قبضہ

کہتے ہیں اور چوبیس انگل کا ایک ہت یعنی ہاتھ جو ایک گز شرعی کے مساوی
 بالاک سے چھوٹے خطی بیانون کا ذکر۔ آٹھ بیج کا ایک بالاک اور دس
 رین کا ایک بیج ہوتا ہے۔ رین کو عربی میں ہمار کہتے ہیں اس لئے کہ گرد
 کے درے جو باریک روزنوں (سوراخ) میں آفتاب کی روشنی ہو دکھائی دیتے
 بالاکھاٹ۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں دولت آباد کو بالاکھاٹ
 کہتے تھے۔ بالاکھاٹ دکن کے علاقہ میں ایک بڑی پہاڑی مقام کا نام ہے
 جو بالاکھاٹ براہ کے نام سے موسوم ہے۔

بالگیر۔ اسم مذکر۔ بارگیر کو کہتے ہیں۔
 بالمشافہ۔ ج۔ تابع فعل۔ دو بدو۔ روبرو۔ منہ درمنہ۔ آمنے سامنے
 شکمہ۔ اسناد اکبر شاہی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اسناد بادشاہ اکبر
 نے بالمشافہ بھی جاری کئے ہیں اور ان اسناد کو اسناد بالمشافہ کہتے ہیں۔

بالمقطع یا بالمقطعة۔ ج۔ صفت۔ چکنا۔ قطعی۔ کوتاہ یا کوتاہ۔ مقطوع
 اصطلاح دکن میں اس اراضی انعام کو کہتے ہیں جس کا پن مقررہ منجانب مقطوع
 سرکار میں داخل کیا جاتا ہے یہ انعام مقطوعہ دار کے نسل بعد نسل جاری رہتا ہے
 بالمقطعہ اگر مارم یا کنواری اگر مارم۔ س۔ اسم مذکر۔ وضع اگر مار۔
 انعام کی ایک قسم ہے جن میں مقطوعہ دار سے خفیف سا پن لیا جاتا ہے۔
 بام۔ ہ۔ اسم مونث۔ ایک مچھلی کا نام ہے جو بالکل سانپ کے

ہم شکل ہوتی ہے اس کو فارسی میں بار یا ہی کہتے ہیں۔

بام ۱۔ اسم مذکر۔ باع۔ ع۔ قولج۔ ف۔ بام اس مقدار طول کو کہتے ہیں جو دونوں ہاتھوں کی کشادگی کے درمیان ہوتا ہے۔ حیدر آباد کن کے اصطلاح دفتری میں ۱۰۰ گز کا ایک بام کہلاتا ہے۔ اور اس کو پانڈ بھی کہتے ہیں۔ فقہاء کے پاس ۴ گز شرعی کا ایک باع کہلاتا ہے۔

بام یا پانڈ ۱۔ اسم مذکر۔ ایک ہی پانیہ کے دو نام ہیں یہ سطحی پانیہ ہے جس کا رقبہ ۱۸۰ مربع گز کا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک بیگہ ۲ پانڈ یا بام کا ہوتا ہے جو مساوی ہے (۳۶۰۰) مربع گز کا۔

بام بادشاہی ۵۔ اسم مذکر۔ تین درعہ مکسر کا ایک بام بادشاہی کہلاتا ہے۔

بام دہقانی ۵۔ اسم مذکر۔ چھ درعہ مکسر کا ایک بام دہقانی کہلاتا ہے۔

۱۔ ناظرین کی ہولت کے لیے ہم ایک عربی نظم کا مختصر ترجمہ جو مقدار خط شریعہ کے متعلق ہے پیش کرتے ہیں۔ (۱) برید۔ چار برید کا ایک فرسخ کہلاتا ہے (۲) فرخ۔ تین میل کا ایک فرسخ شمار کیا گیا ہے (۳) میل۔ ہزار بام کا ایک میل کہلاتا ہے (۴) بام یا باع۔ چار گز کا نکالا گیا ہے (۵) گز۔ چوبیس انگل کا ہوتا ہے (۶) انگل۔ چھ جو کا ایک انگل کہلاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جو کی پیٹ دوسرے جو کی پیٹ ملا کر رکھی جائے (۷) جو۔ چھ حجر کے بالوں کا ایک جو ہوتا ہے ۱۲

بام زو - ف - اسم مذکر - نقارہ کو فارسی میں بام زد کہتے ہیں۔
 بام سلطانی - ہ - اسم مذکر - ڈھائی درجہ مکر کا ایک بام سلطانی
 کہلاتا ہے۔

بان - ہ - اسم مؤنث - (۱) عادت - خو - سبھاؤ و خصلت -
 مزاج - خاصیت (۲) طرز - ڈھنگ (۳) مائیان شادی سے
 چند روز پہلے جو دولہا اور دولہن کے ساتھ ایک رسم برتی جاتی ہے۔
 (۴) تیر - تگہ - سہم - خدنگ (۵) ایک قسم کی ہوائی جو زمانہ گذشتہ
 کی لڑائیوں میں غنیمت پر چھوڑا کرتے تھے۔ (۶) جزر و مد - جوار بھاٹا۔
 بانا - ہ - اسم مذکر (۱) لباس - پوشاک (۲) وضع داری۔
 روپ سروپ - بھیس (۳) عادت - سبھاؤ (۴) وقار جن سے کپڑا
 عوض میں بنتے ہیں - پودو - بخلاف تانا - (۵) ایک ہتیار کا نام ہے۔
 جسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر لڑائی کے وقت پھراتے ہیں (۶) فقرہ
 یا طلائی یا ریشمی ڈور جو بہادر آدمی اپنی بہادری ظاہر کرنے کی غرض
 اپنے پاؤں میں باندھتے ہیں۔ (۷) حرفہ - پیشہ - کسب - ہنر۔

بانس - ہ - اسم مذکر - (۱) ایک قسم کی لکڑی کا نام ہے جو
 اندر سے خالی ہوتی ہے جو بانس منغر دار یعنی اندر بھی بھری ہوتی ہو
 وہ عمدہ قسم کی بانس کہلاتی ہے اس میں بانس غرقی کم یا ب ہوتی ہے

جس پر تلوار براہ کام کر نہیں سکتی۔ (۲) نے قصبہ بمبؤ (۱۰) سوائین گز کے پیمانہ کا نام (۱۴) جریب۔ طناب۔ زنجیر۔ بانس۔ گز سے بڑے پیمانہ میں داخل ہے۔ بانس کو کبھی جریب اور کبھی طناب اور تبھی زنجیر کہتے ہیں۔ یہ پیمانہ عموماً (۶۰) گز طول کا ہوتا ہے اور طناب بابر (۴۰) گز بابر (۵۰) گز طناب اکبری (۵۰) گز الہی طول کی ہے۔ ہندوؤں کا دھرم تارینے خیراتی طناب (۱۵) گز طول کا ہوتا ہے۔ ممالک مغربی میں بانس کے طولانی پیمانوں کے نام۔

(۱) ایک الہی گز = ۲۳ انچ انگریزی

(۲) ۳ الہی گز = ایک بانس

(۳) ۲۰ بانس = ایک جریب۔

بائیسوی ہ۔ اسم مونث (۱) سلطنت مغلیہ کے زمانہ کا وہ شاہی جلوس جس میں (۲۲) بانس اضلاع کی فوج ہمراہ رہتی تھی (۲) دو ہزار دو سو آدمیوں پر حکومت کرنے والا۔ امیر یا سردار (۳) ہندو جتھا۔ بچایت دل بادی۔ جماعت۔

بیاؤ ہ۔ اسم مونث (مہندو) (۱) بحث۔ فساد۔ تنازع لفظی (۲) تکرار۔ جھگڑا (۳) مقدمہ۔ نزاع۔ عدالت۔
بتا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ گتا۔ بالشت

بٹاؤ۔ ۵۔ اسم مذکر۔ راہگیر۔ مسافر اور غیر۔ دوسرا۔
 بٹائی۔ ۵۔ اسم مونث۔ (۱) تقسیم۔ بٹوارا۔ پیداوار کی وہ قسم
 جو اجارہ دار اور مالک زمین میں قرار پاتی ہے۔ (۲) کھیت اٹھانے کا
 زمانہ۔ غلہ تیار ہو کر بٹنے کا موسم (۳) بٹنے کی اجرت (۴) نصف نصف
 برابر کی تقسیم۔

بٹائی۔ ۶۔ اسم مذکر تقسیم کرنا (الفاظ) بٹائی کا طریقہ خصوصاً کن
 میں زیادہ مروج ہے اس کو بھاولی بھی کہتے ہیں۔ اس کو زمانہ قدیم
 ہنسیہ سے قبل محال زراعت کہتے تھے۔ بٹائی کے چار قسم ہیں (۱) بٹائی
 (۲) کھیت بٹائی (۳) لانا بٹائی (۴) کنکوٹ

(۱) بٹائی یا بھاولی اس کو کہتے ہیں کہ زمیندار اپنی مقبوضہ زمین
 کسی دوسرے کو زراعت کی غرض سے دے۔ اور زراعت کرنے والے
 سے یہ قرار دیا ہو جائے کہ بعد تیاری غلہ نصف غلہ صاحب زمین
 اور بقیہ نصف زراعت کرنے والا حاصل کرے۔ (۲) کھیت بٹائی۔ دو
 شخص مل کر آپس میں ملے کر لیں کہ زراعت میں جملہ اخراجات نصف
 نصف اور بعد تیاری غلہ نصف نصف تو ایسی صورت میں ہر دو اشخاص
 زراعت کرنے والے مل کر زراعت کرتے ہیں اور بعد وضع اخراجات
 تیار شدہ بقیہ غلہ برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔

(۳) لانگ بٹائی اس کو کہتے ہیں کہ زمین سے دھان کاٹنے کے بعد کچہ (تودہ) جمع کر کے حسب قرار واد فرار عین تقسیم کر لیں۔ بعد تقسیم ہر ایک شخص کاٹے ہوئے دھان کو پاک و صاف کر لیتا ہے۔ نہیں تو کوئی ایک شخص ان میں سے بازار کے نرخ پر اپنے شریک کو غلہ فروخت کر کے قیمت حاصل کر لیتا ہے۔

(۴) کنکوٹ۔ یہ مرکب ہے کن اور کوٹ سے دکن میں کن بمعنی غلہ اور کوٹ بمعنی اندازہ اور تخمینہ کے ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ غلہ کو برابر تول لیں اور بقدر قرار واد تیسرا یا چوتھا حصہ غلہ اخذ کر لیں یا غلہ منقسمہ کے حصہ کو زمیندار کے ماتہ بازاری نرخ و قیمت سے فروخت کر کے نقد رقم حاصل کر لیں اختیار ہے۔

بزمانہ سلطان جن گنگو بہمنی پالی گارون سے بموجب لانگ بٹائی نقد رقم وصول کر لی جاتی تھی۔ محال زراعت بالا سے صرف محصول بعنوان (۱) مال واجب (۲) مال وجہ (۳) مال جرمانہ (۴) مال پیش کش (۵) مال تمغا (۶) مال سہ بندی (۷) مال نذرانہ و حقوق خدمات لیے جاتے تھے۔

زمانہ قدیم سے بٹائی کا یہ طریقہ تا حال مروج ہے کہ اکثر زمیندار لوگ جب زمین کو زراعت کے لئے دیتے ہیں تو زراعت کرنے والا

بعد از اجات خیرات وغیرہ تیار شدہ غلہ میں سے نصف خود لیتا ہے اور نصف صاحب زمین کو دیتا ہے لیکن اس میں مالک کی موجودگی کی سخت ضرورت رہتی ہے۔

بٹوار۔ ہ۔ اسم مذکر۔ محال وصول کرنے والا۔ آگاہی کرنے والا۔ جنگی لینے والا۔

بیسری۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ کوٹھی اور بیٹیوں کی شادی کے وقت ایک رسم ادا کیا جاتا ہے جس میں دولہا کو دولہن کی طرف سے ازتسم پوشاک و نف دی جاتی ہے۔

بجنس تنخواہ۔ ف۔ مرکب اضافی۔ اسنادی دفاتر میں عطا کی ایک قسم کا نام ہے جو ازتسم تنخواہ۔ از مد تنخواہ۔ یعنی ان تنخواہ۔ بطور تنخواہ۔ بحال ف (ع) فصل۔ اپنی حالت پر قائم۔ برقرار۔ ایک حالت پر بدستور (۲) ہٹھیرا ہوا۔ خوش۔ اچھی حالت۔ تندرستی (۳) ہنر۔ شاداب۔ تروتازہ۔ موجود۔ حاضر۔ مستقل۔

بحال و برقرار داشتہ۔ ف۔ مرکب غیر منفید۔ یہ اسناد کے الفاظ ہیں جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ مستقل بحالی کے لیے تاکید کی گئی ہے۔

بحضور معلیٰ رسید۔ ف۔ جملہ فعلیہ۔ حضور کی جناب میں پہونچا۔ اعلیٰ حضرت کے ملاحظہ میں پہونچا۔ دفاتر اسنادی میں اس کے معنی اعلیٰ حضرت

کے ملاحظہ سے گذرا، اٹھوٹھ نے قبول فرمایا۔ فقرہ ”بمضور معلیٰ رسید“
 بمعنی نذر (پیش کردہ) کو بمضور نے قبول فرمایا۔ چونکہ حضور کا نذر لے لینا
 باعث فخر سمجھا جاتا ہے اس لئے دفتر کی جانب سے نذر پیش کردہ کو
 قبولی نذر کی اطلاع دی جاتی تھی۔

بنجاری۔ ۱۔ اسم مونث۔ کوکلی۔ باد چرخی خانہ یا وہ کوٹھری
 جس میں غلہ رکھا جائے (اس کو مووی خانہ بھی کہتے ہیں)
 بنجان مذکور۔ ف۔ مرکب اضافی۔ اسنادی دفاتر میں برا
 خان مذکور۔ بنام خان مذکور مراد ہے۔ بنام خان مذکور کا مخفف
 بنجان مذکور ہے۔

بخشی۔ ف۔ اسم مذکر (افوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب و
 کتاب رکھنے والا۔ تنخواہ تقسیم کرنے والا۔ ہندوستان میں چوکیدار کی
 تنخواہ تقسیم کرنے والے کو کہتے ہیں (۲) میرپے۔ میرے فکر۔ پہ سالار سپہدا
 چند ملازمین کا سردار۔ مثلاً داروغہ۔ اردو۔ داروغہ جو انان بار۔ داروغہ
 جو انان سینہ صی۔ اس شخص کے اختیار میں ملازمین متعینہ کی سبھی برطرفی
 بخشی خانہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ فوج کی تنخواہ تقسیم ہونے کی جگہ
 بخشی کا دفتر۔ داروغہ کا گھر۔ پہ سالار کا مکان۔ یا دفتر۔
 شامان ہندوؤں کے پاس دفتر بخشی گرمی کے نام سے ایک فتر

قائم تھا جس میں تمام اسناد متعلقہ فوج وغیرہ کا داخلہ رہتا تھا اور اس زمانہ کا خاص طریقہ یہ تھا کہ ہر ایک سند وغیرہ جس سے متعلق ہوتی تھی داخلہ معمولی کے علاوہ اس علاقہ دار کے پاس بھی سند روانہ کی جاتی تھی جس کا تعلق اس سند سے ہوتا تھا اور بعد اندراج اس سند کی پشت پر اس سند کا داخلہ بھی درج کیا جاتا تھا۔ تحقیقات کے وقت اس دفتر سے بھی دریافت کیا جاتا تھا اب یہ قدیم دفتر کا وجود باقی نہیں رہا۔
 بخششی دیوان - ف - اسم مذکر - دیوان خانگی۔
 بخششی گرمی - اسم مؤنث (۱) عہدہ دار - مصاحب - فوج - دارخوش گرمی۔

۱۱۲۳ھ میں حکم فرخ سیر بادشاہ دہلی (ابن آصف جاہ اولیٰ) کے امیر الامرا حسن علی خان بخشی دکن کو دکن کی صوبیداری عطا کرنے کی وجہ ایک عرصہ تک، دکن کی صوبیداری ضمیمہ بخششی گرمی کہلاتی رہی۔
 بدرقہ - ع - اسم مذکر - دفاتر میں اس فوج کی جامعیت کو کہتے ہیں جو خزانہ کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام پر جاتے ہیں۔
 بدستور سابق - ف - مرکب اضافی - حب معمول - قدیم کے موافق - حب عادت۔

بموجب عملدرآمد - ف - مرکب اضافی - اسنادی اصطلاحیں

لفظ دستور کے ساتھ حسب ذیل مضمون برج کیا جاتا ہے۔ بدستور سابق
بعہدہ دلاور نواز جنگ بہادر بجال۔

ریڈیست۔ ف۔ اسم مونث۔ بالشت۔ وجب۔ شبرائس
مسافت کا نام ہے جو انگوٹھے کے نرائن سے چھنگلیا کے نرائن تک
ہوتی ہے۔

بدستور۔ ف۔ تابع فعل۔ حسب قاعدہ۔ حسب دستور۔ معمولی
طور پر۔ اسی طرح۔ دستور۔

جس قدر اسناد شاہی و دیوانی عطا ہوتے تھے ان میں سند برج ذیل
الفاظ مختلف شکلوں میں لکھے جاتے تھے۔ (بعض ان اسناد پیشین)
اس سے یہ مراد ہے کہ جس معاش کی سند عطا کی گئی تھی وہ بعد ملاحظہ
اسناد پیش کردہ جدید سند عطا کی گئی۔

بدستور بھگوٹہ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اس قسم کے اسناد بعد
دریافت بھگوٹہ دیہاتی جدید اسناد جاری کیے جاتے تھے۔ اس میں
اسناد کے وجود کی ضرورت نہیں۔

بدستور پروانہ۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ سند جدید بعد ملاحظہ
پیش کردہ جاری کی گئی تھی۔ اس میں کسی سند یا بھگوٹہ کے معائنہ
کی ضرورت نہیں۔

بدستور سابق۔ اس سے یہ مراد ہے کہ معاش متعلقہ کی جدید پسند
اجرا کرنے سے قبل جو طریقہ مقرر تھا اس لحاظ سے سند عطا کی گئی تھی۔
بدستور عملہ رآمد قدیم۔ اس میں بھی سابقہ طریقہ کے بہ موجب
حاضر حال کے نام سند عطا کی گئی۔

بدستور یا دواشت واقعہ نویسی۔ اس سے یہ مراد ہے کہ
سند بہ موجب یا دواشت واقعہ نویس اجرا کی گئی۔

بدعت۔ اسم مونث۔ (۱) دین میں نئی بات۔ نئی رسم نکالنی۔
اختراع۔ احداث۔ نیا دستور۔ رخنہ۔ خرابی۔ (۲) ظلم۔ تشدد۔ سختی۔
(۳) عوام جھگڑا۔ فساد۔ دنگ۔ شرارت۔ دکن کی اصطلاح میں دفر بدعت
اس دفر کا نام ہے جہاں سے ہندو شراب کے فروخت کی اجازت
دی جاتی ہے۔ آج کل اس دفر کا نام دفر آبکاری ہے۔ دفر بدعت
میں جملہ کبھیوں۔ نقالوں اور بھانڈوں کی جماعت کا داخلہ بھی رہتا
تھا اور عیدین کے علاوہ بقیہ تقاریب میں امر و سا ہو کاران و مغزین
و متصدیان وغیرہ داروغہ بدعت سے اجازت حاصل کر کے رقاصوں کو
بلواتے تھے۔ اور داروغہ کا فائدہ تھا کہ اس کی اطلاع ذریعہ معروضہ
حضور میں پیش کرے۔

بدفر رسید۔ ف جملہ فعلیہ۔ دفر میں پہنچایا دفر میں موصول ہو گیا۔

(۱۱) دفتر دیوان خاص (۱۲) دفتر دیوان دکن (۱۳) دفتر دیوان کل (۱۴) دفتر سرشتہ داری (۱۵) دفتر سیاہہ خاص (۱۶) دفتر سیاہہ دیوان (۱۷) دفتر شاہی (۱۸) دفتر صدارت (۱۹) دفتر صدوسی (۲۰) دفتر فوجداری (۲۱) دفتر قانون گوئی (۲۲) دفتر مال (۲۳) دفتر واقعہ (۲۴) دفتر وقایع کل (۲۵) دفتر وغیرہ گری (۲۶) دفتر وکالت کل (۲۷) دفتر وزیر کل۔

دفتر متذکرہ کی تفصیل وضاحت کے ساتھ مقررہ میں درج کر دی گئی ہے
بذنی - م۔ اسم مونث وہ شرط جو کسی پیداوار کے خریدنے کی بابت فصل سے پیشتر قرار پاجائے یا غلہ کٹنے سے پہلے اس کا نرخ ٹہرا لیا جائے۔
 (۲) سانی دادنی - اب بھی دکن میں یہ طریقہ جاری ہے کہ ساہوکار زراعت کرنے والے کو حسب ضرورت روپیہ اس شرط سے دیتے ہیں کہ غلہ زمین پر تیار ہوتے ہی اس کا خریدار (قرض دینے والا ساہوکار) ہو جائے۔ غلہ تیار ہونے سے قبل اس کا نرخ مقرر ہو جائے اور پھر اسی نرخ سے زراعت کرنے والا غلہ اپنے ساہوکار کو فروخت کر دیتا ہے۔ یہ نرخ بازار کے نرخ سے نصف یا ہون چھ کم رہتا ہے۔

بذھاوا - ہ۔ اسم مذکر بڑو تھری۔ بالیدگی (اصطلاح) وہ انعام جو
بذھائی - ہ۔ اسم مذکر بچہ پیدا ہونے پر دعائے افزائش عمر کے صلہ میں دیا جاتا ہے۔ بلکہ دعاگو یاں (۲) بچہ پیدا ہونے کی مبارک باد۔

(۳) شادیانہ - خوشی کی گیت - منگل (۴) انند - خوشی - جے جے کار (۵) بیاہ
 کا انعام - اکثر شادی و تمہیہ خوانی و دیگر مبارک تقاریب کے موقع پر جو انعام
 دیا جاتا ہے اس کو خلعتانہ کہتے ہیں اس کے دو قسم ہیں (۱) اگر معطی مقتدر کے
 گھر ایسے تقاریب ہوں تو اس موقع پر معطی بفرط خوشی حسب حیثیت خلعت فاخرہ
 تقسیم کرتا ہے (۲) معطی کے متعلقہ ملازم یا عزیز کے گھر تقریب ہو تو ایسی صورت
 میں بھی بفرط عنایات خلعت فاخرہ سے اپنے ملازم کی عزت افزائی کرتا ہے۔
 بدہند - فعل - اسنادی و فائز کے سوال بند و تجویز بند پر بادشاہ وقت
 یا دیوان وغیرہ کے قلم خاص سے تجویز "بدہند" ہو اگر ترقی تھی - تجویز کے اصطلاحی
 معنی حکم کے ہیں - بدہند سے مراد سند اجرا کی جائے یا بدہند کے ساتھ انعام
 یا کوئی اور لفظ ہو تو اس کے مناسبت کے لحاظ سے مرادی معنی لئے جاسکتے ہیں
 بدسیکھاں - ف - تابع فعل - بنام دسیکھاں کا تخفیف بدسیکھاں ہے
 برات - ف - اسم مونث - تنخواہ وہ کاغذ جس کے ذریعہ خزانہ سے
 رقم اٹھائی جائے - برآورد تنخواہ یا صادر و فیرو
 برادر عینی - ف - اسم مذکر - گلابائی - حقیقی برادر - شفیق - ایک
 ماں کے لڑکے -
 برادر اندر - ف - اسم مذکر - جلاتی بھائی - سوتیلہ برادر - رضائی بھائی
 ایک باپ کی اولاد گراماں علیحدہ -

بر آورد - ف - اسم مونث - فرد تخمینہ - فہرست حساب - تگدیرہ - تخواہ
کا کاغذ و گوشوارہ -

بر آوردہ - ف - اسم مذکر - قلعہ (مونث) قلعہ کی دیوار - حصار -

بر آول - ترکی - اسم مذکر - پیش رو -

بر بست - ف - اسم مذکر - رسم و قانون و پرگنات و اصول و دیکھ
و دیکھان -

بر بستہ - ف - اسم مذکر - زمانہ قدیم میں ایک قسم کے عطیہ کا نام تھا -
جواز قسم مقطوعہ تصور کیا جاتا تھا اس کو بعض اصحاب سربستہ کے معنی میں استعمال
کئے ہیں -

بر بنا سوال بند - ف - مرکب اضافی - مطلق اسنادی میں بند سوال
دیکھ کر اجرائی بند کے احکام درج کیے جاتے تھے -

بر بنا عرضی - ف - مرکب اضافی - بموجب عرضی - دفاتر اسنادی
میں یہ طریقہ تھا کہ بعد ملاحظہ عرضی بند و احکام کی اجرائی کے احکام جاری ہوتے تھے
ان اسناد و احکام کی تحقیق کے وقت مزید اسناد و احکام کے طلبی کی ضرورت نہیں
بر آمد خام - ف - اسم مذکر - خرچ شدہ رقم کا تخمینہ - اندازہ حساب -
بر آمد نویس - ف - اسم مذکر - خرچ شدہ رقم کا حساب لکھنے والا -
بضایا نویس -

بر باقی - ف - اسم مذکر - بقایا - بقیہ - نصف ثانی -
 برت - س - اسم مونث (۱) وجہ معاش - معیشت - آجیو کا -
 علوقہ (۲) آمدنی - آمد - (۳) مال جائداد - عطا شدہ جاگیر - معافی زمین -
 (۴) حق ورثہ - نیگ - انعام (۵) سرکار - پرورش کرنے والا -
 اکثر راجگان خود مختار کے اسناد میں لفظ برت موجود ہے - لیکن اسناد
 شاہی میں اس کا پتہ نہیں ملتا -

برخوردار - ف - صفت - یہ لفظ تین کلموں سے مرکب کیا گیا ہے مثلاً
 (۱) بر معنی لیجا (دینگی) - (۲) خور معنی کھا جا - نعمت دینا (۳) داد معنی رکھ جاگیر
 (۱) فیروز مند - اقبال مند - بخاور (۲) زندگانی کا پھل اٹھانے والا (۳)
 (اسم) بیٹا - فرزند - قرۃ العین - نور چشم (۴) دُعا - عمر دراز ہو - جیتے رہو -
 اکثر بادشاہان وقت امراء و عمائدین سلطنت کو برخوردار کے لقب سے
 ملقب فرمایا کرتے تھے -

علیٰ ہذا القیاس وزراء و دیگر اراکین سلطنت بھی اپنے سے کم رتبہ والوں کو
 اسی القاب سے عنایت نامجات روانہ کیا کرتے تھے -

بر بخ - ف - اسم مذکر - فدیہ - قربانی - صدقہ - ذکوۃ -
 برود - ف - اسم مونث (۱) فتح جلالی یافت - اُپری نسب درج
 آمد یافت -

برشگال - ف - اسم مونث - موسم برسات - فصل - بیج -
نفع (۲) شسراط - ہوڑ -

برقرار - فاسع - صفت - قائم - تھری - باقی - موجودہ - حاضر -
بحال - مستقل -

برقرار داشتہ - ہندی اصطلاح میں اس کے معنی مستقل کے ہیں -
برقت راز - ف - اسم مذکر - توڑے دار بندوق رکنے والا سپاہی
بند و خمی - (۲) عدالت یا پولس کا سپاہی - (۳) پاسبان - محافظ
دکن میں جو انان برقت راز کا ایک زمرہ ہے جو بیریق کی لکڑی کی ٹھریں
ایک بارود وغیرہ کا خاص خزانہ ہوتا تھا - یہ اکثر جنگ میں کام آتے تھے -
اس کی بانس بہت پختہ ہوتی تھی اس لئے کہ جب جنگ میں اس بیریق کو آگ
لگا کر دشمن کی طرف پھینکتے تھے تو بیریق بارود کے زور سے ٹپ کر صد ہاتھوں
سپاہیوں کو تباہ و تاراج کر دیتی تھی -

برن غار - ت - اسم مونث - فنج دست چپ - بائیں طرف کی فنج
کو برن غار کہتے ہیں -

برزگار و فیل - لکھا جائے - پیش کیا جائے - لکھ کر پیش کیا جائے
معروضہ گزارا جائے -

بری - ہ - اسم مونث - وہ میوہ مستحالی و سامان وغیرہ جو ناچنے

کے روز دولہا کی جانب سے دلہن کے پاس بھیجا جاتا ہے۔

برید - ع۔ اسم مذکر (۱) قاصد نامہ بر (۲) ایک پیمانہ کا نام ہے جو چار فرسخ یا ۲۱ میل کا ایک برید ہوتا ہے (۳) غلام کا نام۔

برید - ع۔ اسم مذکر۔ دکن کا ایک شاہی خاندان کا لقب جس کا نام محمد قاسم برید تھا۔ اس نے اولاً خاندان بہمنیہ کے غلاموں میں ملازم تھا اور بعد میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے خاندان بہمنیہ کو تباہ کر کے بیدر کا خود مختار بادشاہ بن گیا تھا۔ خاندان بریدی کی بادشاہت کا انتہائی زمانہ ۱۲۳۲ھ اور انتہائی زمانہ ۱۲۸۲ھ ہے۔ بریدی حکومت بیدر شریف پر جگہ ۶۱ سال رہی۔ خاندان بریدیہ میں (۷) بادشاہ گذرے ہیں جن کا ذکر قبل ازیں کر دیا گیا ہے۔ برہنہ ۱۵ اسم مونث۔ (بقال) ضیافت و دواع جو دلہن والوں کی جانب سے دی جاتی ہے۔

بساط افکن - ف۔ اسم مذکر۔ فراش کو کہتے ہیں۔

بست - ہ۔ اسم مونث (۱) اباب۔ اناثہ۔ انا (۲) خیر شے

بسم - ع۔ اسم مونث۔ مخفف ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا زمانہ قدیم میں سلطان بادشاہوں نے اپنے جملہ افساد کے سرنامہ پر تبرکات و تینا اولاً بسم اللہ ضرور لکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس اسم اعظم کے بہت بڑے فضائل ہیں۔

بِسْتَر۔ ہ۔ اسم مونث (۱) اگنی دیوتا۔ پوجا کی آگ۔ پاک اور مقدس آگ۔

بہوانسہ یا بہوانسی ہ اسم مذکر مسلمانان ہند کے سطحی پانیہ جو بہوانسہ سے بڑے ہیں۔ ۲۰ بہوانسہ مساوی حصہ کا ایک بیوہ کہلاتا ہے اور ۲۰ بیوہ حصہ مساوی کا ایک بیگہ کہلاتا ہے۔

بہوانسہ یا بہوانسی کے چھوٹے پیمانوں کے نام۔
بہوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی تقسیم کرنے پر ہر ایک حصہ کو پوانسہ کہتے ہیں
توانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی تقسیم کرنے پر ہر ایک حصہ کو پوانسہ کہتے ہیں
پتوانسہ کے ۲۰ حصہ مساوی فرض کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو انوانسہ کہتے ہیں۔

بہوانسی۔ ہ۔ اسم مونث۔ بیوہ کا بیواں حصہ۔ میں کوچوانسی کی مقدار
بہوانسی کے چھوٹے پانیہ جو مالک مغربی۔ دہلی شریف۔ پٹنہ شاہ آباد
ساران۔ بھاگلپور اور سیکر میں مستعمل ہیں۔

ایک بیگہ الہی یا (۳۰۲۵) مربع گز انگریزی کے ۲۰ بہوانسی ہوتے ہیں۔
ایک بہوانسی یا (۷۵۶۱۲۵) مربع گز انگریزی کے ۲۰ کوچوانسی ہوتے ہیں
ایک کوچوانسی یا (۳۷۴۰۳۱۲) مربع فٹ کے ۲۰ بہوانسی ہوتے ہیں
ایک سہوانسی یا (۲۲۵۰۰۲۵) مربع انچ کے ۲۰ سہوانسی ہوتے ہیں۔

پس وہ - ۵ - اسم مذکر - ایک بیگہ کامیواں حصہ - زمین کا اندازہ -
زمین کا حصہ (۳۶۰۰) گز مربع کا ایک بیگہ کہلاتا ہے اور بیگہ کے میوں
حصہ کا نام بھوہ ہے -

بھوہ کے دوسرے اقسام جو گز سے چھوٹے پیمانے میں داخل ہیں -

مسلمان بادشاہان ہند کے گز کی تقسیم -

گز کے ۲۰ مساوی حصہ کئے گئے اور ہر حصہ کا نام بھوہ رکھا گیا -

گز کے کبھی ۲۴ حصہ مساوی بھی کرتے ہیں اور ہر حصہ کو تو یا طسوج
کہتے ہیں - طسوج یا تو کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ
طسوانسہ کہتے ہیں - طسوانسہ کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک
حصہ کا نام خام رکھتے ہیں - خام کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور
ہر ایک حصہ کو ذرہ کہتے ہیں -

بعض حضرات حسب ذیل گز کی تقسیم کیے ہیں -

ایک گز کو ۲۴ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو طسوج کہتے
طسوج کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو جبہ کہتے ہیں
جبہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو جو کہتے ہیں -
جو کو چھ حصہ مساوی میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو خرول کہتے ہیں -
خرول کو بارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فلس کہتے ہیں

فلس کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو قتیلہ کہتے ہیں۔
 قتیلہ کے چھ مساوی حصے فرض کرتے ہیں اور ہر حصہ کو نقیر کہتے ہیں۔
 نقیر کو آٹھ حصے مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو قطیر کہتے ہیں۔
 قطیر کو بارہ حصہ مساوی پر تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو ذرہ کہتے ہیں۔
 ذرہ کو آٹھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو تہمیمہ کہتے ہیں۔
 رسوہ دار۔ ا۔ اسم مذکر۔ کاشتکار کا حق رکھنے والا۔ زمین کے کسی
 حصہ کا مالک۔ شریک دیہہ۔ حصہ دار۔ کاشت کار
 بصلہ خول بہا۔ ف۔ اسم مذکر۔ وہ عطا جو جان نشاری کے صلہ میں
 دی گئی ہو۔

بطن۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) پیٹ۔ شکم۔ اندر۔ بھتیر۔
 بطناً بعد بطن۔ ع۔ تابع فعل۔ پشت در پشت۔ پیڑھی پیڑھی
 نلاً بعد نل۔ (۲) آبائی۔ خاندانی۔ موروثی۔
 جن اناد میں نلاً بعد نل و بطناً بعد بطن لکھا ہوتا ہے وہی مشاں
 پشت در پشت جاری رہتی ہے اور جب شاہان وقت ایسے عظمت
 کا پشت ہائے پشت تک بحال رکھنے کا خاص معاہدہ رکھتے ہیں تو
 پھر کبھی اس کے خلاف نہیں کرتے اور نہ ان کے بعد کے بادشاہ اس کے
 خلاف کر سکتے ہیں۔

البتہ خاص خاص صورتوں میں ضبط بھی کر سکتے ہیں۔ جس سند میں نسل بعد نسل
بطناً بعد بطن لکھا ہوتا ہے اس کو دفاتر سرکار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مگر
الفاظ کا لکھنا تاکید میں داخل ہے۔ جس سند میں نسل بعد نسل یا بطناً بعد
بطن کے الفاظ درج نہیں ہوتے ہیں وہ معاشین تاحیات مقصور ہوتے
ہیں۔ بعض خاص صورتوں میں دفاتر دکن میں اُما بھی تصور کرتے ہیں۔
بعض حضور معلیٰ رسید۔ ف۔ معروضہ حضور میں شپس کیا گیا۔
انسانی اصطلاح میں معروضہ حضور کے ملاحظہ سے گزرا۔ حضور نے ملاحظہ
فرمایا۔ حضور نے واقعات کو سماعت فرمایا۔

بعضوان۔ ع۔ ف۔ تابع فعل۔ بہ طریق۔ بہ طرز۔ بہ انداز۔ جوہ
بیب۔ معاشین حسب ذیل عنوان پر دی جاتی تھیں۔

بعضوان اخراجات (مسجد یا دیول) اس سے مراد یہ ہے کہ
جو معاش جس خرچ کے لئے عطا کی گئی ہے اس کا تعلق مشروط الخدمت ہوگا۔

بعضوان اضافہ۔ دکن۔ تابع فعل۔ رقم بعضوان اضافہ سے مراد
صادر پٹی ہے۔ یعنی سالانہ تمام کے اخراجات صادر دیہہ وغیرہ میں جس قدر
کی ہوتی تھی دیکھو دینا پٹیوں نے رعایا سے بعضوان اضافہ فی اسم رقم
مقررہ حاصل کیا کرتے تھے اس کو صادر پٹی بھی کہتے ہیں۔

بعضوان التمتع۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معاش جو جاری کی گئی ہے

وہ بطریق التماس عطا کی گئی۔

بعضوان الامانی۔ اس سے مراد بطریق قول یا تہد یا گتہ پر معاش عطا کی گئی ہیں اس قسم کی معاشیں اسی معاشرہ کے خاندان میں جاری رہتی ہیں۔

بعضوان انعام۔ اس سے مراد یہ ہے معاش عطا شدہ کا پن نہیں لیا جائے گا بلکہ بطریقہ دمعاش بغرض پر درشی اراضی وغیرہ عطا کی گئی ہیں۔

بعضوان بالمقطعہ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ معاش عطا شدہ کا پن قابض زمین سرکار میں داخل کرے۔

بعضوان پوجا و سداویب۔ برائے پوجا وغیرہ اراضی دی گئی ہوں جو مشروط تصور کی جاتی ہیں۔

بعضوان تنخواہ۔ بطریق تنخواہ نقدی یا اراضی عطا کی گئی ہیں۔ جو بہ صلہ کارگزاری ہے۔

بعضوان جمع و خرچ۔ سے مراد یہ ہے کہ دیکھ یا دیسپانڈیہ و مال پر گنہ جن سے متعلق اس پر گنہ کی رقم جمع و خرچ کا محاسب رہتا ہے۔

اس میں سے جو رقم بحساب مقررہ بچ جائے وہ ان کا حق تھا۔ اسی طرح اراضیات بھی دی گئیں۔

بعضوان خیرات - برائے دعا گوئی وغیرہ اجرا کی گئیں۔
بعضوان ذات جاگیر سے مراد جاگیر دار کی صرف ذات
 کے لیے معاش عطا کی گئی ہے جو اس کی حد تک بجالا رہ سکتی ہے۔ اگر
 اس میں الفاظ نسلاً بعد نسل برج ہوں تو اس کا تعلق دوامی تصور کیا جائیگا،
بعضوان سیرستہ - اس سے مراد بوقت مقررہ کمشت لینے
 ایک دم (ایک وقت) میں ادا کیا جائے۔
بعضوان صادر سہ بندی سے مراد بیج کے اخراجات کیلئے
 معاش از قسم نقدی یا اراضی عطا کی گئی ہو۔
بعضوان مدد پنج سے مراد - بغرض پر ورشی یا بطریق امداد
 اخراجات ذات معاش وغیرہ دی گئی ہو۔
بعضوان مدد معاش - اس کے معنی یہ ہیں کہ اس قسم کی معا
 جس قدر دی گئی ہیں وہ بغرض پر ورشی مشایخین وغیرہ دی گئیں۔
بعہدہ بجال - ت تابع فعل - انا دی اصطلاح میں عہدہ
 پر بجال کیا گیا وعہدہ پر تقرر کیا گیا۔ ذمہ دار بنایا گیا۔
بقال - اسم مذکر - لغوی مینے - کھڑا - اصطلاحی - مودی بنیا
 پر چوینا۔
بقایا - اسم مونث - باقی کی جمع، بقیہ - بچا ہوا - چھوٹا ہوا۔

لیکا۔ ہ۔ اسم مذکر (۱) مٹھی۔ مٹ۔ مٹ۔ مٹ۔ خاک۔ مٹ۔ غبار
دیہات۔ این قاعدہ ہے کہ جب کھیت پر غلہ تیار ہو جاتا ہے تو انعام کٹہ
مٹھی کے نام سے غلہ تقسیم کیا جاتا ہے۔

بکتر۔ ف۔ اسم مذکر۔ چلتہ۔ ایک ستم کی زرہ چوڑائی میں پستے
ہیں نوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ۔

بالاستیعاب۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تمام و کمال۔

بلا ترد۔ ع۔ تابع فعل۔ بے فکری۔ بے اندیشہ۔ بلا وسواس
بے شش پنج۔ بغیر از پس و پیش۔ گھر بیٹھے۔

بے تامل۔ اسم مونث۔ زمین افتادہ۔ بے جوتی ہوئی زمین
زمین بنجر۔ بلا ترد و کشکار۔

بلا تکلف۔ ع۔ تابع فعل۔ (۱) بلا تصنع۔ بے بنہ۔ بے امیر
راست راست۔ ٹھیک ٹھیک۔ درست۔ بے ساختہ۔ فی البیدہ
بلا وسواس۔

بلا توقف۔ ع۔ تابع فعل۔ بے تامل۔ ترت۔ جلد۔ بلا وقفہ
بلا انتظار۔ بلا فصل۔

بلا شرط۔ ع۔ تابع فعل۔ بے شرط۔ بے تامل۔ ترت۔ جلد۔ بغیر
بلا شرط جو معاشیں سرکار سے عطا ہوتی ہیں انکی نسبت صیفہ مذہبی اور

مال سے کسی قسم کا تشدد نہیں ہوتا ہے۔ ایسی معاشیں اکثر انعام جمع
و مدد معاش بھی کہلاتی ہیں۔

بلاناغہ - ع - ت - تباغ فعل - برابر متواتر - روزمرہ سیلندہ و
بغیر از تعطیل - روز روز روزانہ - بلاروک - جو یومیہ سرکار سے عطا
کیا جاتا ہے اس میں لفظ بلاناغہ ضرور موج رہتا ہے تاکہ تقسیم یومیہ
میں وقفہ نہ ہو یعنی تقسیم روزانہ ہوا کرے مگر اب گورنمنٹ نے روزمرہ
کا طریقہ متروک کر دیا ہے بلکہ بحساب روزانہ جلد رقم یکمشت ایکدم
ختم ماہ پر دی جاتی ہے بعض یومیہ چوایا یا شش ماہ کے نام سے موسوم
ہے جو چار ماہ اور چھ ماہ کے بعد تقسیم کیا جاتا ہے۔

بلاتامل - ع - تابع فعل - بغیر دیر آگئے - فوراً - بلا تردد - بلا کوشش
اسی وقت - فی الفور۔

بلا ہرہ اسم مذکر - گنوار (۱) شدر ٹھلیا - خدمتی (۲) ہرکارہ
(۳) رہنما - رہبر (۴) بیگاری (۵) پاسبان چوکیدار
بلدہ - ع - اسم مذکر - شہر نگہ - قصبہ - بستی - بفتح باء موصوہ
بھی جائز ہے)

بلقیس - ع - اسم مؤنث - با واقع ملک عرب کی ملکہ و سلطانہ
تھی یہ ملکہ جو شمس اور کافورہ تھی حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی اولاً ہم عصر بعدہ زوجہ بن گئی تھیں۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس زمانہ میں سرزمین شام کے خدا پرست بادشاہ تھے فریقین (یعنی حضرت سلیمان و حضرت بلقیس) ایک دوسرے کے حالات سنتے تھے آخر کو تعلقات بڑھتے چلے ایک روز کا واقعہ ہے حضرت بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئیں۔ اور حضرت کی خدا ترسی و پاک باطنی کا حال دیکھ کر حیران و ششدر ہو گئیں۔ آپ کچھ دنوں حضرت کی یہاں رہ کر نائب اور یہ موجب شریعت منکوحہ کہلائیں آپ کے مسلمان ہونے کے بعد سے مسلمان عورتوں کا نام بلقیس زما یا بلقیس بیگم ہونے لگا

بلقیس زما نی بیگم - ع - ف - اسم مونث - سلطان حبشیہ قلی قطشہ کی والدہ کا نام تھا حبشیہ قلی قطشہ کے (یہ بادشاہ دکن کی بادشاہت ایک عرصہ تک کرتا رہا) انتقال کے بعد یعنی ۹۵۰ھ سے بوجہ کم سنی سبحان قلی قطب شاہ فرزند حبشیہ قلی قطب شاہ - حبشیہ کی ماں نے ایک عرصہ تک سلطنت کی تھی اور اس نے اپنا دیوان سیف خان علی ملک کہنایا بلگرام ف - اسم مذکر - اس کا اصل نام کامل گڑھ تھا سلطان شمس الدین التمش کے زمانہ سے وہاں اسلام پھیلا۔

بموجب - ف - ع - تابع فعل - موافق مطابق - شانان ہند

وکن سند اجرا کرنے سے پہلے جب تک اس کا قدیم یا عہد آمد و بھگوٹہ وغیرہ کو نہیں دیکھتے تھے اس کا اظہار نہیں کرتے تھے جس کا ذکر تھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

کی گئی
بموجب اس پیشین۔ اس سے مراد پیش کردہ اس کی بنیاد پر عطا
بموجب بھگوٹہ قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بھگوٹہ دیہانی کے
محاط سے سند عطا کی گئی۔

بموجب پروانہ قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پروانہ قدیم کے ملاحظہ فرما
کے بعد سند دی گئی۔

بموجب عہد آمد قدیم۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ محاط عہد آمد قدیم
سند دی گئی۔

بموجب واقعہ نویسی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پرگنہ کے واقعہ کو ملاحظہ
فرما کر سند عطا کی گئی۔

بموجب یادداشت واقعہ نویسی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ واقعہ نویسی
پرگنہ معاش کے متعلق یادداشت پیش کرنے پر معاش عطا کی گئی۔

بملاحظہ گذشت۔ متتابع فعل۔ جب درخواست بارشاہوں
وایامدارالہاموں کے ملاحظہ سے گذرتی تھی اور اس پر کوئی تجویز کرنی
منظور نہ ہوتی تھی تو صرف اس قدر لکھتے تھے بملاحظہ گذشت۔ یعنی

معلوم ہوا یا درخواست وغیرہ ملاحظہ کی گئی۔ اس کے مرادی منسے و خلعت
شریک مسل۔ بعض اوقات اس حکم پر بھی اسناد و احکام اجرا ہوئے (یہ ملاحظہ فرمائیے)
بن۔ ۵۔ اسم مذکر (۱) جنگل۔ وہ جگہ جہاں سے بہت خودر و در

کھڑے ہوں۔ مرغزار۔ (۲) صحرا۔ دکن میں تین بن زیادہ مشہور ہیں
(۱) اہلی بن (۲) میر بن (۳) سینڈ بن۔ جس مقام پر جھاڑ کثرت سے
اوغتے ہیں اس کو بن کہتے ہیں۔ چونکہ انعام و جاگیر وغیرہ میں تیندہ
درخت کثرت سے موجود ہوتے ہیں جو اس علاقہ کے جاگیردار یا انعام
کو معاف ہیں بجز بعض مقلعہ دار وغیرہ کو سینڈ بن معاف نہیں ہیں
بلکہ اس کا محاصل سرکار میں داخل ہوتا ہے۔

بنجارا۔ ۵۔ اسم مذکر۔ انج کی سوداگری کرنے والا۔ سوداگر۔ بیوی
ایک قوم ہے جو غلہ کی سوداگری کرتی ہو دکن میں اس وقت تک بھی بنجاریوں کا طرز
یہ کہ بیویں دو دو سویل پانچ پانچ سویل پر غلہ کے تھیلے سا ہو کاروں سے
گتہ پر لیکر جس کے پاس سا ہو کار روانہ کرتا ہے وہاں یہ بنجاری غلہ
لیجا کر پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگ بہادر بھی ہوتے ہیں ان کے اہل و عیال
انھیں کے ساتھ رہتے ہیں۔ ریل کی ایجاد کے بعد سے اب ان سے زیادہ
کام نہیں لیا جاتا۔

بنجر۔ ۵۔ اسم مونث۔ وہ زمین جو مدت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو

اقادہ۔ غیر ضرورہ۔ بلاترد۔ و زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو۔
 دکن میں دیکھوں دیپانڈیان وغیرہ کہ جو معاش و سبائی نہیں ان کو
 یہ شرط بھی لگادی جاتی تھی کہ اس علاقہ میں کوئی زمین اقادہ نہ رہے
 بلکہ زراعت ہوتی رہے اس کا محال جو کچھ وصول ہوتا تھا بحساب فی
 روپیہ ایک انی یا اس سے زیادہ بھی ان کو دیا جاتا تھا اب یہ شرطیہ
 طریقہ باقی نہیں رہا۔

بن چرائی۔ ف۔ اسم نہ کر۔ چر۔ چرائی۔ جافور چرنے کی جگہ وہ مقام
 جہاں خانور بکشت چرتے ہیں۔ دکن کی اصطلاح میں بن چرائی سے مراد
 بنجاروں کے مویشی و دیگر مواضع کے جافور جو دوسرے گاؤں سے
 اس موضع یا علاقہ کے چراگاہ میں آکر چرتے ہوں۔

بند۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) جوڑ۔ عضو۔ جوارح (۲) گڑھ۔ گانٹھ
 (۳) روک۔ پشتہ۔ فیٹ (۴) تتی وہ ڈورا یا پتلا سلا ہوا اینٹہ جس سے
 انگرکھا وغیرہ باندھتے ہیں جس کو تکبہ بھی کہتے ہیں۔ بندھن۔ بندن
 کپڑے کی پٹی (۵) جس۔ دانو۔ پنچ (۶) کاغذ کی دھجی۔ کاغذ کی پٹی
 دفتری اصطلاح میں اس کاغذ کو کہتے ہیں جو اس کے ساتھ جوڑا
 مضمون اسی کاغذ اول سے متعلق ہو جیسے سند۔ اگر مضمون سند زیادہ
 ہو تو اس کے ساتھ دوسرے کاغذ پر بقیہ مضمون لکھ کر اس کو بند اول

و بند دوم کہتے ہیں۔

بند تجویز۔ ف۔ اسم مذکر۔ اشادی اصطلاح میں ایک خاص کاغذ کا نام ہے جو سوال بند پیش ہونے کے بعد تجویز بند دفتر کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے۔

بند گالعالی۔ ف۔ اسم مذکر۔ ملازمان حضور۔ مراداً حضور۔ خودیدولت۔ سرکار۔ بادشاہ۔

بند و بست۔ ف۔ اسم مذکر (۱) نظم و نسق۔ انتظام (۲) انضباط انقیاد (۳) اہتمام انصرام۔ (۴) ضابطہ۔ قاعدہ (۵) سلیقہ۔ سگڑاپا۔ (۶) زمین کی حد بندی اور انتظام محصلات۔ زمین کے خراج کا انصرام۔ (۷) ترتیب (۸) تبصیر۔ تجویز۔ دکن میں ایک خاص محکمہ کا نام بند و بست ہے جس میں جملہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے اراضیات کا باضابطہ نقشہ موجود ہے۔

بنظر درآمد۔ ف۔ مابغ فعل۔ اکثر بادشاہ و وزراء کے ملاحظہ میں جب درخواستیں پیش ہوتی تھیں اور ان مقدمات کو کوئی تجویز کرنی منظور نہ ہوتی تھی تو اس پر صرف لفظ بنظر درآمد لکھتے تھے۔ اگر کوئی تجویز کرنی مقصود ہوتی تو حسب موقع تجویز کرتے مثلاً بنویسند یا نہ بدہند یا بنام دفتر جیسے (۱) صرف منشی صدیق یا (۲) بد دفتر (۳) یا سوال غائبہ

لکھ دیا کرتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ (۱) منشی صدیق سب ضابطہ
 کارروائی کریں (۲) دفتر سے کیفیت یا کارروائی کی جائے۔ (۳)
 سوال بند پیش ہو۔ (ضعیف طریقہ ہو نہ اس حکم پر بھی بعض اوقات اناء وغیرہ جاری ہو
 تب نظر گذشتہ۔ ف۔ تابع فعل۔ اس کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ
 (۱) اخبار سے گذرا (۲) کنایتاً داخل دفتر کر دی جائے مگر اکثر ایسے
 کاغذات کی بنا پر فرمان یا سند وغیرہ جاری کیے گئے ہیں۔ (ضعیف)
 بنویند۔ ف۔ فعل۔ اسنادی دفتر کے فرد سوال ذرود و سخطی پر
 اگر حاکم وقت نے بنویند لکھا تو اس کے دفتری معنی حکم کے ہیں یعنی
 سند بنویند۔ اور اگر مسودہ سند پر ”سند بنویند یا بنویند“ لکھا ہو تو اس کے
 معنی اصطلاح اسنادی میں حکم کے ہوتے ہیں یعنی بیضہ سند بعد سخط
 و ہر سرکار اہل معاش کو دی جائے۔

بے باق۔ ف۔ اسم مذکر۔ او اگر نہ کامل ادائی۔ باقی نہ رکھنا
 بہادر۔ صفت۔ ف۔ (۱) موتی کی سی قیمت رکھنے والا۔ سوربیر
 سورما۔ جبری۔ جو اغزو۔ غازی۔ جنگی (۲) عالی حوصلہ۔ دلیر۔ نڈر۔
 (۳) خطاب جو امراء شاہی یا اعلیٰ ملازم گورنمنٹ کو متجانب بادشاہ
 خطاب کیا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم میں شامان سلف کا یہ قاعدہ تھا کہ جس شخص
 کو بادشاہ وقت نے خطاب سرفراز فرماتا تھا تو اس کے ساتھ ہی ساتھ

حب حوصلہ خلعت جمعیت و جاگیر و نوبت و تقارہ و علم و غیرہ
و غیرہ رحمت کرتا۔

بھاگ (۵) اسم مذکر (۱) حصہ - ٹکڑا (۲) نصیب قیمت بمقام
پرائیدہ - کرم (۳) ورثہ (۴) سرکاری بانٹ یعنی تقسیم - محصول (۵)
تقسیم (۶) اقبال - خوش نصیبی۔

آبھاگ نگر (۵) اسم مذکر - شہر حیدر آباد دکن کا قدیم نام بھاگ
تھا اور اس سے بھی قدیم نام چمچل تھا۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ بجائے
بھاگ نگر کے حیدر آباد نام رکھا۔ اور حیدر آباد دکن کے قلعہ محمد نگر کا
قدیم نام گو لکنڈہ تھا اور اس سے بھی قدیم نام منگل تھا۔ اس قلعہ کا بننا
والا راجہ ریسے ورنگل دیورائے کا جد اعلیٰ تھا اور اسی نے اس کا نام منگل
رکھا تھا جس کو اب قلعہ گو لکنڈہ یا محمد نگر کہتے ہیں۔ سلطان محمد قطب شاہ
نے گو لکنڈہ کا نام قلعہ محمد نگر رکھا۔

بھاولی - ۵ - اسم مذکر - دفاتر مال کی اصطلاح میں ایک خاص پن
کو کہتے ہیں جو زمینداروں سے لیا جاتا تھا۔ سرکاری زمین کا حق یعنی پن
اس زمین کے کامل محال میں سے نصف (غلم) لیا جاتا تھا جس کو بٹائی
بھی کہتے ہیں۔

بھٹی دار (۱) اسم مذکر - کلال - مے فروش - بادہ فروش - شرابچی

بہ درجہ (۲) تابع فعل۔ ہی درہی۔ سلسلہ وار۔ تفصیل وار۔ منفصل
مثال جیسے بدرجہ حساب بنا دیا۔

بھرتی۔ ہ۔ اسم مونث (۱) خشو۔ بھراؤ۔ اگنہ۔ وہ چیز جو کسی کے
اندر بھری جائے (۲) داخلہ۔ اندراج۔ کسی حکمہ میں نام لکھا جانا۔ مغزو
یا متونی ملازم کی جگہ دوسرے کو مقرر کرنا (۳) تکمیل۔ پری (۴) جہاز
یا مال گاڑی وغیرہ کا بھار۔ اسباب۔ بوجہ۔ دفاتر اسنادی میں اندراج
رقم کے لیے کئی خاص مدہ ہیں جن کے منجملہ ایک خشو کا مد بھی ہے اس مد
میں اضافہ رقم درج کی جاتی ہے۔

لفظ خشو کی صراحت ردیف حاو حلی میں درج کی گئی ہے۔

بہرہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ نامزد۔ نصیب۔ حصہ۔ مقدار۔

بہشتی۔ ف۔ صفت (۱) بہشت کا رہنے والا (۲) سقا۔ پانی
بھرنے والا۔ ناشکی۔ آبکش (ف) (۳) صفت فلکی۔ علوی۔ آسمانی
جنتی۔ فردوسی۔ بکینتہ نواسی۔ سرگ باسی۔ برہم لوی۔
بھاگ۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ حصہ دار۔ ساتھ کا شکار۔ زہرہ
ملنے والا۔ شریک۔

بھگوٹہ۔ لنگی۔ اسم مذکر۔ قبضہ۔ علد۔ آمد۔ زبان مرہٹی میں اس کو
وہواٹ یا وہوٹ کہتے ہیں۔ قبضہ کا وثیقہ۔ قبضہ کی دلیل۔

بھگوٹہ دار۔ تنگی۔ ف۔ اسم مذکر۔ قبضہ کا داخلہ رکھنے والا۔ دفتر
 دیہی رکھنے والے کا لقب ہے یہ کام دیکھ و غیرہ کا ہے جن کے پاس
 اراضی کے اسناد نہیں ہیں اور ان کا قبضہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے ایسے
 معاشوں کے لیے دیکھ و غیرہ کے پاس قبضہ کا کافی مواد موجود رہتا ہے
 یعنی زمینات کی جملہ کیفیت دیکھوں وغیرہ کے دفتر میں روزانہ یا ہوار
 یا ماہی یا شش ماہی یا سالوار موجود رہتی ہے۔ ان کے پاس یہاں تک
 مواد رہتا ہے کہ گاؤں میں جو شخص خواہ انعام دار ہو کہ نہ ہو مر جائے تو
 اس کے انتقال کی کیفیت اور اس کے قائم مقام کی صحیح تاریخ موجود
 رہتی ہے۔ اسی لیے حکمہ عطیات میں یہ بات طے پائی ہے کہ بے بندی
 معاش کے متعلق دیہات کے مقامی ٹیل و پٹواریوں سے (بطور شہادت)
 بھگوٹہ دریافت ہونا چاہئے اگر ان کے دفتر میں اس کا داخلہ ہو تو
 وہ معاش بحال کی جاتی ہے اور اگر بھگوٹہ دار کے پاس قبضہ و غیرہ
 کا کافی مواد نہ ہو تو حکمہ عطیات سے مناسب تجویز صادر ہوتی ہے۔
 بھگیلا۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ اصطلاح و کن میں اس ملازم کو کہتے
 ہیں جو بیل و غیرہ کا گوبر (یعنے گود) اٹھاتا اور ان کی حفاظت کرتا رہتا
 ہے۔ زراعت کے موسم میں یہی شخص ناگزیر، چلاتا ہے اس کی تنخواہ
 سالانہ قرار پاتی ہے اور کبھی ماہانہ۔

بھاگ۔ زبان سرٹھی میں حصہ دار کو کہتے ہیں اس لحاظ سے اکثر
مرٹھواری میں اس کو حصہ دار بھی بنا لیتے ہیں۔ مثلاً صاحب زراعت بجا
تخواہ کے غلہ مقرر کر دیتا ہے۔

تلنگانہ میں بھی بھگیلوں کا رواج ہے مگر وہ ایک ادنیٰ ملازم کی حیثیت
والا ہوتا ہے۔ دھیر اور چار وغیرہ ملکی قوم کے سوا کوئی دوسری قوم والا
اس خدمت کو انجام نہیں دیتا۔ بھگیلوں کی اجرت دکن میں تین طرح
پر دی جاتی ہے۔

قرار داد اول۔ سال میں ایک کبل اور چیل کا جوڑا اور ہر فصل پر
ایک من غلہ۔

قرار داد دوم۔ فی ماہ دور پیسہ اور سال میں ایک کبل اور ایک جوڑ
قرار داد سوم۔ روزانہ ایک وقت ابل اور جوار کی روٹی اور سال
میں تین بسوہ زمین کا پیداوار۔

بہنہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا دستانہ جس کو میر شکاری پہن کر باز
یا شاہین وغیرہ کو اپنے ماتھر پر بٹھاتے ہیں۔

بہلیا۔ ہ۔ اسم مذکر۔ میر شکاری۔ صیاد۔ تیر و کمان سے مسلح رہنے والا
بہمنی۔ ہ۔ اسم مذکر۔ لقب دکن میں ابتدائی حکومت شاہان
بہمنیہ کی تھی جس کا اہل بانی سلطان علاء الدین حسن کا لکھنوتھی اس نام

کی وجہ تسمیہ مورخین نے یوں بیان کی ہے۔ اس وقت ہم بہمنیہ کی وجہ تسمیہ اور اس کے ساتھ ساتھ سلطان علاء الدین حسن گانگو کے اصلی واقعات بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ ناظرین پر لقب بہمنی اور اس کے واقعات بالتفصیل ظاہر ہو سکیں

(۱) سلطان علاء الدین حسن امیر زادہ تھا (۲) خاندان ملوک غوریہ سے قرابت رکھتا تھا (۳) اس کا مولد غور تھا (۴) اس کی نشو و نما ملک ملتان میں ہوئی (۵) بعض مورخین نے بتلایا ہے کہ سید علوی سے اس کا نسب تعلق تھا اور بعض نے اس کا تعلق مشائخ غور سے بتلایا ہے۔ (علاء الدین حسن) یوحنا انقلاب زمانہ ملتان چھوڑ کر دہلی صبح کے وقت پہنچا چونکہ وہ نماز کا وقت تھا اس لئے صبح کی نماز پڑھ رہا تھا۔ لیکن سفر کے تھکان کی وجہ اس پر نیند کا غلبہ ہوا اور سجدہ ہی میں سو گیا جب آفتاب بلند ہوا اور اس کی شامین حسن کے چہرہ پر پڑیں تھیں تو اس وقت پر ایک بھومی جس کا نام گانگو نیڈت تھا آستان بیٹے نہانے اور پو جا کرنے کی غرض سے جمناندی کے کنارے آیا۔ اتفاق سے جب اس کی نظر حسن پر پڑی تو منہم نے اس میں نوجوان کے طرف آیا اور اخلاق سے اس کو نیند سے جگایا اور جس سے دہلی آنے کا حال دریافت کیا۔ حسن نے جواب دیا

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرے آوت

کس

گناہگو بہمنی چونکہ سراپا اخلاق میں بھرا ہوا تھا اس لیے اس نے حسن کو اپنے گھر مہمان رکھا اور اس نے حسن کی عزت و شان کے موافق سروسرہا ہی کرتا رہا۔ چند روز بعد حسن نے بہمنیت مہمان رہنا پسند نہ کر کے اخلاقا مخم بہمنی سے کہا کہ میں آپ کے پاس کب تک مہمان رہوں آخر مجھ سے بھی کچھ کام لیجئے۔ اس بنا پر مخم بہمنی نے اپنے باغ کی نگرانی کی اجازت دی۔ حسن نے نہایت خوشی سے اس خدمت کو قبول کر کے روزانہ اس باغ کے انتظام میں مصروف رہا۔ ایک روز حسب عادت حسن باغ کی نگرانی و انتظام کی غرض سے گیا اور تھوڑی دیر کے بعد فرارصین کی مصروفیت کو دیکھ کر اپنے آرام گاہ میں آ کر لیٹ گیا۔ کچھ عرصہ بعد مزدور دوڑ کر آئے اور حسن سے کہے کہ ہل زمین میں دھس گیا ہے۔ ہم بہت زور لگائے مگر وہ نہیں نکل رہا ہے حسن نے اسی وقت مزدوروں کے ساتھ گیا اور حکم دیا کہ ہل کے اطراف کی زمین کھودی جائے۔ جب زمین کھودی گئی تو معلوم ہوا کہ ہل ایک دیگ کے منہ کے کندھے دیا زنجیر میں پھنس گیا ہے جب دیگ نکالی گئی تو اس میں اعلانیٰ اشراف بھری ہوئی تھیں۔ حسن نے اس کو مجنبہ منجم بہمنی کے سامنے لا کر رکھ دیا منجم نے حسن کی دیانت داری کو دیکھ کر خوش ہوا اور اس کی امانت داری کی وجہ منجم نے شاہزادہ سلطان محمد غلق سے حسن کی دیانت داری

کا ذکر کیا۔ شاہزادہ نے اس کو طلب کر کے اپنے والد سلطان غیاث الدین
تغلق کی خدمت میں پیش کیا۔ بادشاہ کے اصرار پر جن نے اپنا تمام
واقعہ بیان کیا بادشاہ نے اس کے واقعات سنتے ہی منسوب
نیک صدی سے سرفراز کر کے امرا کے زمرہ میں شریک کر لیا۔
بنجم بہمنی نے جب حسن کی ترقی دن بدن دیکھی تو حسن کے نام
کا ڈانچہ کھینچ کر حسن سے وعدہ لیا کہ تو اگر میری التجا کو قبول کرتا ہے
تو میں از روئے زانچہ ایک خوش خبری سنا تا ہوں جن نے اُس سے
وعدہ واثق کیا۔ اس کے بعد بنجمی نے کہا کہ جب تو بادشاہ ہوگا تو
مجھ کو محاسب بنانا اور میرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ضرور شریک
کرنا تاکہ دنیا میں تیری بدولت میرا نام بھی باقی رہ جائے۔
اس کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین
اولیاء قدس اللہ سرہ سامی نے بھی بادشاہت کی خوشخبری سے
حسن کو عزت افزائی فرمائی۔ بالآخر بتایا کہ ۲۴ ربیع الاول شریف
۸۸۴ھ بروز جمعہ حضرت شیخ سراج صاحب جنیدی (جن کا
روضہ گلبرگہ شریف میں موجود ہے الموسوم بہ روضہ شیخ صاحب رح)
نے جن کو تخت نشین گلبرگہ شریف فرما کر حسب عادت قدیمہ سلطان
کی کمر میں تلوار رکھی۔ اور بہ موجب سلاطین خلفائے عجایہ سیاہ چتر

سر پر کپڑا گیا اور حضرت نے سلطان جن کو انصاف و عدل و بذل و اسمان
کی ہدایت فرمائی اس کے بعد ہی جن نے اپنا لقب علاء الدین جن
گنگوئی بہمنی رکھا۔ اور اسی نام کی مہر کندہ کرائی۔
بندہ کمترین درگاہ سبحانی علاء الدین جن گنگوئی بہمنی
اور یہی مہر فرامین اور اسناد و احکام کی پیشانی پر بطور طعنا منقش کی جاتی
تھی یہ لقب سلطان علاء الدین جن گنگو بہمنی کی آخری نسل تک جاتی رہا۔
بہمنی خاندان کے بادشاہ جملہ (۱۸) گذرے ہیں جن کا مختصر تاریخ ذیل
تحت بادشاہ کر دیا گیا ہے۔

بھٹ۔ کنڑی۔ اسم مذکر۔ پاہی۔ فوجی ملازم۔ جان تیار
کرنے والا۔ پیدل۔

بھٹ مانیہ یا بھٹ مانیہ۔ کنڑی۔ اسم مؤنث۔ اصطلاح
انعام میں بھٹ مانیہ اس معاش کو کہتے ہیں جو معزز و با وقعت
و غرمت پاہیوں کو بعض تنخواہ اراضیات دی گئی ہوں۔
راجگان شور پور نے یہ طریقہ جاری رکھا تھا کہ فی سہدار یعنی سوار
بعض تنخواہ بیگہ زمین جس کو دو کڑو یا کڑو کہتے ہیں دی جاتی تھی
اور بھٹ مانیہ یعنی پیدل پاہی کو ایک کڑو یا کرو زمین بعض
تنخواہ دی جاتی تھی اس علاقہ کا طریقہ اس قدر عام ہوا کہ حجام۔ دھو

بازگیر۔ کسی وغیرہ وغیرہ کو اسی قسم کی معاش دی جاتی تھی اس عطا کے مختلف اقسام کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

بھنٹ مانیہ۔ رکت مانیہ۔ کدوری مانیہ۔ ہری مانیہ۔
مائی مانیہ۔ لڑی مانیہ۔

انعام بعنوان بھنٹ مانیہ مشائخین و جنگوں و برہمنوں اور جو سیوں کو بھی عطا کیا جاتا تھا۔

انعام بھنٹ مانیہ پر حق سرکار ۱۵ لاکھ سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس حق سرکار کو حصہ چھٹاؤن کہتے ہیں۔

حصہ چھٹاؤن فی بلکہ ۱۷ ہے۔ حق سرکار یعنی پن کے مختلف حصہ مقرر ہیں۔

(۱) ایک گرگی زمین ریگڑ کے لئے ۴ پن

(۲) ایک گرگی مسب کے لئے ۸ پن

اضلاع رانچور و انگسکور میں حصہ چھٹاؤن بہ لحاظ پشت بھی مقرر تھا

(۱) دوسری پشت میں ایک ایک ریگڑ پر ۲ آنتہ پن

ایک مسب پر ۳

(۲) تیسری پشت میں ایک ایک ریگڑ پر ۸

مسب پر ۲

(۳) چوتھی پشت میں رسم کامل
حب تفصیل بالاس۲۹۱ء میں تعلقات شاہ پور شوراپور۔ اندولہ
میں بھی یہی رواج جاری کیا گیا۔

محفل اراضیات بھٹ مانیہ اگر تنخواہ سے زیادہ ہو تو زائد رسم
بازیافت دینے دال خزانہ سرکار کر لی جاتی تھی۔ اس بازیافت کو
نبوتہ اور پرپٹی کہتے ہیں۔ اس۲۸۱ء سے نبوتہ اور پرپٹی کا رواج
موقوف کر دیا گیا۔

بھٹڈا۔ اسم مذکر۔ پنڈ۔ تھوا۔ سوکھا ہوا ڈالا یا ہم مجتمع شدہ وغیرہ
مثلاً کھجوروں کا بھٹڈا۔ مٹا کو کا بھٹڈا (۲) بنا ہوا مٹا کو۔

بھٹڈا بردار۔ ۱۔ اسم مذکر۔ حصہ پلانے والا ملازم۔ اس ملازم شاہی
کو کہتے ہیں جس کو شاہی حقہ پلانے کی اجازت دی گئی ہو۔

بھوم۔ ۵۔ اسم مونث۔ (۱۱) دھرتی۔ زمین۔ بوم۔ (۲) پر تھی
خلایق۔ دنیا۔ سنار (۳) جگہ۔ استھان۔ مقام۔ (۴) ملک۔ ولایت
اقلیم۔ دیار (۵) وطن۔ دیس۔ زاد و بوم

بھومیا۔ ۵۔ اسم مذکر (۱۱) زمیندار۔ مالک زمین۔ گاؤں کا دیوتا
جسے بھومیان بھی کہتے ہیں۔ (۲) پرانا باشندہ۔ قدیمی شاکن۔

بھولہ۔ ۵۔ لقب۔ بھون زبان ہندی میں زمین اور مقام

گھر۔ جگہ وغیرہ کو کہتے ہیں اور سلسلہ کاٹنے کو کہتے ہیں۔ ایک شخص کا لقب جس کا نام باگ سنگھ ابن رانا راجہ اودے پور تھا اس نے جب ملک دکن کی طرف ارادہ کیا اور جب نرباندی کے قریب پہنچا تو سردار راجہ اونی موہن کی ملازمت اختیار کی۔ جب اونی موہن مر گیا تو راجہ باگ سنگھ نے بہ بھانٹا تک خوار سی راجہ اونی موہن کے صغیر کن لڑکے کو اس کا قائم مقام بنا کر اس لڑکے کا حامی بن کر اس کے اطراف کے قردوں اور سرکشوں کی سرکوبی کی۔ اسی وقت کے باشندے اس کو باگ بھونسلسہ کے لقب سے پکارنا شروع کیے۔

• بہیر۔ ہ۔ اسم مونث۔ فوج کے چھپے شاگرد پیشہ اور سائیں کی قطار جو چلتی ہے اس کو بہیر کہتے ہیں اس میں فوجی سپاہیوں کی سیلہ اور ہر قسم کے دوکاندار وغیرہ بھی داخل ہیں (۲) فوج کا اسباب آدمیوں کی کثرت۔ بھیڑ۔ اتبہ۔

بے الیاس۔ ف۔ بے شبہ و بلا شک۔

بیت المال۔ ع۔ اسم مذکر۔ (۱) خزانہ عامرہ۔ سرکاری خزانہ خزانہ شاہی (۲) مال لادعولے۔ اسباب لا وارث۔ خالصہ منضبطہ نزول۔ مال غنیمت۔ وہ مال جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہو۔ لوٹ کا مال غارت۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بشورہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ دوقر قائم فرما کر ان کا نام دوقر بیت المال دوقر وجوہ آمدنی موسوم فرمایا (ملاحظہ ہو لغتہ استیفاء) زمانہ قدیم میں یعنی اردشیر بابکان ساسانی نے (جو اسکندر کے انتقال کے دو سو سال کے بعد بادشاہ ہوا تھا) دوقر سیاق قائم کیا تھا جس کا دوسرا نام استیفاء رہتا اس دوقر میں ملک کی جملہ آمدنی و خراج کا حساب رہتا تھا اسی بادشاہ نے خراج کی ترتیب اور انتظام مالگزاری کی بنا ڈالی اور دستور العمل خراج جس کا نام اداب الجیوش تھا مرتب کیا اور مالگزاری کا دستور العمل بھی اسی نے مرتب کیا تھا۔

اب دکن میں اس دوقر کا نام خزانہ عامرہ ہے جہاں پر جملہ ممالک کے خراج و آمدنی کا حساب رہتا ہے۔

بیجا نگر۔ ف۔ اسم مذکر۔ زمانہ قدیم میں بیجا نگر کو سلطنت نرننگ کہتے تھے۔
بے چراغ۔ ف۔ مرکب توصیفی۔ ویران۔ اجاڑ۔ برباد۔ غیر آباد۔
بے چراغ گاؤں۔ ف۔ مرکب توصیفی۔ اکثر اناد و سیکہ دیپانڈیاں وغیرہ کو دیہات بے چراغ صرف آبادی کی غرض سے دئے جاتے تھے۔
اور یہ لازمی شرط تھی کہ دیسکھان و دیپانڈیاں متعلقہ اس کی آبادی میں کوشاں رہیں اور بعد آبادی اس کی رپورٹ سے سالانہ شش ماہی۔

سہ ماہی مطلع کیا کرتے تھے جس سے دیہات کی آبادی دیگر تفصیلی واقعات کا پورا پورا پتہ بہ آسانی چل سکتا تھا۔

بید - ف - اسم مذکر - ایک قسم کے درخت کو (بیت) کہتے ہیں۔ اہل لغت نے بید کی سترہ قسمیں لکھی ہیں۔

بیدار - ف - اسم مذکر - فیروز شاہ بہمنی بن سلطان داود شاہ بہمنی کے غلام کا نام بیدار تھا۔ فیروز شاہ بہمنی نے سنہ ۷۸۷ھ میں بیدار کو نظام کا خطاب عطا کر کے اس کو بڑی خدمت سے سرفراز کیا تھا۔ بیدار سنہ ۸۲۵ھ میں انتقال کیا۔

بیدر - ہ - اسم مذکر - ملک حیدر آباد میں ایک بڑے صوبہ کا نام بیدر شریف ہے۔ سلطان احمد شاہ بہمنی کے عہد سے بریدی کے آخر تک شہر بیدر شریف دکن کا پایہ تخت تھا۔

(۱) بیدر کی وجہ تسمیہ مورخین نے یوں بیان کی ہے کہ اس کا قدیم نام شہر بیدر تھا۔ کیونکہ یہاں بندروں کی کثرت ہے۔

(۲) کیدار بیدر می نامی راجہ شہر بندر میں حکمراں تھا اس لئے اس نے اپنے نام سے اس کو موسوم کیا۔

(۳) شہر بیدر کی آبادی سے پانچ ہزار سال قبل اس مقام پر بانس کا بن تھا جس کو راجہ گان قدیم نے منقطع کر دیا وہاں پر ایک شہر کی

بنا ڈالی۔ بعد آبادی عوام نے اس کا نام بید رکھا۔ زبان کنڑی میں بید
کونے (یعنی بانس) کہتے ہیں۔

(۴) تایخ فرشتہ نے بیدر کی وجہ تسمیہ اس طرح بیان کی ہے کہ راجہ
بیدر نامی ہند کا راجہ تھا اس نے اس شہر کو اپنے نام سے آباد کیا۔

سلطان احمد شاہ بہمنی نے اس کا لقب احمد آباد بیدر
رکھا اس کے بعد سلطان شمس الدین محمد شاہ بہمنی نے بیدر کا لقب محمد آباد
(محمد آباد بیدر) رکھا

بیس بسو۔ ہ۔ صفت (۱) لغوی معنی ایک بیگہ (۲) کل۔ تمام پورا
جیسے گرہن کا بیس بسو ہونا۔ (۳) تابع فعل۔ اغلب۔ غالباً بالضرور
یقیناً۔ (۴) اسم میں تمام گاؤں۔ تمام زمین۔ تمام فصل (۵) اسم میں جیت
فتح جیسے زبردستی کے بیسول بسو۔

بیسکر۔ مرہٹی۔ اسم مذکر۔ بیگار۔ ہمار۔ جہتری۔
بیمض۔ ع۔ اسم مذکر۔ سفید۔ انڈا۔ گول مگر کسی قدر لانبہ۔ اناد میں
بیمضوی کی علامت کے دستخط اپنے اپنے پنج پر بادشاہ و وزراء وقت کیا
کرتے تھے۔

بیمضوی۔ ع۔ صفت۔ انڈے کے مانند آفتابی کے خلاف۔ بادامی
لے تایخ قندھاریں لکھا ہے کہ عالم گیر نے بیدر کا لقب محمد آباد رکھا۔ مولف کو یہ روایت کسی قدر ضعیف معلوم ہے

وضع کا۔ انڈے کے ڈول کا۔ اسادی دفاتر میں بیضوی سند ایک خاص
سند کا نام ہے جس پر بیضوی دستخط رہتی ہے۔ اس کا رواج نواب
نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی تک برابر رہا۔ اس کے تفصیلی حالات
ہم بحفاظت اصول سیاسی بوج کرنا نہیں چاہتے۔

بیگ۔ ت۔ اسم مذکر (۱) سردار۔ امیر۔ شہزادہ (۲) مغلوں کا
ایک خطاب لفظ ہے جو ان کے نام کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ ترکوں
میں اس کا رواج زیادہ ہے۔

بیگ۔ ہ۔ تابع فعل۔ (دہندو) جلد تیرت۔ جھٹ۔ فوراً۔ جھٹ پٹ
پھرتی سے۔ تاوولی۔

بیگاری۔ ت۔ اسم مؤنث۔ کار بے مزد۔ مسخرہ (۲) کر۔ جبر۔ حاکم
کام جو حکومت سے جبراً لیا جائے۔ (۳) وہ کام جو دبا ل معلوم ہو۔ بیدلی
کا کام۔

بیگاری۔ ت۔ اسم مذکر (۱) بیگاریں کام کرنے والا۔ وہ مزدور جو
حاکمانہ طور پر بلا اجرت بلایا جائے (۲) بیدلی سے کام کرنے والا۔ کام مالو۔
نہک حرام۔ مملکت آصفیہ میں بیگاری کو سرکار سے انعام از قسم اراضی
مقرر ہے۔ اور بعض جگہ انعام بہ شکل نقد مقرر ہے۔ جب سرکاری
رعایا کو بیگاری کی ضرورت ہوتی ہے تو پولس مقامی اس کا انتظام کرتی

اور اس بیکار کو بحساب فی میل ایک آنہ یا آٹھ پائی (۴) پیسہ عالی ہر دو
مقرر ہیں۔ بیکاروں میں سے بڑا اتفاق یہ ہے کہ ایک گاؤں کا
بیکار دوسرے گاؤں پہنچنے کے بعد اس گاؤں کے بیکار کو اپنا
قائم مقام کر دیتا ہے۔ جہاں تک مسافر کو جانا ہے وہاں تک بیکار
بدلتے رہتے ہیں۔

بیگہ - ۵۔ اسم مذکر۔ پیدائش۔ زمین کی ایک مقدار ہے جس کی
تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

بیگہ کے مقدار رقبہ کو مسلمانان ہند نے فقہ اسلام سے اخذ کیا ہے
فقہائے اسلام کے پاس زکوٰۃ الزرع کا حساب جریب پر مقرر ہے۔
جریب (۶۰) گز مضروب (۶۰) گز کا ہوتا ہے۔ گز مساحتی (۲۸) اشتی
سے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانان ہند نے
باتشواہ اشغال خاص عام طور پر (۳۶۰۰) گز کا ایک بیگہ شمار کیا۔
ابتداءً حکومت ہند میں نام کا فرق بھی نہ تھا لیکن بعد کو صرف نام کا
فرق پیدا ہو گیا۔ یعنی بجائے جریب کے بیگہ نام مشہور ہو گیا۔ اس کے
بعد جب شاہان ہند نے اپنے اپنے زمانہ میں گز ایجاد کیے تو بیگیوں
میں گزوں کا فرق پیدا ہو گیا۔ لیکن بیگیوں کی مجموعی مقدار وہی رہی
مثلاً بیگہ آہی - (۳۶۰۰) گز آہی کا مقرر ہوا۔ اور بیگہ شاہجہانی (۳۶۰۰)

گزشتہ جہانی کا تو بیگہ میں گزروں کی تعداد (۳۶۰۰) یکساں رہی۔ لیکن چونکہ گزروں کا طول باہم مختلف تھا اس لئے مجموعی رقبہ بیگہ کا باہم مختلف ہو گیا۔ مثلاً گز آہی ام انگل کا ہے اور گز شاہ جہانی ۴۲ انگل کا اس لئے بیگہ آہی اور بیگہ شاہ جہانی میں (۳۶۰۰) انگل کا فرق پیدا ہو گیا۔

اس وقت ہم اس کے تاریخی حالات سے ناظرین کو تعارف کرانا چاہتے ہیں تاکہ بروقت مختلف کتب دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے تسلط کی ابتدا ۹۳۳ھ (پہلی صدی ہجری)

سے ہے نہ مذکور میں محمد قاسم چچا زاد بھائی اور داماد حجاج ابن یوسف ہند چلے کر کے سندھ و ملتان شریف و گجرات پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ناصر الدین بیکتگین اور اس کا فرزند محمودیہ دونوں پے درپے حملہ کر کے ہند میں زلزلہ پیدا کر دے۔ بالآخر انھوں نے لاہور کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ اپنا دار السلطنت بنایا۔ اسلام کی حکومت عام طور پر ہندوستان میں ۱۲۶۳ھ سے شروع ہوتی ہے۔ ۱۲۶۳ھ میں خاندان غزنویہ کا عہد خاتمہ ہوا تھا۔ خاندان غزنویہ کے عہد سے خاندان تغلق کا آخر دور اور خاندان لودھی کے عہد حکومت کی ابتدا یعنی ۱۲۹۳ھ مطابق ۱۲۸۸ھ تک ہند میں گز شرعی اور دیگر شرعی پیانوں کا استعمال تھا۔

شیخ ابو الفضل فیضی نے آئین اکبری میں لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں مالک ہند میں تین قسم کے گز مقرر تھے۔

(۱) دراز (۲) میانہ (۳) کوتاہ

(۱) دراز مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج آٹھ جو معتدل کا۔

(۲) میانہ مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج ۴ جو معتدل کا۔

(۳) کوتاہ۔ مساوی تھا ۲۴ طسوج کا اور ایک طسوج ۶ جو معتدل کا۔

شرعی گزوں کے ساتھ ان گزوں کا مقابلہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ تینوں گز درحقیقت شرعی گز ہیں۔

چونکہ اس وقت ہم کو بلیوں کا ذکر کرنا ہے اس لیے گزوں کے واقعات اس وقت درج کرنا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ باب الکاف فارسی میں اس کا وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا زمانہ میں بجائے ہیکہ کے جریب مشہور تھا۔ جریب اس مقدار قہ کو کہتے ہیں جو ساٹھ گز کو ساٹھ گز میں ضرب دینے سے حاصل ہو اس کو جریب کہتے ہیں۔ جریب میں گز سے مراد ماحضہ ہے جو (۲۸) انگل کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے ۳۶۰۰۱ کسر گز ماحضی (۲۸) انگشتی کا ایک جریب کہلاتا ہے۔ بعضوں نے سورتل آج جس قدر زمین میں بویا جائے اس کو جریب کہتے ہیں اور بعض ساٹھ من گہیوں جس قدر زمین میں

بویا جائے اس کو جریب کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس قدر زمین میں پچاس من گیہوں بویا جائے مگر یہ مختلف البیان میں مقبول نہیں ہوئی۔ بلکہ جریب کی مقدار ۳۶۰۰ گز مکعب ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ مصر میں جریب کا نام قِذَان ہے اور اس کو قدیم زمانہ میں اوروں کہتے تھے۔ مملکت ہند میں اس کو بیگہ کہتے ہیں۔

بیگہ کی مقدار جریب کے مطابق ہے کتبائے اسلام میں جریب (۳۶۰۰) مربع گز مساحت کا نام ہے اور ہند میں (۳۶۰۰) مربع گز رسمی کا ہوتا ہے۔ گز رسمی۔ بادشاہ وقت کے عہد میں جس گز کا رواج ہوتا تھا اس کو گز رسمی کہتے ہیں۔ سلسلہ سے ۸۹۲ تک دینے خاندان سلطان غزنویہ سے خاندان سلاطین تغلقیہ کے آخر دور اور پھر خاندان لودھیہ کے اوایل تک ہند میں شرعی گزوں وغیرہ کا رواج رہا۔

بیگہ الہی۔ ف۔ اسم مذکر سال (۳۱) الہی یعنی سلسلہ میں پہلے گز الہی (۴۱) انگشتی ایجاد کیا گیا اس کے ساتھ ہی ساتھ بیگہ الہی بھی ایجاد کیا گیا اور بحساب سابق (بیگہ کا شمار ۶۰ گز مضروب ۶۰ گز قرار پایا۔ اور زمانہ سابق کے جملہ گزوں کا اندراج منسوخ کر دیا گیا۔ اور بیگہ الہی بحساب گز الہی قرار پایا یعنی ۳۶۰۰ مکعب (گز الہی ۴۱) انگل کا) بیگہ الہی مقرر ہوا۔ شہنشاہ اکبر کے ابتداء عہد میں بیگہ کے پیمانہ کے دو قسم تھے۔

(۱) سن کی رسی کا پیمانہ بیگنہ ناپنے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن یہ پیمانہ گرمی کے زمانہ میں لمبا اور سردی کے موسم میں چھوٹا ہو جاتا تھا (۲) اس لئے ۱۹^{۱۹} سالہ آہی میں بہ حکم شہنشاہ اکبر بانس کا پیمانہ تیار کیا گیا اس پر لوہے کے کرڑے نصب کر دئے گئے تھے رسی کا پیمانہ فی بیگنہ بانس کے پیمانہ سے دو سوہ (۱۲) سوا سنہ کم ہو گا۔ حالانکہ سن کی رسی بھی (۶۰) گز کی تھی۔ مگر رسی کے بل سے بعض اوقات میں بجائے ۶۰ گز کے ۵۶ گز رہ جاتے تھے شہنشاہ اکبر کے عہد سے آخر سلاطین مغلیہ اور اوایل زمانہ حکومت سرکار انگریزی میں بھی بیگنہ آہی کا رواج رہا۔ لیکن سلاطین مغلیہ کے آخر زمانہ میں عملی اختلاف پیدا ہو گیا مثلاً گز آہی (۴۱) انگل کا اور گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا۔ ان دونوں کا رواج (اس زمانہ میں) عام تھا یعنی بعض مقامات پر تو گز آہی کا رواج تھا اور بعض مقامات پر گز شاہجہانی کا رواج عوام ان دونوں گزوں کو ایک ہی گز آہی (۴۲) انگل کا تصور کرتے تھے۔ بعض مقامات میں عمال (پرگنہ یا صوبہ) صرف اپنے نفع کے لئے بیگنہ کے رقبہ کو تقریباً دو سوہ طول میں کم کر دیتا تھا۔ اسی وجہ سے اس بیگنہ کا نام بیگنہ گھٹہ عوام میں مشہور ہو گیا اور بیگنہ گھٹہ کا رقبہ بجائے (۶۰) مضروب ۶۰ گز کے (۵۴ مضروب ۵۴) گز یعنی ۲۹۱ گز رہ گیا ہم نے ان کا بیان تفصیل سے بیگنہ گھٹہ میں کیا ہے۔

بگیکہ الہی بہ ممالک مغربی - دلی شریف - پٹنہ - شاہ آباد - سارن - بنگالہ
اور سیکرڈن میں بگیکہ ۳۶۰۰ مربع گز الہی یا ۲۰۲۵ انگریزی گز
اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے :-

۲۰ نسوانسی	ایک نسوانسی	یا ۲۴۰۵۰۲۵ مربع فٹ کے
۲۰ نسوانسی	ایک کچوانسی	یا ۳۵۴۰۳۱۲ مربع فٹ کے
۲۰ کچوانسی	ایک بسوانسی	یا (۶۵۶۱۲۵) مربع گز انگریزی
۲۰ بسوانسی	ایک بگیکہ الہی	یا (۳۰۲۵) مربع گز انگریزی کے

بگیکہ الہی - منہ ۱۰۰۰۰ فٹ - شہنشاہ اکبر کے بعد سے شاہان ہند نے
بھی بگیکہ الہی کو خاص انعام داروں کے لئے مقرر کیا تھا اس بگیکہ کا رتبہ
(۵۴۰۰۰) مکر گز الہی ہے جو بہ مقابلہ طریقہ سابق دیوڑھار قبہ بڑھا دیا گیا ہے
اگرچہ بادشاہ اکبر نے بگیکہ الہی کا رقبہ عام قاعدہ کے موافق ۶۰ گز مضروب
۶۰ گز سے (۳۶۰۰۰) مکر گز قرار دیا تھا مگر اس کے بعد سے ہند کے بادشاہوں
نے (بمطابق ورثی و ناموری) اصلی مقدار بگیکہ کا دیوڑھار حصہ یعنی (۵۴۰۰۰)
مکر گز کا بگیکہ الہی قرار دیا۔ اسی لئے شاہ اکبر کے بعد کے جملہ بادشاہوں کے
اسناد جن کا تعلق انعام داروں سے ہے ان میں اسی پیمانہ کا استعمال ہوا ہے
بگیکہ الہی جس کا رقبہ (۵۴۰۰۰) مکر گز ہے اس کے متعلق بعض لغویین
کا خیال ہے کہ مسلمان بادشاہوں نے قوم ہند سے اس کو اخذ کیا ہے۔

کیونکہ اہل ہنود کے پاس ۶ دھرم تار طول اور ۴ دھرم تار عرض کا ایک بیگہ ہوتا ہے۔ دھرم تار کے لفظی معنی خیراتی خناب ہے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اہل ہنود کے پاس بھی یہ بیگہ دعاگو اور عام لوگوں کے لئے خاص طور پر ایجاد کیا گیا تھا۔ اس بیگہ کا رقبہ بھی (۵۴۰۰) گز کا تھا۔ مملکت وکن سمیت تلنگانہ میں دھرم تار مروج اور مشہور ہے بیگہ الہی کے نسبت خانی خاں نے لکھا ہے کہ

”بیگہ کہ بہ ایہ داران از طرف بادشاہی در فراین برج می گرد و آرا
بیگہ الہی خوانند پنجرار و چہار صد درعہ کسرے بالامی شود و ہر بیگہ را بہت
حصہ نمودہ ہر حصہ آزا بیوہ خوانند و تمام مدار کشنکار و حساب سرزمین صوبہ بجا
تولع شاہجہاں آباد بر بیگہ است الخ

مملکت وکن میں اکثر تحقیقات انعامی کے وقت اس امر کی دشواری
لاحق ہوتی تھی کہ بہ موجب دعوئے انعام داران ان کی زمین کی پیمائش
کیجاتی تو ایک بیگہ کے بجائے دیرہ بیگہ زاید زمین پائی جاتی۔ یہ زاید
نہیں ہے بلکہ یہ محض غلط فہمی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اسناد شاہان سلف
(جو شہنشاہ اکبر کے بعد سے سریر آرا ہے) میں بیگہ الہی سے مراد (۵۴۰۰)
گز الہی ہے جس کا شمار بہ لحاظ پیمائش حالیہ (۲۶۰۰) گز کا ہے حالیہ پیمائش
کے لحاظ سے بیگہ الہی کی مطابقت ہونا ناممکن ہے۔

صفحہ ۸۰ بہ تیغ گشتی نشان (۳۶) بابت ۲۹۶^ف یہ حکم جاری کیا گیا کہ جب کسی سدا انعامی میں بیگہ الہی لکھتے ہوں تو جتنے بیگے ہوں اُسی قدر بجائے فی بیگہ ایک ایک سمجھا جائے اور اکیروں سے پائش کر کے زمین دی جائے۔ رزولیوشن مذکور کا نصف اذ انعام داروں کے حق میں ناپیدہ مفید ثابت ہوا۔ اس لئے کہ وکن کا بیگہ رسمی (۲۶۰۰) مکرگز کا ہے اور اکیڑے بیگہ انگریزی (۲۸۴۰۰) مکرگز کا ہوتا ہے۔

ہم نے جملہ بادشاہوں کے بیگوں کا ذکر اس وجہ سے درج کتاب کیا کہ صاحب معاش اور حاکم فیصلہ کنندہ کو فیصلہ صادر کرنے کے وقت دشواری لاحق نہ ہو دگز کا بیان باب الکاف فارسی میں ملاحظہ ہو۔
بیگہ بابرہی - ف - اسم مذکر - بیگہ بابرہی کی ابتداء سنہ ۹۰۰ ہجری سے معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ گز بابرہی اوایل سنہ ۹۰۰ میں ایجاد ہوا بہ مطابق قاعدہ عام بیگہ بابرہی (۳۶۰۰) مکرگز کا تھا۔ عہد حکومت بابرہی میں گز بابرہی (۳۶۱) انگل کا تھا۔

بادشاہ بابر نے اپنے عہد میں ایک طاب ایجاد کیا تھا جس کا نام طاب بابرہی یا طاب پیمائش تھا اس طاب کے ایجاد کی خاص وجہ یہ تھی کہ جب بادشاہ سفر یا شکار کے لئے شہر سے جاتا تو قیام گاہ سے آبادی شہر تک اس طاب سے زمین ناپی جاتی تھی تاکہ بعد مسافت

اور سفر کی مقدار طویل معلوم ہو۔ یہ طباب مخصوص تھا شکار و سفر کے لئے۔
سو طباب کی ایک طباب بنائی گئی تھی ہر طباب پچاس گز کی اور ہر گز
نوٹھی ستویں اخلافتہ کا تھا جس کے (۳۶) انگل ہوتے ہیں۔

بیگم بادشاہی - ف - اسم مذکر - اس بیگم کو بیگم شاہجہانی کہتے
ہیں۔ اس کا گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا ہوتا ہے اسی لحاظ سے ۳۶۰۰
مکسر کا ایک بیگم بادشاہی کہلاتا ہے۔

بیگم جہانگیری - ف - اسم مذکر - بموجب قاعدہ عام بیگم جہانگیری
(۳۶۰۰) مکسر گز کا ہوتا ہے۔ گز جہانگیری (۴۸) انگل کا۔

بیگم حیدر آبادی - ف - اسم مذکر - حیدری بیگم کا رقبہ اسی قدر
ہے جو مسلمان شاہان ہند میں عام طور پر مروج تھا یعنی ہر ضلع اس کا
(۶۰) گز کا ہوتا ہے جس کے (۳۶۰۰) گز مربع ہوتے ہیں۔

بیگم خرد - ف - اسم مذکر - اس کو بیگم رعیتی بھی کہتے ہیں۔
اطراف ملک دہلی و اکبر آباد میں یہ بیگم مشہور ہے اس کی مقدار ۱۲۰۰
بارہ سو مکسر گز بحال گز شاہجہانی ہوتی ہے۔

بیگم دفتری - ف - اسم مذکر - بیگم دفتری کا رقبہ (۳۶۰۰) مکسر
گز کے مطابق ہے۔ تین بیگم رعیتی کا ایک بیگم دفتری کہلاتا ہے۔
بیگم دہقانی - ف - (۶۰۰۰) درعہ مکسر کا ایک بیگم دہقانی

کہلاتا ہے۔

بیگیہ یعنی۔ ف۔ اسم مذکر۔ دیکھو بیگیہ خرد
بیگیہ سکندری۔ ف۔ اسم مذکر۔ سنہ ہجری میں
گز سکندری ہمارا وراج ہوا اسی زمانہ سے بیگیہ سکندری بھی مروج کیا گیا۔
بہ لحاظ قاعدہ عام بیگیہ سکندری ۳۶۰۰ مکر گز کا تھا اور گز سکندری (۳۶)
انگل کا۔ کتاب برابر اور اس کے نون میں بیگیہ سکندری زمینات باغات
میں (۵۵۰۰) گز سکندری کا تھا اور عام زراعت کے لئے (۲۲۰۶)
گز سکندری ہی قرار پایا تھا۔

بیگیہ سلطانی۔ ف۔ اسم مذکر (۳۵۰۰) درجہ مکر کا ایک بیگیہ

کہلاتا ہے۔

بیگیہ شاہجہانی۔ ف۔ اسم مذکر۔ اس کو بیگیہ بادشاہی بھی کہتے
ہیں۔ گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا ہوتا ہے اس لحاظ سے (۳۶۰۰) مکر گز
کا بیگیہ شاہجہانی ہوا۔

بیگیہ گھٹہ۔ ہ۔ اسم مذکر۔ مسلمان بادشاہان ہند کے زمانہ آخر اور
انگریزی حکومت کی ابتدا میں ظالم عاملوں نے اپنی جالب منفعت (نفع)
کی غرض سے بیگیہ کے رقبہ کو ۶ گز تک گھٹا دیا تھا یعنی (۶۰۰۰) کے بجائے
(۵۴۰۰) گز جس کے (۲۹۱۶) مکر گز ہوتے ہیں عام رقبہ قرار دیا۔

اس کمی کی وجہ سے اس کا نام بیگم گھٹہ عام میں مشہور ہو گیا اس کے بعد مساحت والے انگریزوں نے گز لمبے بیگم کی مطابقت کے لئے بیگم گھٹہ یعنی (۵۴) گز کو (۶۰) پر ضرب دینے کے بعد اس میں سے ایک حصہ کو گز قرار دیا۔ اس جدید ترتیب کی وجہ سے گز ابھی اور گز شاہجہانی کی طولانی میں کمی ہو گئی اور ہر شہر میں گزوں کی کمی مختلف طور پر جاری ہو گئی۔ اس اختلاف کی وجہ پیمائش و بندوبست میں مغالطہ ہونے لگا۔ ان خرابیوں اور مغالطہ کے اندفاع کے لئے سرکار انگریزی نے بیگم انگریزی جس کا نام ایکڑ ہے ہندوستان میں جاری کیا۔ ایکڑ (۴۸۴۰) مکس گز انگریزی کا ہوتا ہے ایکڑ کا رواج جاری ہونے کے بعد اس علی اختلاف کا بالکل افساد ہو گیا۔

بیگمٹ - ہ۔ اسم مذکر۔ بنگال کے طولانی پیمانے کا نام ہے جو ۳ مٹھیوں کا ایک بیگمٹ کہلاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہم ان پیمانوں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو مالک ہند کے بعض مقامات میں زمانہ قدیم سے خاص طور پر رواج چلا آ رہا ہے۔ یہ وہ مقام ہیں جن کا تعلق مسلمان بادشاہ ہند کے پیمانوں میں شریک نہیں ہیں اور نہ ان کا ذکر مسلمان بادشاہوں کے اسناد میں موجود ہے۔

بمبئی کے طولانی پیمانے

۱۔ ونت = نصف ماتھ یا ۹ پنچ (۲) کاٹھی = ۴۹ فٹ۔ ملک بھارت

بھٹی کے سطحی پانی

۱۔ کاٹھی مربع = ۱۰۰، ۳۶۶ مربع فٹ یا

۲۹۹ لم کیوٹ کے

۲۰۔ کاٹھی = ۱۔ پنڈ

۲۰۔ پنڈ = ۱۔ بیگہ

۲۰۔ بیگہ = ۱۔ روکھ

۲۰۔ روکھ = ۱۔ چوہر

بنگال کے طولانی پانی

۳۔ جو = ۱۔ انگل

۴۔ انگل = ۱۔ مشت (یعنی سطحی)

۳۰۔ مشت = ۱۔ بیگیت (اس کو غلط

بھٹی میں نت کہتے ہیں)

۲۰۔ بیگیت = ۱۔ ماتھ یا ۱۰۔ اپن (اگر بنگال

۲۰۔ ماتھ = ۱۔ دھانو

۲۰۰۰ دھانو = ۱۔ کروس (یعنی کوس)

۴۔ کروس = ۱۔ جوہن

بنگال کے سطحی پانی

۵۔ مربع کیوٹ (یعنی ماتھ) = ۱۔ کاٹھی

۴۔ کاٹھی = ۱۔ چٹاک

۴۔ چٹاک = ۱۔ پوا

۴۔ پوا = ۱۔ کوٹھ

۲۰۔ کوٹھ = ۱۔ بیگہ

پنجاب کے طولانی پانی

۲۰۔ پیسے = ۱۔ ایک ہاتھ

۱۰۔ کرم = ۱۔ ایک جریب

۱۳۔ جریب = ۱۔ ایک کوس

پنجاب کے سطحی پانی

۲۰۔ مربع کرم = ۱۔ مرلہ

۲۰۔ مرلہ = ۱۔ کنال

۴۔ کنال = ۱۔ بیگہ

۲۰۔ بیگہ = ۱۔ گھمان

مدراس کے سطحی پانی

۲۴ موتی یا ۱۰۰ اگلی = ۱۔ کافی یا

۱۔ بیگہ برابر ہے ۱۱۱۱ یعنی ۳۲۰۵۴۰۵ در ایک کے

یا ۳۱۴ بیگہ مساوی ہے ایک ایک کے۔

کے مقادیر کا استعمال کرتے تھے۔

سند میں اگر بلا کسی قید کے صرف مقدار زمین لکھی ہوئی ہو تو یہ سمجھا جائے کہ جس سند میں سندی اجرائی ہوئی ہے اس عہد کے بادشاہ کا گز او بیگہ قصور گز پانچ سو ہے کیونکہ دیوان و صوبہ دار کن نے کوئی نئے مقادیر ایجاد نہیں کیے تھے اور نہ وہ اس کی ایجاد کے مجاز تھے البتہ عمال و کن اتنا ضرور کرتے تھے کہ بجائے موسوم شدہ گزوں اور بیگہ زما کے صرف گز آہنی یا گز بادشاہی لکھ دیا کرتے تھے جیسا کہ بادشاہ عالمگیر اور محمد شاہ بادشاہ ہندوستان کے عمال و صوبہ جات کے اسناد میں موجود ہیں جس سند میں گز رسمی برج ہو وہ گز اس زمانہ کے بادشاہ دہلی کا سمجھا جاتا ہے جو اس سند کی اجرائی کے سال میں حکمراں تھا۔ مضمون صدر ان اسناد سے متعلق بیان کیا گیا ہے جو شاہان دہلی یا رئیس دیوان صوبہ دار عمال نے دکن کے اراضیات کی نسبت جاری کیے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ یہ بھی بیان کریں گے کہ وکیل کے اختیارات کیا تھے دیوان کے کیا اقتدارات تھے صوبہ دار کس حد تک اسناد جاری کر سکتا تھا اور عمال نے کیا اختیارات تھے۔

حیدر آباد میں ساحتہ کی طولانی اکائی کی مقدار (یعنی ۲) ماتھ ہے جو ساوی ہے گز چانگیری (۴۸) انگل سے۔ اس پیمانہ کو مسلمانان دکن نے ذرا شرعی سے اخذ کیا ہے کیونکہ یہ گز (ذراع شرعی) (۲۴۱) انگل کا

مضاہف ہے یا یوں کہا جاسکے کہ حیدرآباد و گائیکہ کے گزشتہ ہندو
 کیا گیا ہے اس لیے کہ اہل ہندو کی طولانی اکائی (یعنی ہمت) تقریباً گزشتہ کے
 برابر ہے۔ موجودہ گزشتہ آبادی کا مضاہف ہے۔ لیکن اصلی مقدار کو مضاہف کر کے
 اس کا نام گزشتہ کا پنجہ اس وقت ہندوؤں میں بھی انکے اصلی گزشتہ ایک ٹکڑے کے
 مضاہف کو ایک گزشتہ ہی ہی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ مسلمان حیدرآباد نے
 اپنی مذہبی ذرائع مضاہف کر کے اس کا نام گزشتہ رکھ لیا

حیدرآبادی بیگہ بھی مسلمان شامان ہند کے موافق ہے یعنی ہر ضلع
 اس کا (۶۰) گز کا ہے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں حقیقت میں
 اہل اسلام کا مذہبی پیمانہ ہے جو کتب فقہ میں جریب کے نام سے موسوم ہے
 لیکن فرق اتنا ہے کہ کتب مذہبی میں جریب کے گز شرعی ہیں اور ہند کے
 مسلمان بادشاہوں نے اپنے اپنے عہد میں جس گز کو ایجاد کیا اسی گز سے
 بیگہ کا شمار کیا گیا۔ حیدرآباد میں گز دو ٹکڑے کا ہے اس حساب سے بیگہ کا
 رقبہ بھی (۳۶۰۰) گز مربع ہوتا ہے

دکن میں پرتن کا بھی رواج ہے چار بیگہ کا ایک پرتن کہلاتا ہے
 ۲۰ پرتن کا (جس کے انسی بیگہ ہوتے ہیں) ایک آوت کہلاتا ہے۔
 پرتن و آوت دکن کی اصطلاح ہے۔

دکن کے صوبہ برار اور اس کے اطراف میں آٹھ بیگہ کو ایک نشن

کہتے ہیں۔ اور انتہی کو ایک آوت
خانی خاں نے نکھا ہے کہ آوت کا اطلاق مطلقاً قلبہ پر بھی ہوتا ہے اور
ایک قلبہ یعنی جوڑی تیل کے جس قدر زمین جوتی جائے اس کو آوت
کہتے ہیں۔

ملک حیدر آباد کن میں منتیں ۹ بیگہ کو اور ناگر ۸ بیگہ اور چاؤ
۱۲۰ بیگہ کو کہتے ہیں۔

حیدر آباد کن میں پانڈ اور بام کا بھی رواج ہے۔ پانڈ اور بام ایک
پیمانہ کا نام ہے یہ سطحی پیمانہ ہے جس کا رقبہ (۱۵۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔
ایسے (۲۰) پانڈ کا ایک بیگہ جو مساوی (۳۶۰۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔
بیل کر بیگی۔ ت۔ اسم مذکر۔ صوبہ دار ملک۔ طر فدار۔ حاکم ضلع۔
عالم پر گنہ یا صوبہ۔ صدر صوبہ۔ سر پر گنہ۔ سر صوبہ۔

حصہ اول ختم شد

قطعہ تاریخ
 فتحی فرنگ عثمانی بعد از صفیہ
 سعید عالم جہیز خزانہ سلطان
 کہ لطف علی عارف سے سال تک
 کھوڑی عروسی سلطنت فرنگ
 ۱۹۲۹ء

عارف ابو العالی مولف فرنگ عثمانی

ہدایا

اس کتاب کی باضابطہ رجسٹری علاقہ سرکار عالی وقار و سرکار عظمت مدار
میں کرادی گئی ہے۔ براہ کرم کوئی صاحب قصداً طبع نہ فرمائیں۔

۲ ہر کتاب پر مولف کی دستخط ملے ہوگی۔

۳ قیمت کتاب

سرکار سے بیس روپیہ کہ ملکی

امراء سے دس روپیہ "

عوام الناس سے پانچ روپیہ "

۴ خرچ ٹپہ پذیر نہ سریدار

۵ براہ کرم تمام وپتہ صراحت سے واضح لکھا جائے۔

لن

أَبُو الْمَعَارِ لُطْفُ عَلِيَّ عَارَا أَبُو الْعَالِي

قاضی پرگنہ ہت نور

ہستہ اندرون فتح دروان حیدر آباد دکن

خود کتب و رسائل و غیرہ

میں

اردو فارسی عربی ہر قسم کی رنگین و سیاہ و خوش خط
اور پاک و صاف چھپائی حسب وعدہ ہوا کرتی ہے
خاص خاص کتب اور موقعتی ماہواری رسائل وغیرہ
کی طباعت کا بھی خاص انتظام ہے ایک دفعہ
آرڈر روانہ فرما کر تجربہ فرمائے۔

مینجر خورشید پریس واقع بیرون چادرگھاٹ

محکمہ عثمان پور حیدر آباد دکن